انارکسٹ

المعروف بہ

سراغ رساں

مصنفہ

جناب تیلو رام صاحب جوش مصنف فسانہ جوش

ترانہ جوش - کلام جوش - پیغام جوش - مجربات جوش وغیرہ

جسکو

نرائن دت سہگل اینڈ سنز پبلشرز اینڈ بکسیلرز بیرون لوہاری دروازہ لاہور

نے

اردو ٹینس پریس لاہور میں بابو سوہن لعل مینیجر چھپوا کر شائع کیا

دیباچہ

دنیا کی کوئی زبان، فلسفہ اور کوئی سائنس اسقدر مشکل نہیں جسقدر فطرت انسانی کا مطالعہ۔ ایک فلاسفر نے کیا اچھا کہا ہے کہ "ہر چمکدار چیز سونا نہیں ہوتی" جو آدمی آپ کو شریف اور پارسا نظر آتا ہے یہ لازمی نہیں کہ وہ اندر سے بھی شریف اور پارسا ہی ہو۔ جو عورت بظاہر شکل و صورت میں حسین اور ماہ جبین نظر آتی ہے یہ لازمی نہیں کہ اسکا کیرکٹر یا چال چلن بھی ویسا ہی خوبصورت۔ اور یہ بھی ممکن ہے جو انسان رنگ کا گورا ہے ہو سکتا ہے کہ اسکا کیرکٹر (چال چلن) [illegible] جیسا سیاہ ہو۔ اگر انسانی تہذیب اور شائستگی کا دارومدار رنگ و روپ پر ہوتا تو آج یورپ شراب کی بھٹی اور عیاشیوں کا چکلہ خانہ اور قتل انسانی کی خوفناک فیکٹری نہ بنا ہوا ہوتا۔

اس دنیا میں ہم نے بڑے بڑے ہوشیاروں اور ہوشمندوں کے دماغوں کی دھجیاں بکھرتی دیکھیں۔ پھونک پھونک کر قدم رکھنے والوں کو بھی پھسلتے دیکھا۔ اس پھسلنی گھاٹی دنیا پر بڑے بڑے مستقل مزاجوں کے پاؤں لڑکھڑاتے دیکھے۔

ہمارا دعوےٰ اور زبردست دعوےٰ ہے کہ جو انسان فطرت انسانی کے مطالعہ سے بے بہرہ ہے وہ موجودہ دنیا میں امن اور چین سے زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ معلوم نہیں یورپین تہذیب کی گود میں پلی ہوئی کونسی پالیسی بے ایمانی اور دغابازی کا تیر چھوڑ کا آئے۔ اور اس کی شمع حیات کو ہمیشہ کیلئے

گل کرتے۔ روزانہ ہزارہا انسان کسی نہ کسی کی حرص و ہوا کا شکار ہو کر لقمۂ اجل ہوتے ہیں کروڑہا آدمی کسی نہ کسی کی دھوکہ بازی کے دام میں پھنس کر اپنی تمام عمر کا کمایا ہوا اثاثہ آن واحد میں لٹا بیٹھتے ہیں سینکڑوں آدمی ڈاکوؤں اور رہزنوں کے دام فریب میں پھنس کر اُن کے ساتھ شامل ہوتے اور اپنی زندگی سے ہاتھ دھوتے ہیں یہ تمام نتائج اُن لوگوں کو ایک نہ ایک دن دیکھنے پڑتے ہیں جو فطرت انسانی کے اصولوں سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔

گو ہمیں ہماری ایشیائی تہذیب اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ بے ایمانوں کے ساتھ بے ایمانی اور دھوکے بازوں کے ساتھ دھوکے بازی کے سلوک کیا جائے۔ لیکن ہمیں کم از کم اسقدر تو واقفیت بہم پہنچا لینی چاہیئے کہ ہم دھوکے بازوں، مکاروں، گرہ کتروں اور بھیڑیا سیرت بھیڑ صورت انسانوں کی چالوں اور ناپاک منصوبوں سے بچ سکیں۔

ہمارے خیال میں فطرت انسانی کے مطالعہ کا بہترین کورس سراغرسانی کی کتابیں ہی ہو سکتی ہیں اور اسمیں شک نہیں جو بھی کوئی ان کا مطالعہ کریگا۔ زمانہ کی بہت سی ٹھوکروں سے بچ رہیگا۔ مصیبتیں اُسے پامال نہیں کر سکینگی۔ وہ آنے والے خطرات کو پہلے ہی تاڑ لے گا اس کا دماغ ایک دوربین ہو جائے گی جو کوسوں کی دوری سے دشمن کی خوفناک چالوں کا انکشاف کر دیتی ہے۔ چنانچہ سست طبیعتوں کو چست بنانے کے لئے آہستہ سوچنے والے دماغوں کو تیز رو بنانے کے لئے اور خصوصاً بھولے بھالے انسانوں کو بیسویں صدی کے مکاروں اور دھوکے بازوں کے ہتھکنڈوں سے بچانے کے لئے ہم نے یہ ناول لکھا ہے اور ہمارا ارادہ اسی سلسلے میں چند ایک اور ناول لکھنے کا ہے۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ جو کوئی اس سلسلے کا ایک دفعہ بھی مطالعہ کرے گا اُسے دنیا کا کوئی دھوکے باز اپنے دام فریب میں نہیں پھنسا سکتا۔ فقط

تیلورام جوش

اریگیشن برانچ رہتک۔ پنجاب

سُراغرساں

پہلا باب (۱)

جہاز میں ایک حیرت انگیز نظارہ

میں سراغرساں ہوں مجھے لنڈن سے تبدیل کر کے بندرگاہ پر لگا دیا گیا۔ پہلے ہی روز جب میں بندرگاہ پر پہنچا مجھے سفر ہوا کی وجہ سے شام کو بخار ہو گیا میں نے خیال کیا کہ میرا دوست ڈنکن یہاں ایک جہاز میں کلارک ہے اور ہم کسی زمانے میں ایک ہی سکول میں پڑھا کرتے تھے۔ بہتر ہو گا کہ میں اُس کے پاس رات کو چلا جاؤں تاکہ کوئی تکلیف نہ ہو میں نے ایک ملاح سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مسٹر ڈنکن یہاں کون سے جہاز میں کلارک ہیں۔

ملاح۔ جناب آپ اگر جہاز کا نام بتلائیں تو میں جہاز کا پتہ بتا سکتا ہوں۔

میں۔ جہاز کا نام تو یاد نہیں۔ اتنا معلوم ہے کہ وہ ۴۰۰۰ ٹن وزنی جہاز ہے اور دو ہفتے ہوئے وہ امریکہ سے آیا ہوا ہے۔ اور چونکہ ان دنوں اُس میں کچھ مرمت ہو رہی ہے اس لئے روانہ نہیں ہو سکا۔

ملاح۔ ہاں اب میں سمجھ گیا۔ اس کا نام رچ آہی جہاز ہے اور اب میں آپ کو وہاں لے جا سکتا ہوں۔

ہم جب کشتی میں بیٹھ کر جہاز میں پہنچے تو مجھے معلوم ہوا کہ مسٹر ڈنکن جہاز میں نہیں ہے اور وہ اپنے ایک دوست سے ملنے گیا ہے۔ میں نے واپس لوٹنا بہتر خیال کیا۔ میں جہاز کے نیچے ایک کمرے میں گیا۔ وہاں پہ کچھ ترپالیں پڑی ہوئی تھیں۔ میں ان کے نیچے چھپ کر لیٹ گیا۔ اور مجھے نیند آگئی۔ یکا یک مجھے سمندر میں سے ایک کشتی کی آواز آئی جو کہ جہاز کی طرف آ رہی تھی۔ کشتی میں چند ایک آدمی اترے اور انہوں نے جہاز کے ایک آدمی سے جو کہ انتظار کر رہا تھا پوچھا کیا یہی "سویلو" نامی جہاز ہے اس نے جواب دیا کہ ہاں یہی ہے۔ مجھے یہ سنتے ہی گھبراہٹ سی پیدا ہو گئی۔ کیونکہ مجھے اس ملاح نے جو کہ مجھے چھوڑ گیا تھا۔ اس کا نام سرچ آئی جہاز بتایا تھا۔ میں نے خیال کیا اگر یہ وہی جہاز نہ ہوا جس میں مسٹر ڈنکن ملازم ہیں تو میری تنخواہ کٹ جائے گی۔ اور بدنامی کے علاوہ سزا بھی ملے گی۔ اس لئے میں اسی وقت ترپالوں میں سے باہر تو نکل نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ وہ میرے کمرے کے صحن میں کھڑے ہوئے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے میں نے ان کی باتیں بہت کان دے کر سنیں لیکن کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔

میں نے یہی بہتر خیال کیا کہ ترپالوں کے نیچے ہی چھپے رہنا چاہئے ورنہ خواہ مخواہ خطرے میں پڑنا ہو گا۔ اور اگر یہ لوگ اندر آکر باتیں کرنے لگے تو شاید ان کی گفتگو سے کچھ پتہ چل جائے۔ وہ صحن میں کھڑے رہے اتنے میں ایک کشتی اور آئی اس میں سے دو تین آدمی اتر کر ان کے ساتھ آ ملے چند منٹ کے بعد ایک کشتی اور آئی۔ اور اس میں سے ایک آدمی نکلا جو کہ ان کے پاس آیا اور اس نے کہا "آؤ کمرے میں چلیں" اس کا لہجہ گفتگو مجھے تحکمانہ معلوم ہوا۔ مجھے خیال پیدا ہوا۔ کہ یہ ضرور ان کا افسر یا سردار ہو گا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہو گیا کہ انہوں نے یہاں پر ملنے کا وقت پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا۔ اس کمرے میں ایک لیمپ روشن تھا اور ترپالیں بہت زیادہ تھیں۔ میں ایک طرف اندھیرے میں ان کے نیچے چھپا ہوا تھا۔ جہاں سے کہ میں سب کچھ دیکھ سکتا تھا

لیکن اندھیرے کی وجہ سے کوئی دوسرا مجھے نہیں دیکھ سکتا تھا جب اُن کے پاؤں کی آہٹ کمرے کے دروازے پر پہنچی تو میں نے اپنا سر پلوں میں چھپا لیا حالانکہ کوئی مجھے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس کے دو ایک منٹ بعد میں نے اپنا سر نکالا تاکہ دیکھوں کہ کیا ہو رہا ہے۔ میں نے دیکھا کہ سات آدمی ہیں اور ساتوں ایک میز کے گرد کھڑے ہیں میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ ہر ایک کا حلیہ ایک دوسرے سے ملتا ہے۔ میں نے غور سے نظر دوڑائی تو معلوم ہوا کہ ہر ایک آدمی کی داڑھی بھورے بالوں کی ہے اور ایک ہی فیشن میں کاٹی ہوئی ہے اور تمام کے ایک ہی قسم کی عینکیں لگی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک کے سیاہ رنگ کا سوٹ (پوشاک) ہے اور سب کے ایک ہی رنگ کا کالر لگا ہوا ہے۔ ان کی ٹوپیاں ایک دوسرے سے ملتی تھیں۔ جیسی کہ جہاز کے ملاحوں کی ہوتی ہیں۔ میں انہیں ابھی دیکھ ہی رہا تھا۔ کہ ان میں سے ایک میز پر بیٹھ گیا اور اس نے باقیوں کو بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ میز پر اس کے داہنے اور بائیں ہر ایک طرف تین تین آدمی بیٹھ گئے۔ پریزیڈنٹ نے کہا نمبر ۵ کا امیدوار سامنے آ کر کھڑا ہو۔ ایک منٹ کے لئے کسی آدمی نے حرکت نہ کی۔ اس کے بعد میز سے ایک آدمی اُترا اور پریزیڈنٹ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ جیسا کہ کوئی سپاہی قواعد کے وقت تن کر کھڑا ہوتا ہے۔ پریزیڈنٹ نے اُسے ذرا آگے کو سرکنے کے لئے کہا چنانچہ وہ حکم کے بموجب قدرے میز کے نزدیک آ گیا۔

پریزیڈنٹ۔ کیا تم نمبر ۵ کی آسامی کے امیدوار ہو جو کہ ہماری کونسل میں خالی ہوئی ہے

امیدوار۔ جناب! میں اسی آسامی کا امیدوار ہوں۔

پریزیڈنٹ۔ مجھے اس بات کے بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ ہم نے بلا غور و خوض کئے تمہیں یہاں پر نہیں بلایا۔ بلکہ ہم تمہاری لیاقت۔ چالاکی اور عیاری کے قائل ہیں اور یہاں تک کہ جب ہمیں خیال پیدا ہوا کہ تمہارے جیسا ہوشیار آدمی ہمیں خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ تو ہمارے لئے صرف دو راستے تھے۔ یا یہ کہ تمہیں اپنی کونسل میں داخل

جائے یا جان سے مار ڈالا جائے تاکہ خطرہ دور ہو جاوے چنانچہ اپنی خوش قسمتی سے تم نے ہماری کونسل میں داخل ہونے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ چونکہ تمام باتیں میں تمہیں پہلے سنا چکا ہوں اس لئے میرے خیال میں مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ہماری کونسل کے ممبروں کی کیا ذمہ داری ہوتی ہے۔

امیدوار۔ جناب! میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں

پریزیڈنٹ۔ تم کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ جو ممبر ہماری کونسل کو چھوڑ کر جاتا ہے اس کا کیا حشر ہوتا ہے

امیدوار۔ جناب مجھے معلوم ہے۔ سزائے موت

اس کے بعد پریزیڈنٹ نے کہا کہ دوستو! اگر آپ کی رائے ہو تو میں اسے ممبر نمبر مقرر کر دوں۔ کیونکہ جیسا آپ کو معلوم ہے میرا ارادہ سابق نمبر ۵ کو خارج کرنے کا ہے تمام نے منظور کر لیا سو پریزیڈنٹ نے کہا نمبر ۵! تم جانتے ہو کہ ہم میں سے ہر ایک کا تعلق گورنمنٹ کے کسی نہ کسی محکمے سے ہے۔ اور ساتھ ہی ہم بہت سی خفیہ سوسائیٹیوں کے روح رواں ہیں ملک کے بڑے بڑے رئیس ہمیں خفیہ طور سے چندے دیتے ہیں۔ ہمارا ایک شاخ امریکہ میں بھی ہے۔ اور ہم ضرورت کے وقت ایک دوسرے سے روپیہ بھی منگوا سکتے ہیں۔ اور اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ فلاں مکان میں بہت سا روپیہ گڑا ہوا ہے تو ہم اپنی مشین کو حرکت دیئے بغیر نہیں رہتے۔ اگر ہمیں یہ پتہ لگ جائے کہ سرکاری خزانہ جا رہا ہے۔ تو ہم اس پر قبضہ کرنے کے موقع کو بھی نہیں چوکتے اور تمہیں معلوم ہوگا کہ پچھلے مہینے جو یہ شہزادی کے پچاس ہزار پونڈ کے جواہرات اور نقدی چوری گئی۔ وہ ہماری ہی کارستانی تھی۔ اب آج سے تمہارا نام نمبر ۵ رکھا جاتا ہے۔ میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم کسی قسم اور دھرم و ایمان کا اعتبار نہیں کرتے۔ بلکہ ہمارے ہر ایک ممبر کو ایسا کام کرنا پڑتا ہے جو کہ اگر گورنمنٹ کو معلوم ہو جائے تو سزا کا موجب ہو۔ اس سے یہ فائدہ ہے کہ ہر ایک ممبر ہمارا وفادار رہیگا۔ کیونکہ اس کے سب راز ہمارے ہاتھ میں ہوتے

تمہیں اس لئے نمبر ۲ بھرتی کیا گیا ہے کہ سابق نمبر ۲ ہمارے ساتھ
معمولی باتوں پر کشیدگی ہو گئی۔ گو ظاہراً اسنے مجھے ظاہر نہیں
ہونے دیا۔ لیکن چونکہ میری تمام عمر ایسے ہی معاملات میں
گذری ہے۔ اس لئے میں تاڑ گیا تھا۔ سابق نمبر ۲ نے پولیس سے یہ وعدہ بھی
کر لیا ہے کہ میں انارکسٹوں کے گروہ کی نقل و حرکت کا پتہ لگاؤں گا۔ آج
وہی نمبر ۲ اُس دوسری کشتی میں جو کہ کیلی گھڑی ہے موجود ہے ہم سب نے کل کی تاریخ اکٹھے
ہونے کی مقرر کی تھی۔ اور سابق نمبر ۲ نے پولیس کو کل کی تاریخ کی اطلاع بھی دیدی ہے
اور پولیس والوں نے ارادہ کیا ہے کہ ہمیں کشتی میں گھیر لیں لیکن ہمارے ذرائع بہت وسیع ہیں
اس لئے ہمیں پہلے ہی پتہ لگ گیا۔ اور ہم نے اپنے یہاں پر اکٹھے ہونے کا دن ایک روز
پہلے ہی مقرر کر دیا۔ سابق نمبر ۲ نے سراغرساں انسپکٹر کو یہ لکھا ہے کہ اگر آپ مجھے آج
یاچیٹ نامی کشتی میں ملیں تو میں ان انارکسٹوں کے پورے پورے حالات بتادوں گا چنانچہ
آج سابق نمبر ۲ سات اُس کشتی میں جو کہ سبز رنگ کھڑی ہے رات کے بارہ بجے موجود ہوگا
اُس نے پولیس سے یہ کہا ہے کہ جب سب انارکسٹ اپنی کارروائی میں سرگرمی سے مشغول
ہو جائیں۔ اسوقت اُن کا محاصرہ کرنا بہتر ہوگا ✦

امیدوار نمبر ۲:۔ تو پھر میرے لئے کیا حکم ہے ✦

پریزیڈنٹ:۔ اسوقت سابق نمبر ۲ اپنی کشتی میں ہے۔ اور سراغرساں انسپکٹر آج
اُس رات کے بارہ بجے ملنے آئیگا۔ ہم اسوقت کنارے پر جاتے ہیں اور پہلا کام یہ ہے کہ
سراغرساں انسپکٹر اس کشتی میں نہ جاسکے۔ اس کی ذمہ داری ہمارے سر پر ہے۔ تمہیں
اس کا کوئی فکر نہیں کرنا چاہئے۔ تمہیں سابق نمبر ۲ کی کشتی میں بارہ بجے کے قریب جانا
چاہئے۔ سابق نمبر ۲ سراغرساں انسپکٹر کو نہیں جانتا۔ اور نہ ہی اُس نے اُسے پہلے کبھی
دیکھا ہے۔ اسلئے تم مقررہ وقت پر یعنے ٹھیک بارہ بجے پہنچکر اپنے آپ کو سراغرساں انسپکٹر

ظاہر کرو اس پر وہ تمہیں ہمارے گروہ کی لمبی چوڑی داستان سنائیگا۔ اور اس عرصے میں وہ تمہیں مہمان نوازی کے طور پر کھانے کے لئے بھی پھل یا مٹھائی وغیرہ دیگا۔ اسوقت تم کو یہ کرنا چاہئے۔ کہ میں آپ کو یہ خشخاش کے دانے کے برابر زہر کی گولی دیتا ہوں۔ تم اُسے اپنے ہاتھ میں چھپائے رکھنا اور جب اس کی باری کچھ کھانے پینے کے بعد شراب پینے کی ہو تو اس کے پیالے میں ڈال دو۔ بس اُس کا کام تمام ہو جائیگا۔ اور اگر بفرضِ محال یہ کوشش کامیاب نہ ہوئی تو میں تمہیں یہ کلورا فارم (یہ بیہوشی کی دوائی ہے جوکہ ڈاکٹر جراحی کے وقت مریض کو سنگھایا کرتے ہیں) کی شیشی دیتا ہوں۔ سابق نمبر سات نے انسپکٹر کو وہیں سونے کے لئے کہا ہے۔ بس رات کو جب وہ (سابق نمبر ۷) سو جائے تو یہ کلورا فارم کی شیشی اس کے ناک کے پاس کر کے کھول دو۔ بس دو ایک سانسوں میں وہ جہنم واصل ہو گا۔

امیدوار نمبر ۷۔ لیکن مجھے نعش کو کسطرح ٹھکانے لگانا چاہئے۔

پریزیڈنٹ۔ ہاں۔ میں یہ بھی بتاتا ہوں۔ یہ میرے ہینڈ بیگ (تھیلا) میں ایک زنجیر ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے لوہے کا وزنی ٹکڑہ ہے۔ یہ دو آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ اس کی نعش کو زنجیر سے باندھ کر سمندر میں دھکیل دو۔ اور یہ خود بخود اُسے سمندر کی تہ میں پہنچا دیگی۔ اور یہ ایک چٹھی میں تمہیں دیتا ہوں۔ اس میں لکھا ہے کہ کن کن حالات میں تمہیں اگلے مہینے کی پہلی تاریخ کو کہاں کہاں اکٹھا ہونا چاہئے پہلی تاریخ کو جب تم گھر سے روانہ ہو تو مصنوعی ڈاڑھی اور مونچھیں پہن لو۔ اور حسبِ معمول وردی پہنکر آؤ۔

نمبر ۷۔ ہماری وردی ایک دوسرے سے ایسی ملتی ہے کہ میں حیران ہوں کہ ہم میں ایک دوسرے کو کس طرح پہچاننا ہوگا۔ کیونکہ مصنوعی ڈاڑھی وغیرہ کے ہونے سے ہر ایک کا حلیہ بالکل مختلف ہے۔

پریزیڈنٹ:- صرف مجھے ہی ان سب کے نام کا پتہ ہے۔ ان میں سے کوئی بھی دوسرے کا نام اور پتہ نہیں جانتا۔ میں نے تمیز کے لئے ہر ایک کا نمبر مقرر کیا ہے۔ اب ہمارے ممبر کُل سات ہیں۔ چنانچہ ان کے نمبر بھی اسی طرح نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ و نمبر ۴ و نمبر ۵ و نمبر ۶ و نمبر ۷ رکھے ہوئے ہیں۔

میرا نمبر ایک ہے اور میں پریزیڈنٹ ہوں تمہارا نمبر سات ہے تم اسوقت سب سے بعد کے ممبر ہو۔ اسی طرح ان کے نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ ہیں اس سے یہ فائدہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی ہمارا دشمن ہو کر پولیس کو کچھ بتانا چاہے۔ تو کچھ نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ اُسے نام تک معلوم نہیں۔ اور نہ ہی مکان کا پتہ ہے میں خود ممبروں کے ساتھ دغا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میرے جرائم اتنے خوفناک نہیں کہ مجھے فوراً پھانسی دیجائیگی۔ ہر ایک نئے ممبر کو میں خود جانچ پڑتال سے منتخب کرتا ہوں۔ تم خود خیال کرو کہ سابق نمبر ۷ اگر ہمارے خلاف پولیس کو کچھ بتا سکا تو وہ یہی تھا۔ کہ فلاں رات کو انارکسٹ لوگ یہاں اکٹھے ہونگے اگر اُسے ہمارے ناموں اور مکانوں کا پتہ ہوتا۔ تو وہ پولیس کو بتا کر ہمیں گرفتار کرا دیتا اور اُسوقت ہم میں سے ہر ایک جیل خانے میں پڑا سڑتا ہوتا۔ اس کے بعد جب تم سابق نمبر سات کی کشتی میں پہنچو۔ تو اسوقت اس مصنوعی وردی کو اپنے ہینڈ بیگ میں رکھ لو اور دوسرے کپڑے پہن لو تاکہ تم پورے طور سے سراغرساں انسپکٹر معلوم ہو سکو۔ جب اپنا کام ختم کر چکو تو اُسی مصنوعی وردی کو پہن کر کنارے پر واپس آجاؤ۔ اور سٹیشن پر جا کر جبکہ ابھی اندھیرا ہی ہوگا۔ تم نے اپنی دوسری پوشاک پہن لینا۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ اگلے روز صبح اگر خدانخواستہ پتہ لگ گیا تو وہ ایسے آدمی کی تلاش میں ہونگے جس کی وردی اور شکل صورت تمہاری مصنوعی پوشاک کے مشابہ ہوگی۔ کیونکہ انہوں نے رات کو تمہیں سمندر سے واپس آتے دیکھا ہوگا۔ چونکہ تم ریل کے سٹیشن پر آنے کے بعد اپنے کپڑے اور ڈاڑھی وغیرہ اُتار کر اپنی شکل وصورت بالکل تبدیل

کر چکے ہو گے اسلئے تم پر کوئی شبہ نہیں کرے گا۔ اور تم بچکر سفر کر سکو گے تاہم تاریک پہلو کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہم میں سے ایک نمبر یہاں سے تین سو میل جنوب کی طرف دوسرا شمال کی طرف تیسرا مشرق کی طرف چوتھا مغرب کی طرف کے کسی سٹیشن سے ریل پر سوار ہوگا۔ اور ہر ایک نے مصنوعی وردی پہنی ہوئی ہوگی۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ جب ریلوے سٹیشنوں کی پولیس کو تمہارا حلیہ بذریعہ تار دیا جائیگا۔ تو وہ ہم میں سے کسی نہ کسی کو ریلوے سٹیشن پر پکڑ لینگے لیکن چونکہ ہم میں سے ہر ایک اصلی موقع سے تین سو میل کے فاصلے پر ہوگا۔ اس لئے کبھی بھی گمان نہیں ہو سکتا۔ کہ کوئی آدمی جو کہ رات کو دو بجے کے قریب بندرگاہ پر تھا۔ وہ دو چار گھنٹوں کے بعد وہاں سے تین سو میل کے فاصلے پر ہو جبکہ کوئی ریل یا موٹر اُسے نہیں پہنچا سکتی۔ کیونکہ ریل کا تو کوئی وقت نہیں اور موٹر کا راستہ نہیں۔ اس ترکیب سے تم اور بھی محفوظ ہو گے اور ہم میں سے اگر کوئی پکڑا بھی گیا تو اُسے سزا نہیں ہو سکتی۔ اب ہم سب کو کنارے پر چلنا چاہئے اور سابق نمبر سات کی کشتی میں جلانے کے لئے کنارے پر ایک کشتی تیار ہے۔ جس میں بیٹھکر فوراً تمہیں وہاں جانا چاہیئے۔ جبکہ میں خود سراغرساں انسپکٹر کے روکنے کا بندوبست بندرگاہ پر کروں گا۔"

یہ کہکر سب کے سب کنارے کی طرف چلدیئے۔

دُوسرا باب (۲)

میری زندگی اور موت کا سوال

اب میں حیران تھا۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ میں ترپالوں میں سے نکلا۔ مجھے اس بات کا افسوس تھا کہ مجھے کشتی چلانی نہیں آتی ورنہ میں ضرور سابق نمبر سات کی جان بچا لیتا

لیکن اگر بفرض محال مجھے کشتی چلانی بھی آتی تو جہاز پر اسوقت کوئی کشتی نہیں تھی۔ کیونکہ انیوالے انارکسٹ اپنی کشتیاں لے گئے تھے ہیں، نے اپنے کپڑے اتار کر سمندر میں پھینکدئے اور خود کود پڑا۔ مجھے تیرنا آتا تھا۔ میں فوراً اس کشتی کی طرف سمندر کی لہر کے ساتھ تیرتا ہوا پہنچا۔ جس میں کہ بارہ بجے کے قریب انارکسٹوں نے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ کشتی کوئی دو فرلانگ کے فاصلہ پر تھی میں ہانپتا ہوا اور تیرتا ہوا کشتی کے قریب پہنچا۔ میرے داخل ہوتے ہی اندر سے ایک آواز آئی۔ کہ کیا مسٹر مارٹن تم آگئے ہو؟

میں نے فوراً خیال کیا کہ اسوقت ہاں میں جواب دینا ہی بہتر ہے۔ چنانچہ میں نے فوراً جوابدیا۔ کہ ہاں میں آگیا ہوں۔ اور ہانپتا ہوا کشتی کے کمرے میں داخل ہوا۔ میں نے جاتے ہی دیکھا۔ کہ اس آدمی نے انارکسٹوں کے گروہ جیسی پوشاک پہنی ہوئی ہے میں نے خیال کیا۔ کہ یہ وہی آدمی ہے۔ جسے میں بچانے کے لئے آیا ہوں۔ اور اس نے ابھی تک اپنی پہلی ہی وردی پہنی ہوئی ہے۔ اس نے مجھے کہا۔ کہ مسٹر مارٹن آپ بہت ہوشیار سراغرساں ہیں۔ شاید اسی لئے آپ کشتی میں آنے کی بجائے تیر کر آئے ہیں میں نے جوابدیا کہ ہاں صرف اسی خیال سے تیر کر آیا ہوں۔ تاکہ بندرگاہ پر کوئی آدمی مجھے ادھر آتے ہوئے نہ دیکھ سکے۔ اس نے مجھے کہا کہ آپ ذرا ٹھہریں تاکہ میں لیمپ روشن کر لوں۔ پھر ہم ان بدمعاشوں کی بابت پورے طور سے کوئی تجویز سوچینگے۔ چنانچہ وہ کشتی کے نیچے کے کمرے میں لیمپ روشن کرنے چلا گیا۔ اور وہاں پر اس نے دس منٹ تک دیر کر دی۔ مجھے خیال پیدا ہوا۔ کہ اس کا اتنی دیر لگانا چہ معنی دارد۔ میرے خیال میں یہ وہ آدمی نہیں ہے جسے میں بچانے کے لئے آیا ہوں۔ بلکہ یہ امیدوار نمبر سات ہوگا۔ جو کہ نیچے کے کمرے میں سابق نمبر سات کا کام تمام کر رہا ہوگا۔ اور میرے آنے کی آہٹ سن کر گھبرا کر باہر آیا ہوگا۔ اور اس نے آتے ہوئے لیمپ بجھا دیا ہوگا چنانچہ اب وہ اس کی نعش کو ٹھکانے لگانے کے لئے تدبیر سوچ رہا ہوگا۔ اور دراصل عجیب

بات ہے۔ کہ میں اپنے آپ کو سراغرساں انسپکٹر مارٹن ظاہر کر رہا ہوں۔ اور وہ اپنے آپ کو سابق نمبر ۷ ظاہر کرتا ہے۔ جبکہ اصلی معنوں میں دونوں ہی غلط ہیں اور ایک دوسرے کو دھوکا دے رہے ہیں۔ باہر کے کمرے میں میں نے ہینڈ بیگ تھیلا لٹکا ہوا دیکھا۔ اب مجھے یقین آ گیا۔ کہ یہ در اصل امیدوار نمبر سات ہے اور یہ وہی ہینڈ بیگ ہے۔ جو کہ پریذیڈنٹ یعنی نمبر ایک نے دیا تھا۔ اور امیدوار نے سابق نمبر سات کا کام تمام کر چکا ہے۔ اور اب یہ مجھے جال میں پھنسانے کے لئے اپنے آپ کو سابق نمبر سات ظاہر کر رہا ہے

وہ :- مسٹر مارٹن! تمہارے چہرے سے اتنی پریشانی کیوں ظاہر ہو رہی ہے۔ تم تو ایسے سہمے ہوئے ہو۔ جیسے کوئی بھوت دیکھ کر ڈر جاتا ہے +

میں :- نہیں ڈر اور حیرانی کی کوئی وجہ نہیں بلکہ پانی از حد سرد تھا۔ اور تیرتے ہوئے اس نے میرے خون تک کو سرد کر دیا ہے اس لئے اب حرکت مشکل سے ہوتی ہے +

وہ :- اوہو! لیجئے میں شراب کی بوتل لاتا ہوں۔ آپ نوش فرماویں تو فوراً آرام ہو جائے گا ورنہ نمونیا سے یہیں کے یہیں رہوگے۔

اتنے میں وہ بوتل لایا اور اس نے گلاس بھر کر مجھے دیدیا۔ اور پیالہ پکڑاتے ہوئے دوسرا ہاتھ پیالے کے اوپر سے پھیرا۔ مجھے شک ہوا کہ اب زہر کی گولی ڈالی گئی ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ سابق نمبر سات کو جہنم واصل کیا ہے لیکن مسٹر مارٹن بھی نہ جانے پائے۔ اس میں شک نہیں کہ اگر میں نے ان کی رات کی باتیں نہ سنی ہوتیں۔ تو میں اسکے زہر کی گولی ڈالنے کی چالاکی کو کبھی نہ تاڑ سکتا تھا۔ اور وہ اصل شراب کے پیتے ہی میرا خاتمہ ہو گیا ہوتا۔ میں نے گلاس لیتے ہی گرا دیا۔ اس پر وہ میری طرف گھور کر دیکھنے لگا۔ اور فوراً چلا اٹھا۔ کہ تم مارٹن نہیں ہو۔ اور میں نے پہلے ہی تمہارے آنے پر تاڑ لیا تھا کہ یہ احمق نہیں ہو سکتا۔ تم انارکسٹوں کے گروہ کے ممبر ہو۔ اور اس خیال سے آئے ہو کہ میں (سابق نمبر ۷) آج اس کشتی پر ہوں۔ اس لئے میرا قلع قمع کرو۔ تاکہ میں مارٹن

کو تمہارے بھید نہ بتلا سکوں اور تم ہتھکڑیاں لگنے سے محفوظ رہو۔ لیکن سچ سچ بتاؤ کہ تم ہو کون اور تم نے شراب کا گلاس کس لئے الٹایا مارٹن تو تم ہو نہیں سکتے ؟"

مجھے ہینڈ بیگ کے دیکھنے اور گلاس میں زہر ڈالے جانے سے یہ تو معلوم ہو چکا تھا کہ یہ امیدوار نمبر سات ہے۔ میں نے فوراً جواب دیا کہ کیا تم مجھے سچ مچ نہیں پہچانتے۔ میں نمبر ۲ ہوں اور تمہاری مدد کے لئے آیا ہوں تاکہ اگر کوئی مشکل سدِ راہ ہو تو میں کام آسکوں تو اس کے علاوہ نمبر ایک نے مجھے کچھ ہدایات قتل کے متعلق دی ہیں اور مجھے یہ کہا ہے کہ تمہیں جاکر بتادوں اور نمبر ایک نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ مقتول جو الفاظ آخری وقت کہے اُن کو یاد رکھنا کیونکہ اُن سے بسا اوقات بہت سا فائدہ ہوتا ہے ✚

نمبر ۷:۔ اچھا تو تم تیر کر کیوں آئے کیا کشتی نہیں تھی ✚

میں:۔ کشتی تو تھی لیکن صرف اس لئے کہ کسی کو اس بات کا پتہ نہ لگ جائے کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔ میں اُسوقت تمہاری کشتی میں پہنچ گیا تھا۔ جبکہ نیچے کے کمرے میں تم کش مکش کر رہے تھے۔ کیونکہ میں نے اسے اچھی طرح سُنا تھا۔

نمبر ۷ کیا بندرگاہ سے دُور دراز کے سٹیشنوں پر نہیں گئے۔ تاکہ پولیس کا خیال تمہاری طرف مبذول ہو جائے ✚

میں باقی سب گئے ہیں۔ صرف میری اور نمبر ایک کی ڈیوٹی بندرگاہ پر انسپکٹر مارٹن کو اس کشتی میں آنے سے روکنا تھی ✚

نمبر ۷:۔ اچھا تو تھوڑی سی شراب آپ نوش کر لیں کیونکہ سردی سخت ہے۔ اس کے بعد ہم دونوں اپنے کام کی طرف مشغول ہونگے اب وقت بھی تھوڑا رہ گیا ہے :۔

میں:۔ نہیں۔ میں شکور ہوں۔ میرا شراب پینے کو دل نہیں چاہتا۔

یہ کہکر میں نے دروازے کی طرف کھسکنا چاہا۔ کیونکہ وہ ایسی نرمی اور تپاک سے باتیں کر رہا تھا کہ مجھے شک پیدا ہوا کہ وہ میرے ساتھ شرارت کرنے پر آمادہ ہے

اور میں نے یہ خیال کیا کہ اگر میں یہاں سے ذرا کھسکنے کا ارادہ کروں گا۔ تو اس کے اصلی خیالات ظاہر ہو جائینگے۔ اسی خیال کو مدنظر رکھ کر میں دروازے کی طرف اُٹھ کر چلدیا یہ دیکھتے ہی نمبر سات جھٹ اُٹھکر دروازے کے سامنے آکر میرا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔ اور اُس نے کہا کہ تم نمبر چار نہیں ہو۔ تم سراسر جھوٹ بولتے ہو۔ سچ سچ بتاؤ تم کون ہو؟

اس کے بعد اُس نے میرے گلے میں اپنا رومال ڈال کر گلا گھونٹنا شروع کیا۔ اُس کے بوٹ کے نیچے میخیں لگی ہوئی تھیں۔ اُس نے اسی خیال سے کہ میں کہیں بھاگ نہ جاؤں۔ اپنا میخوں والا بوٹ میرے پاؤں پر رکھ دیا۔ تاکہ میں ہر طرح سے قابو میں آجاؤں گلا گھٹنے کی وجہ سے میری آنکھیں باہر نکلنی شروع ہوئیں۔ جب میری جان کے لالے پڑ گئے تو میں نے جدوجہد میں شراب کی بوتل اُٹھائی اور اس زور سے اُس کی پیشانی پر ماری کہ اُس کا دماغ بھنا اُٹھا۔ شیشے کے ٹکڑوں نے اس کی پیشانی کو بہت بری طرح زخمی کر دیا۔ اور کچھ ٹکڑوں نے اس کی ناک اور آنکھوں کو سخت زخمی کر دیا مجھے اس سے یہ فائدہ ہوا کہ بوتل کی ضرب پیشانی میں لگتے ہی اُس کا ہاتھ فوراً رومال سے چھوٹ گیا۔ اب میں آزاد تھا۔ اُس نے پھر بھی مجھے پکڑنے کی کوشش کی لیکن چونکہ میں نے کپڑے نہیں پہنے ہوئے تھے میں بڑی آسانی سے چھوٹ جاتا تھا۔ اس اثناء میں اُسکے خون زیادہ بہنے لگا۔ اور اب میں نے اس کا گلا پکڑ لیا۔ کیونکہ اب اس میں زخموں کی وجہ سے وہ طاقت اور چستی نہیں رہی تھی۔ میں نے اس کا گلا گھونٹنا شروع کیا یہاں تک کہ اُسے جہنم واصل کر دیا۔ میں نے نیچے کے کمرے میں جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ آدمی جسے میں پہچاننے کے لئے آیا تھا۔ مرا پڑا ہے۔ میں ہینڈ بیگ میں سے زنجیر اور لوہے کا ٹکڑا نکالا۔ اور دونوں کو باندھ کر سمندر میں دھکیل دیا۔ میں نے ہینڈ بیگ میں سے چٹھی نکالی جس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ انارکسٹوں کی مجلس اب کہاں منعقد

ہوگی۔ میں نے منبرے کے کپڑے پہن لئے اور چٹھی کو جیب میں ڈال کر بندرگاہ پر واپس آگیا جہاں سے میں سیدھا شہر میں اپنے گھر چلا گیا۔ اب میرے پاس جہاز کی پہلی سرگذشت اور منبرے کی کشتی کے واقعات کی پوری پوری واقفیت تھی۔ اس لئے میں اس دن کا بے صبری سے انتظار کرنے لگا جس روز کہ انارکسٹوں نے ایک جگہ اکٹھے ہونا تھا۔

تیسرا باب (۲)

میں اور موت کا زبردست پھندا

مقررہ تاریخ سے ایک روز پہلے میں نے صبح ہی اس چٹھی کو پھر پڑھا۔ اس میں لکھا تھا کہ تم اپنے مکان سے ایسے وقت پر روانہ ہو کہ ملبری کے سٹیشن پر دس بجے کی ریل پر سوار ہو سکو۔ اور اس میں بیٹھ کر مقام لی پر پہنچ جاؤ۔ اور شہر کے باہر جہاں دونوں سڑکیں ملتی ہیں۔ وہاں پر سے جو بڑا سا مکان نظر آتا ہے۔ وہاں پہلی تاریخ کی رات کو میٹنگ (مجلس) ہوگی۔ تمہیں ایک رات پہلے چلا جانا چاہئے تاکہ اگلے دن تک وہاں پہنچ جاؤ اور مکان کو دن میں ہی دیکھ لو۔ اگر تم ایک دن پہلے نہ پہنچے تو وقت کے وقت پہنچ کر میں تمہیں مکان نہیں ملیگا جس کے لئے تم اردگرد کے مکان والوں سے دریافت کروگے جس سے ہمارے راز افشا ہونے کا خطرہ ہے۔ لہذا یہی بہتر ہے کہ دن میں پہنچکر مکان کا موقع دیکھ لو تاکہ رات کو فضول ٹکریں نہ مارتے پھرو۔ اور جب اس چٹھی کو پڑھ لو تو تلف کر دینا۔

میں نے یہ خیال کیا کہ یہ ہدایات اور گاڑی کا وقت تو ہر بات کے لئے ٹھیک ہو سکتا تھا۔ لیکن مقام لی پر تو مجھے بھی ایک روز پہلے ہی ہدایات کے بموجب پہنچنا چاہئے تاکہ مکان کا دن میں پتہ لگا سکوں۔ اس خیال کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے ٹائم ٹیبل نکالا جس سے مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ جو گاڑی رات کو آٹھ بجے یہاں سے چلتی ہے

وہ رات کو دو بجے ہی لی پہنچ جائیگی۔ چنانچہ اسی میں ہی سفر کرنا بہتر خیال کیا۔ کیونکہ رات
کے وقت میں لوگوں کی نظروں سے بچ کر سفر کر سکتا تھا۔ میں نے گاڑی کے آنے سے
ایک گھنٹہ پہلے نمبر سات کی وردی پہن لی اور گھر سے روانہ ہو پڑا تاکہ ریل پر سوار
ہو جاؤں۔

رات کا وقت ہونے کی وجہ سے گاڑیاں تقریباً خالی تھیں۔ میں ایک ایسی
گاڑی میں بیٹھ گیا جس میں کوئی بھی مسافر نہیں تھا۔ چونکہ مجھے یقین تھا۔ کہ میں اپنے
آپ کو نمبر سات ظاہر کرکے صریحاً خطرے میں ڈال رہا ہوں۔ اس لئے میں نے اپنا
پستول اور چند گولیاں جیب میں رکھ لی تھیں۔ میں گاڑی میں ایک طرف لیٹ
گیا۔ میں نے خیال کیا کہ کل رات کو بھی جاگنا ہے۔ اس لئے کچھ نہ کچھ سو لینا چاہئے
میں اپنے بازو کو سرھانے رکھ کر سو گیا۔ ابھی مجھے سوئے ہوئے آدھا گھنٹہ بھی نہیں
گذرا ہوگا۔ کہ کسی آدمی نے مجھے زور سے ہلا کر کہا کہ "اٹھو اب سونے کا وقت نہیں ہے"
میں نے جب آنکھیں کھولیں تو عجیب نظارہ تھا۔ میری روح کانپ گئی۔ میں نے دیکھا
کہ ایک آدمی پستول کی نالی کو میری پیشانی کے ساتھ لگائے ہوئے کھڑا ہے۔ جیسے کہ
کوئی چڑی مار چڑیا کی جان لینے کے درپے ہوتا ہے۔ اس نے مجھے کہا کہ اپنے ہاتھ اٹھا
کر اپنے سر پر رکھ لو اور اگر تم نے میرے کسی حکم کی خلاف ورزی کی تو گولی سنسناتی
ہوئی تمہارے مغز سے باہر ہو جائیگی۔ میں نے مجبوراً اپنے ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھ لئے مجھو
اس کی آواز سے یقین ہو گیا کہ یہ نمبر ایک ہے۔ کیونکہ اس روز جہاز میں رات کیوقت
میں نے اس کی آواز اچھی طرح سنی تھی۔ اور گو کہ اب یہ اور ہی لباس میں تھا لیکن
میں اسے اچھی طرح پہچان گیا۔ میں نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کہ اگر آپ نے وردی پہنی
ہوئی ہوتی۔ تو آپ میرے بالکل مشابہ ہوتے۔ آپ کو کوئی نہ کوئی نشانی ضرور ظاہر
کرنی چاہئے تھی۔ گو کہ اس میں شک نہیں کہ آپ ہمارے ساتھی ہیں۔ یہ سنتے ہی نمبر ایک

نے کہا کہ تمہارا خیال بالکل ٹھیک ہے۔ چونکہ تم نے مجھے اس سے پہلے اس پوشاک میں نہیں دیکھا۔ اس لئے حیران ہو رہے ہو۔ لیکن وردیوں کے سوالوں سے پہلے میں تم سے چند ایک سوالات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ تم اچھی طرح سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ اگر جواب دینے میں کچھ حیل وحجت کی تو میں گولی چلا دوں گا۔ میں مجبوراً اٹھ کر بیٹھ گیا اس اثنا میں اس نے اپنے پستول کو ذرا بھی میری پیشانی سے الگ نہ کیا۔ جب میں اچھی طرح بیٹھ گیا۔ تو اس نے کہا۔

نمبر ایک :۔ میں آپ کو ایک تکلیف دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ بتلائیں کہ آپ کون ہیں +

میں :۔ میں نمبر سات ہوں +

نمبر ا :۔ جھوٹ اور سراسر جھوٹ۔ تمہیں نمبر سات ہونا چاہئیے تھا۔ لیکن سچ بتاؤ تم کون سے شیطان ہو۔ اور تمہیں یہ وردی کہاں سے ملی مجھے معلوم ہوتا ہے۔ تم خبر رساں ہو اور تم رات کو ہماری کونسل کی کارروائی معلوم کرنے جا رہے ہو۔ سچ سچ بتا اصلی نمبر سات کہاں ہے۔ اور تمہیں یہ اس کی وردی کہاں سے ملی۔ تم جانتے ہو۔ کہ میں اوّل درجے کا شیطان ہوں۔ اور تم مجھے کسی حالت میں بھی دھوکہ نہیں دے سکتے۔ تمام قصہ سچ سچ بتاؤ۔ ورنہ گولی تمہارے دماغ کے پرزے پرزے کر دے گی تم باہر کی طرف کیا دیکھ رہے ہو۔ کوئی تو سٹیشن ابھی نہیں آتا۔ پچھلا سٹیشن ہی مشکل سے ایک میل گذرا ہو گا بتاؤ اور جلدی بتاؤ کہ تم ہو کون ۔

میں :۔ نمبر سات ہوں

نمبر ا :۔ تم نمبر سات نہیں ہو سکتے۔ اچھا جو کچھ میں حکم دوں۔ اس کے مطابق عمل کرو ورنہ تمہارا بہت برا حشر ہو گا۔ اپنی ٹوپی کو اتار دو۔ اور مصنوعی داڑھی کو اپنے چہرے سے الگ کر دو اور اپنے ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر لیمپ کی طرف منہ کر دو دیکھو

ذرا ہوش سے حرکت کرنا ورنہ میرے ہاتھ سے پستول دب کر چل جائیگا۔ او ہو چہرے سے تو تم نوجوان معلوم ہوتے ہو۔ بڑے دھوکے باز ہو۔ اپنے آپ کو نمبر سات بتاتے ہو۔ اچھا ایک دفعہ پھر وہی سوال کرتا ہوں کہ تم کون ہو اگر سچ سچ بتادوگے تو میں تمہاری جان بخشی کردوں گا +

میں :- میں نمبر سات ہوں

نمبر ا :- اچھا تم نمبر سات ہی ہو۔ تو میں تمہیں ایک اور موقع دیتا ہوں۔ اگر تم نمبر سات ہو تو تمہارا اصلی نام کیا ہے :-

میں اس حضرات کو آپ نے ہی تو کہا تھا۔ کہ اپنا اصلی نام کسی دوسرے کو مت بتلاؤ صرف پریزیڈنٹ کو ہی پتہ ہونا چاہیئے +

نمبر ا :- اوہ اب بھید کھلا۔ تم اس روز رات کو ضرور چھپے ہوئے ہوگے بس یہی میں معلوم کرنا چاہتا تھا۔ او ظالم سراغرساں! تم کہاں پہنچتے ہو۔ اچھا اپنی بائیں جیب میں بایاں ہاتھ ڈالو اور جو کاغذ ہوں نکالو۔ اس بات کا خیال رکھو کہ اگر شرارت کی تو پستول جو تمہاری پیشانی سے لگا ہوا ہے فوراً تمہارا قلع قمع کردے گا!

اب مجھے اپنی جان کے بچنے کی امید ہوگئی۔ کیونکہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ میری جیب میں وہی کاغذ ہے جس میں کہ نمبر ایک نے سب کے اکٹھے ہونے کی تاریخ اور جگہ درج کی ہوئی ہے۔ میں نے دل میں سوچا کہ میں کاغذ نکال کر ان کے ہاتھ میں دیدوں گا اور یہ قدرتاً اس کی طرف اپنی توجہ مبذول کرے گا۔ میں جھٹ پستول کو ہاتھ مار کر اپنی پیشانی سے ہٹادوں گا اور پستول چل بھی گیا تو گولی مجھ پر نہیں پڑے گی۔ بلکہ گاڑی کو توڑتی ہوئی نکل جائے گی

میں :- یہ لیجئے میں نے کاغذ نکال لیا ہے :-

نمبر ا :- میں بیحد مشکور ہوں۔ لیکن تم بڑے چالاک آدمی ہو۔ تم یہ کاغذ میرے

ہاتھ میں اس لئے پکڑنا چاہتے ہو۔ کہ میں اسے کھولوں اور جونہیں میری توجہ اُسطرف ہو اور تم اس موقع کا فائدہ اُٹھاکر پستول کو جھٹ ہاتھ مار کر اپنی پیشانی سے ہٹا دو حضرت یہ چالیں تو میں سب سمجھتا ہوں اچھا تم ہی اسے کھولو۔ لیکن ایک بات اور ہے۔ وہ یہ کہ جب میں کاغذ کو دیکھوں گا۔ اُسوقت اگر تم نے اپنا سر یکلخت ہٹالیا تو گولی چل جائیگی اور مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچیگا۔ لیکن مجھ پر دو جرم عائد ہوجائینگے ایک تو تم پہ گولی چلانے کا اور دوسرا گاڑی کو نقصان پہنچانے کا۔ اب مجھے ایک بہت اچھی ترکیب سوجھی ہے۔"

یہ کہہ کر اس نے اپنے پستول کو نیچے سرکانا شروع کیا۔ اور میری دونوں آنکھوں کے درمیان سرکتا ہوا نیچے کی طرف ناک پر سے آیا۔ بعد ازاں گلے تک حتیٰ کہ وہ اسی طرح میری چھاتی پر سے آیا۔ اور اسے میری چھاتی پر مضبوطی سے دبا دیا:-

نمبر ا- ہاں اب ٹھیک ہے اب نشانہ خطا نہیں کر سکتا۔ اچھا اب تم کاغذ کو کھول کر میرے سامنے اس طرح کرو کہ میں پڑھ سکوں -

میں نے کاغذ اس کے سامنے جبراً و قہراً کھولدیا۔ اور یہ کہا کہ آپ پستول کو اسقدر کیوں دبا رہے ہیں۔ اگر یہ چل گیا تو یاد رکھو میرا خاتمہ ہوجائیگا:-

نمبر ا:- آہا یہ بڑی عجیب بات ہے۔ میرے خیال میں یا تو نمبر سات نے ہمارے ساتھ دغا کیا ہے یا تم نے اُسے مار دیا ہے۔ اور اُس کی اشیا پر قبضہ کر لیا ہے:-

جب تک وہ اسے دیکھتا رہا میں نے چند ایک تجویزیں سوچ لیں کہ میں اسے یہ کہونگا کہ تمہارا بھید تو کئی آدمی جانتے ہیں اور میں اُن کے نام اور پتے پورے پورے طور سے بتا سکتا ہوں۔ اس سے فائدہ ہوگا۔ کہ چونکہ نمبر ا کے دل میں قدرتاً ایسے آدمیوں کے نام وغیرہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوگی۔ اور اس خیال کو مدنظر رکھ کر کہ اگر اسے مار دیا۔ تو اور کونسا ایسا آدمی ہوگا۔ جو مجھے ایسے آدمیوں کے نام اور پتے سے آگاہ کریگا۔ اس لئے

نمبر ا مجھے ہرگز نہیں مارے گا۔ دوسری ترکیب یہ تھی۔ کہ میں اس کے پستول والے ہاتھ
کو اس زور سے اپنا ہاتھ مار کر ہٹا دوں گا۔ کہ گولی مجھ پر نہ چل سکے لیکن اُس نے اپنے
پستول والے ہاتھ کو اپنے دوسرے ہاتھ سے اس مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ کہ اگر کوئی
زور سے اُس کا ہاتھ ہٹائے تو ہٹ نہ سکے اور تیسری ترکیب یہ تھی۔ کہ میں اسے ایسی
ہی باتوں میں لگائے رکھوں اور اس کی اصلی باتوں کا جواب ٹالتا رہوں تاوقتیکہ اگلا
اسٹیشن آجائے اگلا اسٹیشن ایک معمولی سا سٹیشن تھا جس پر رات کو سوائے ٹکٹ دینے والے
کے اور کوئی پولیس وغیرہ نہیں تھی۔ کیونکہ اس سٹیشن پر رات کو نقدی وغیرہ نہیں
رکھی جاتی تھی۔ مجھے اس بات میں پورا یقین تھا کہ اگر میں زور سے اس کے ہاتھ پر
اپنا ہاتھ ماروں گا۔ تو پستول کا نشانہ ضرور چوک جائیگا۔ جونہی نمبر ا نے غور سے
دیکھنے کے لئے روشنی کی طرف کاغذ بڑھایا۔ کہ آیا کاغذ پر دستخط جعلی تو نہیں بنائے
گئے تو میں نے یکلخت اس زور سے اپنا ہاتھ پستول والے ہاتھ پر مارا کہ پستول میری
میری چھاتی سے جدا ہو گیا۔ اور "کلنک" کی آواز آئی لیکن اس میں سے کوئی گولی
نہ نکلی۔ اُس نے جھٹ دوسری دفعہ اسے میری طرف کر کے اسے چلا دیا۔ لیکن پھر بھی
خالی آواز ہی نکلی۔ اُس نے غصّے میں آکر تیسری دفعہ پھر اسے دبایا لیکن پھر بھی
وہی حشر ہوا۔ میں نے اپنے کوٹ کی دوسری جیب میں ہاتھ ڈالا تو میں یہ دیکھ کر
حیران رہ گیا۔ کہ یہ تو میرا ہی پستول ہے جس میں ابھی گولی بھی نہیں بھری گئی تھی
اتنے میں گاڑی نے سیٹی دی اور سٹیشن آگیا میں نے اُسے پکڑ لیا۔
نمبر ا:- کیا تم مجھے اس سٹیشن پر پکڑاؤ گے؟
میں ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہاں تو صرف ایک ٹکٹ دینے والا ہی موجود ہے یہاں تمہیں
کیسے پکڑا سکتا ہوں۔
اس کے بعد گاڑی چلدی اور نمبر ا کچھ دیر آرام سے بیٹھا رہا۔ میں نے بھی اپنا

منہ گاڑی سے باہر نکال لیا۔ لیکن میری پوری توجہ اسکی نقل و حرکت کیطرف تھی وہ مجھے کئی بار دیکھتا تھا۔ جب اُسے یہ خیال ہوگیا۔ کہ میری توجہ گاڑی کے باہر ہے۔ تو اس نے اُٹھ کر اور گاڑی کے پرے کنارے پر جاکر دروازہ کھول لیا۔ اور مجھے گڈ بائی (خدا حافظ) کہنے لگا۔ اور ساتھ ہی اس نے یہ کہا کہ میں گاڑی کے دروازے میں کھڑا ہوں گا اور اپنے پاؤں اُترنے والے تختوں پر رکھوں گا تاکہ جب گاڑی مقام لی کے سٹیشن کے پاس آہستہ چلنے لگے گی تو میں اس کے پلیٹ فارم پر پہنچنے سے پہلے ہی اتر جاؤں گا میں فوراً اس کا مطلب تاڑ گیا۔ کہ یہ جو اتنی باتیں بتا رہا ہے اس کا مطلب یہی ہوگا کہ جب میں اسے پکڑنے کے لئے آگے بڑھوں تو یہ مجھے کھینچکر نیچے گرا دیگا۔ چنانچہ میں فوراً اس طرح اُٹھا گویا یہ ظاہر ہو کہ میں اُسے اُترنے سے روکنے کے لئے اُٹھا ہوں۔ میں نے دروازے کے پاس پہنچتے ہی اس کے ہاتھ پر اس زور سے مکا مارا کہ اس کا ہاتھ لوہے کی سلاخ سے جسے وہ پکڑ رہا تھا۔ یکلخت چھوٹ گیا اور وہ نیچے گر پڑا۔ گاڑی ابھی تیز ہی جا رہی تھی مجھے یقین ہوگیا۔ کہ یہ ضرور ہی گاڑی کے پہیوں تلے آگیا ہوگا۔ کیونکہ وہ گاڑی کے بالکل نزدیک ہی گرا تھا۔ اور اس کے ہاتھ پاؤں ضرور کٹ گئے ہوں گے۔ میں نے خیال کیا کہ مجھے سٹیشن سے اُترتے ہی فوراً اس کی لاش کے پاس پہنچنا چاہئے۔ اور دیکھنا چاہئے کہ اس کا کیا حشر ہوا ہے

لی کے سٹیشن پر گاڑی ٹھہری میں نے فوراً ٹکٹ دیا۔ اور ریل کی لائن کے ساتھ ساتھ چل پڑا تاریکی حد سے زیادہ تھی میں غور سے ریل کی لائن دیکھتا جاتا تھا۔ آخر کار میں وہاں پر پہنچ گیا۔ جہاں کہ لاش پڑی تھی۔ سر دھڑ سے جدا ہوا پڑا تھا۔ ریل کی پٹڑی کے باہر نمبر ۱ کا ہینڈ بیگ (تھیلا) پڑا ہوا تھا۔ میں نے اُسے اُٹھایا۔ اور کچھ فاصلے کی جھاڑی میں جاکر اسے چھپا دیا۔ اب میں نے خیال کیا کہ میں نے اسوقت تک دو نار کسٹوں کو ٹھکانے لگا دیا ہے۔ اب میں بڑی آسانی سے

نغام لی کی میٹنگ (جلسہ) میں شامل ہو سکتا ہوں۔ کیونکہ مجھے ممبر سات اور ممبر ایک کی موت کے بعد کچھ حوصلہ سا ہو گیا تھا۔

چوتھا باب (۴)

پریزیڈنٹ کی موت کی اطلاع

بیگ کو چھپاتے ہی میں شہر میں پہنچا۔ اور رات کو آرام کر کے صبح ہی مکان کا پتہ معلوم کر لیا تاکہ رات کو ڈھونڈھنے میں تکلیف نہ ہو۔ رات ہوتے ہی میں نے اس مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جھٹ اندر سے آواز آئی "کون ہے" میں نے جواب دیا کہ میں ممبر سات ہوں۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا اور اندر کی روشنی بالکل مدھم کر دی گئی۔ اور ایک آدمی اندر سے میرے پاس آیا۔ اندر لے گیا۔ اس نے مجھے کہا کہ "ہم ابھی تک ممبر ایک کا انتظار کر رہے ہیں۔ کیا تم نے انہیں راستے میں تو کہیں نہیں دیکھا۔ اس نے ہمارے وردی ہی پہنی ہوئی ہو گی۔ باقی رہا بیگ۔ اس کی بابت معلوم نہیں کہ اس کے ساتھ ہو یا نہ ہو"۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے کہیں بھی نظر نہیں پڑا۔

دراصل مجھے کیا ضرورت پڑی تھی کہ میں خواہ مخواہ کہتا۔ کہ اس کا بیگ تو جھاڑی میں پڑا ہے اور آنحضرت ریل پر کٹے پڑے ہیں اور سر اور دھڑ الگ الگ ہوئے پڑے ہیں۔

اس کے بعد ہر ایک خاموش بیٹھا رہا۔ اور ایک گھنٹے تک کوئی بات چیت نہ ہوئی۔ سوائے ہماری گھڑیوں کی ٹِک ٹِک کے کوئی آواز نہ تھی۔ ہم رات بھر وہاں آرام کرتے رہے۔ صبح کو ہم میں سے ایک آدمی شہر میں کھانا لینے کے لئے گیا اور

جلدی ہی خالی ہاتھوں واپس آیا۔ اور آتے ہی ایک عجیب خبر دی جو کہ میرے لئے عجیب نہیں تھی کہ "نمبر ایک" ریل کی پٹری پر کٹ گیا ہے۔ میرے خیال میں وہ ریل کی لائن کے ساتھ ساتھ سفر کر رہا ہوگا۔ جب میں بازار میں پہنچا تو اُس کی لاش لا رہے تھے گو اُس نے داڑھی نہیں لگائی ہوئی تھی۔ تاہم میں نے اُسے اچھی طرح پہچان لیا

اس کے بعد چند لمحہ کے لئے حیرانی اور خاموشی طاری ہو گئی۔ آخر کار ایک آدمی نے مہر سکوت توڑی۔

ایک ممبر:۔ جب اُس کے ڈاڑھی نہیں تھی تو تم نے کس طرح پہچانا۔

خبر لانیوالا:۔ میں اُسے پرسوں بھی ملا تھا اور جو کپڑے اُس روز اُس نے پہنے ہوئے تھے وہی اس لاش کے تھے اس لئے میں پہچان گیا اور علاوہ ازیں میں خاص طور پر بھی اسے جانتا ہوں +

ایک ممبر:۔ اچھا تو تمہارا نمبر کیا ہے جو تم خاص طور پر جانتے ہو +

خبر لانیوالا:۔ میرا نمبر "نمبر دو" ہے میں تم سب سے پہلے کا ممبر ہوں اور نمبر ایک نے پہلے پہل مجھے ہی ممبر بنایا تھا اور میں ہی پہلا آدمی ہوں جس سے نمبر ایک نے اس سوسائٹی کے قائم کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ اور مجھ سے ممبر بننے کی درخواست ظاہر کی تھی +

ایک ممبر:۔ جو کچھ آپ فرما رہے ہیں اس کی صداقت میں تو مجھے کوئی شک و شبہ نہیں لیکن اتنا دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے دعوے کے ثبوت میں کیا دلیل پیش کر سکتے ہیں۔ اور اگر نمبر ایک در اصل مر گیا ہے۔ تو ہمیں اپنا پریزیڈنٹ کسی اور کو منتخب کرنا چاہیئے۔ یا نہیں۔ کیونکہ آئندہ کام کو جاری رکھنے کے لئے اس سوال کو حل کرنا پڑے گا +

نمبر ۲:۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں پرانا ممبر ہوں اور تمام راز کی باتیں نمبر ا میری صلاح و مشورے سے کیا کرتا تھا۔ کیا تم میں سے کوئی بتا سکتا ہے کہ کل رات

نمبر ایک نے کیا کارروائی کرنی تھی۔ میرے خیال میں میرے سوائے اور کسی کو معلوم نہیں
نمبر ۲ نے اپنی نظر ہر ایک ممبر کی طرف دوڑائی لیکن جب کوئی اس کا جواب نہ دے سکا
تو نمبر ۲ نے اپنی گفتگو کو پھر اسی طرح جاری کیا

نمبر ۲: دوستو! پہلا کلام جو کل کی میٹنگ (جلسہ) میں ہونا تھا وہ یہ تھا کہ۔ امیدوار نمبر سات اپنی رپورٹ سنائے کہ اس نے سابق نمبر سات کو کسطرح قتل کیا +

ایک ممبر: یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے۔ بلکہ ہم میں سے ہر ایک اس بات کا اندازہ لگا سکتا تھا۔ کہ نمبر سات سے قتل کے حالات سنانے کے لئے کہا جائیگا۔ آپ کچھ اور ثبوت دیجئے +

نمبر ۲: ہمارے افسر نمبر ایک نے بتایا تھا کہ پولیس نے چھاپہ مار کر ایک جگہ سے بہت سی ڈائنامیٹ (بھک سے اڑنے والا بارود جو کہ بمب وغیرہ میں پڑتا ہے) پر قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن پھر بھی اسی مکان میں ایک بڑی تعداد بارود کی چھپی رہی اور انہیں معلوم نہیں ہوئی۔ کیا آپ میں سے کوئی بتا سکتا ہے کہ وہ کونسی جگہ تھی میرے خیال میں کسی کو بھی خبر نہیں۔ لیجئے اب میں بتاتا ہوں۔ ڈائنامیٹ مکان نمبر ۹ کوچہ ڈلسٹن شہر لنڈن میں تھی اور ایک ہفتہ گذرا کہ پولیس نے اپنے خیال کے مطابق تمام ڈائنامیٹ پر قبضہ کر لیا ہے۔ لیکن اس مکان میں لکڑی کا ایک بڑا سا ڈھول ہے جس کے نیچے کے حصہ میں ڈائنامیٹ تھی اور اوپر کے حصے میں شراب تھی اور اور اس کے اوپر شراب کی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں پولیس نے بوتلیں اٹھا کر اوپر کا حصہ کھولکر دیکھا۔ تو نہیں شراب معلوم ہوئی۔ چونکہ اس قسم کے ڈھول خاص شراب کے لئے مخصوص ہوتے ہیں اس لئے پولیس کو یقین ہو گیا۔ کہ اس میں شراب ہے اور کچھ اس ڈھول پر شراب کی بوتلوں کی موجودگی نے بھی اس میں شراب ہونے کے یقین کو زیادہ مضبوط کر دیا۔ انہوں نے اس میں سے کچھ شراب نکالی اور پی کر

شراب کوئی ایسی چیز نہیں تھی۔ جسکا رکھنا ممنوع ہو اسلئے پولیس نے اسپر قبضہ نہ کیا
آپ کو تو معلوم نہیں۔ لیکن میں بتائے دیتا ہوں کہ نمبر ایک نے یہ ڈائنامیٹ اس لئے
منگوائی تھی تاکہ آئندہ جلسے کی کارروائی میں یہ سازش کی جائے کہ لارڈ کنتھرا پی
کا مکان اڑایا جائے کیونکہ لارڈ موصوف ایک حد سے زیادہ کمینہ اور مریض آدمی
ہے۔ وہ اپنے کارخانے کے مزدوروں کو بہت تھوڑی مزدوری دیتا ہے۔ بچارے
مزدوروں اور کارخانے میں کام کرنے والوں نے بارہا مزدوری کے بڑھانے کی عرضیاں
بھی دیں لیکن اُس نے ان کے نمائندوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر نکالدیا۔ اور اس کے
علاوہ وہ یہ غضب کر رہا ہے کہ ہر ایک مزدور سے بیس فیصدی اُس کی کمائی پر جو کہ
وہ کارخانے میں کام کر کے لیتا ہے ٹیکس لیتا ہے۔ تمام شریف آدمی اس لارڈ کو
نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اگر آپ میں سے ایک ممبر صبح کو میرا ساتھ دے تو
میں وہاں سے ڈائنامیٹ نکال کر لا سکتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگلے ہفتے سوموار
کی رات کو ہمارا جلسہ اسی جگہ ہو تاکہ میں پورے طور سے آپ کو تمام واقعات
بیان کر سکوں اور سازش کی تجویز کر سکوں۔ آپ جانتے ہیں کہ لارڈ کنتھرا پی کا مکان
اڑا کر ہم مزدور لوگوں میں ہر دلعزیز ہو سکتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ ہمیں بیشمار
روپیہ بطور چندہ بھی ملنے کی امید ہے"

اس کے بعد ایک ممبر نے جو کہ نمبر ۲ کی نسبت کچھ شکوک رکھتا تھا۔ اور یہ چاہتا
تھا۔ کہ یہ پریذیڈنٹ نہ بنے کھڑا ہوا اور کہا۔ صاحبان! جو صاحب نمبر ۲ کے پریذیڈنٹ
بنائے جانے میں رضامند ہوں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ بہتوں نے ہاتھ کھڑے کئے میں نے
بھی اپنا ہاتھ نمبر ۲ کی حمایت میں کھڑا کیا۔ اتفاق رائے سے یہ قرار پایا کہ نمبر ۲ ہی
پریذیڈنٹ بنایا جائے۔

نمبر ۲۔ میں آپ صاحبان کا اس عزت کے مشکور ہوں۔ میرے خیال میں ڈائنامیٹ

اب وہاں پر نہیں رہنی چاہیئے۔ آپ میں سے ایک ممبر میرے ساتھ چلے تاکہ پہلی ہی گاڑی میں ہم سوار ہو سکیں اور اگلے روز ڈائنامیٹ پر قبضہ کر کے لے آئیں۔ جب یہ کام مکمل نہ ہولے سب کام بند کر دینے چاہئیں کیونکہ یہ ازحد ضروری ہے۔

ہمارے سب ممبروں نے اس بات کو منظور کر لیا اور اتفاق رائے سے یہ منظور ہوا کہ نمبر ۲ کے ساتھ نمبر ۳ کو رات کے دس بجے کی گاڑی میں جانا چاہیئے اور نمبر ۴ اور نمبر ۵ رات کو دو بجے کی گاڑی میں سوار ہو کر لندن میں پہنچ جائیں اور نمبر ۶ اور نمبر ۷ صبح کی گاڑی میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضرورت کے وقت کام آسکیں۔

یہ ایسا انتظام تھا جو کہ مجھے پسند نہ تھا۔ کیونکہ میں تو یہ چاہتا تھا۔ کہ کسی طرح ان حرام خوروں کا قبضہ ڈائنامیٹ کے کنستر (ڈھول) پر نہ ہو جائے۔ لیکن چونکہ سب انتظام کو منظور کر چکے تھے میں نے خواہ مخواہ بول کر بیوقوف بننا نہ چاہا اور نمبر ۲ اور نمبر ۳ اسی وقت ریلوے سٹیشن کی طرف چل دیئے۔

پانچواں باب (۵)

کنسٹبل کا قتل

میں فوراً ہی اس جھاڑی کے پاس گیا جہاں کہ نمبر ۱ کا بیگ چھپا آیا تھا۔ میں نے بیگ کھولا تو سوائے ایک مصنوعی داڑھی کے اس میں کچھ شک نہ پایا۔ میں نے رستہ میں واپس آتے ہی اپنے کپڑے وغیرہ تبدیل کر لئے اور ریلوے سٹیشن پر جا پہنچا تاکہ گاڑی میں سوار ہو کر فوراً لنڈن میں اس مکان میں پہنچ جاؤں۔ جہاں کہ ڈائنامیٹ چھپی ہوئی رکھی تھی۔ جب میں ڈلسڈن نامی کوچے میں پہنچا تو میں نے دیکھا۔ کہ ایک شخص ایک گاڑی کو ہانکے ہوئے لے جا رہا ہے۔ اور جونہی گاڑی ایک مکان کے

بڑے دروازے کے نزدیک پہنچی تو گاڑی کے پہیّوں کی آواز سُن کر ایک آدمی اندر سے نکلا چونکہ وہ کافی اونچی گفتگو کر رہے تھے۔ اس لئے میں نے اچھی طرح معلوم کر لیا کہ گاڑی بان نمبر ۲ ہے اور جو اندر تھا۔ وہ نمبر ۳ ہے +

نمبر ۲:- کیا تمہارے پاس شراب کے کچھ خالی کنستر ہیں۔ ہمارے کارخانے میں انکی ضرورت ہے۔ اور کارخانہ ان کے بہت دام دیسکتا ہے +

نمبر ۳:- ہاں۔ کچھ کنستر ہیں۔ اندر آکر دیکھ لو اگر پسند ہوں تو خرید لو +

مجھے یہ معلوم نہیں ہؤا کہ نمبر ۲ مکان کے اندر کسطرح داخل ہؤا۔ دراصل یہ میرے لئے معمّہ ہی رہا۔ میں ان کی گفتگو سے تاڑ گیا کہ یہ جو کنستروں کے متعلق بات چیت کر رہے ہیں یہ صرف اسی لئے ہے کہ آنے جانے والے آدمی کو کچھ شک نہ گذرے۔ اتنے میں نمبر ۲ نے گاڑی کا منہ اسی طرف کو پھرا کر کھڑا کر دیا جس طرف سے کہ وہ لایا تھا۔ اور گھوڑے کو تھپک کر اندر داخل ہؤا۔ اور اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند کر لیا۔ میں اتنے میں آگے چلا گیا تھا۔ اس لئے واپس لوٹا اور گھوڑے کے پیٹ پر ایک چھڑی مار کر پھر جلدی سے واپس آگیا۔ چھڑی کے لگتے ہی گھوڑا چل پڑا اور جونہی گاڑی کے پہیوں کی آواز اندر پہنچی تو انہوں نے دروازہ کھولا اور دروازہ کھولتے ہی گاڑی کی طرف دیکھنے لگے۔ نمبر ۲ تو دوڑ کر گاڑی کو واپس لینے کے لئے گیا۔ اور نمبر ۳ اُسے دیکھنے کے لئے دروازے سے نکلکر بیس پچیس قدم گاڑی کی طرف گیا۔ تاکہ دیکھے کہ آیا نمبر ۲ گاڑی کے پکڑنے میں کامیاب ہؤا ہے۔ یا نہیں اب میرے لئے موقع تھا۔ میں دبے پاؤں آیا۔ جبکہ نمبر ۳ غور سے گاڑی کو دیکھ رہا تھا۔ اور میں جھٹ اندر داخل ہو کر زینے سے چھت پر چڑھ گیا۔ اتنے میں وہ دونو واپس آگئے اور گاڑی کو کھڑا کر کے پھر اندر داخل ہو گئے اور دروازہ بند کر لیا اور اندر سے ڈائنامیٹ کے کنستر کو بڑی احتیاط سے دروازے کے پاس لاکر باہر

گاڑی پر رکھ دیا اور باہر کا تالا لگانے کے لئے تیار ہی تھے کہ اس اثنا میں ایک پولیس کا سپاہی آ پہنچا کیونکہ اسوقت کافی اندھیرا ہوگیا تھا۔ سپاہی کو دیکھتے ہی نمبر۲ و نمبر۳ کنستر کو گاڑی میں چھوڑ کر جھٹ اندر داخل ہوگئے۔ پولیس کنسٹبل نے آواز دی کہ اس گھر میں کون ہے اور اس گاڑی میں کیا ہے۔ لیکن اندر سے کسی نے جواب نہ دیا اس لئے وہ خود اندر داخل ہوا اور اس کوٹھڑی میں پہنچ گیا جس میں ڈائنامیٹ تھی۔ اُن کی کوئی گفتگو مجھے سنائی نہیں دی صرف کوئی ۱۵ منٹ کے بعد دروازے میں سے باہر جانیکا کھڑک سُنا۔ جونہی دروازہ باہر سے بند ہوا۔ میں چھت پر سے نیچے اُترا۔ سب سے پہلے اس کوٹھڑی میں گیا۔ جس میں ڈائنامیٹ تھی۔ میں نے دیکھا کہ وہاں سے ڈائنامیٹ کا کنستر تو بدمعاش انارکسٹ اٹھا کر لے گئے ہیں۔ لیکن ہاں ایک اور ہی گل کھلا ہوا پایا۔ میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ اُس کمرے میں ایک آدمی کی لاش پڑی ہے +

مجھے اپنی تجویزوں میں ناکامیابی ہوئی کیونکہ نمبر۲ و نمبر۳ ڈائنامیٹ کے کنستر کو لیجانے میں کامیاب ہوگئے۔ میں جھٹ چھت پر گیا اور رسے کی کمند ڈال کر جو کہ میں بیگ میں اپنے ساتھ لیگیا تھا۔ نیچے اُتر آیا۔ صبح کو تمام لنڈن بھر میں میں ہی ایک آدمی تھا۔ جو کہ بیصبری سے اخبار کا انتظار کر رہا تھا۔ اخبار کے کھولتے ہی ایک موٹی سی سرخی پر میری نظر پڑی۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ "ایک کنسٹبل کا قتل" اس میں لکھا ہوا تھا۔ کہ کل رات کو کنسٹبل نمبر ایلیس ۳۵ جب کہ رات کو اپنی گشت پر جا رہا تھا۔ صبح کو اُس کی لاش اُسی مکان کے اندر پائی گئی۔ جس میں چند روز ہوئے پولیس نے ڈائنامیٹ نکالی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کنسٹبل مذکور دروازہ کھلا ہوا دیکھ کر اندر داخل ہوا ہوگا۔ اور وہ انارکسٹ کہ جنہوں نے ڈائنامیٹ چھپائی تھی کسی وجہ سے مکان میں گھسے ہوئے ہونگے۔ اس لئے اُنہوں نے راز افشا ہونے

...ڈ[illegible] رہا ہوگا"
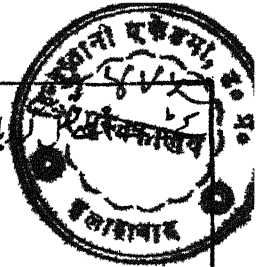
چھٹا باب (۶)

میں معمار کے بھیس میں

اب چونکہ کونسل کے اگلے اتوار کو مقام لی پر اکٹھے ہونا تھا۔ مجھے خیال پیدا ہوا کہ نمبر ۲ ہماری صلاح کے بغیر کچھ نہیں کرے گا۔ لیکن مجھے ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ نمبر ۲ اپنی ہی مرضی پر چلنے والا آدمی ہے۔ اور نیا پریزیڈنٹ ہونے کی خوشی میں اس کے دل میں ضرور یہ خیال پیدا ہو رہا ہوگا۔ کہ میں اپنے ساتھیوں کو کوئی ایسا کام کر کے دکھاؤں جس سے وہ انگشت بدنداں رہ جائیں اور اسلئے وہ اب نمبر ۳ کے ساتھ لارڈ کنتھرا پی کے مکان کو اڑانے کی فکر میں ہوگا۔ اس لئے میں نے یہی بہتر خیال کیا کہ اتوار سے پہلے تین چار روز تک میں لارڈ موصوف کے مکان کے ارد گرد رہوں تاکہ یہ انارکسٹ لوگ اُس کا مکان نہ اڑا سکیں۔ علاوہ ازیں چونکہ مجھے پہلے ڈائنامیٹ کے کھسکانے میں شکست مل چکی تھی اس لئے میں اور بھی تندہی اور ہوشیاری سے کام پر آمادہ ہو گیا۔ میں نے معمار کے پرانے ہتھیار بازار سے خرید لئے اور تھوڑے بہت رنگ اور چاک لے کر لارڈ کنتھرا پی کے مکان کی طرف چل پڑا تاکہ اگر لارڈ موصوف کے مکان کے نزدیک ہی کسی کے مکان کی مرمت کا کام ملگیا۔ تو میں بہت اچھی طرح ان کی نقل و حرکت کو دیکھ سکوں گا۔ کام تو مجھے مل ہی جانا تھا۔ کیونکہ میری اجرت بہت تھوڑی تھی۔ جونہی میں لارڈ موصوف کے مکان کے پاس پہنچا۔ تو میں نے دیکھا کہ اس کے سامنے ہی ایک دو منزلے مکان میں کچھ ایزادی کی جا رہی ہے۔ اور معمار نقش و نگار کر رہا ہے ◆

میں :۔ (معمار سے) مستری صاحب میں آپ سے کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہوں +

معمار:۔ ہاں یہیں آ جاؤ اور جو کچھ کہنا ہے کہو۔

میں :۔ اگر آپ مجھے بھی تھوڑا بہت کام دے دیں تو میں آپ کا بہت مشکور ہوں گا جو کچھ مزدوری آپ دینا چاہیں میں منظور کر لوں گا۔ کیونکہ ان دنوں مجھے روپے کی سخت ضرورت ہے +

میں زبان سے پورا فقرہ نکالنے بھی نہ پایا تھا کہ اس معمار نے میرے کوٹ کا کنارہ زور سے پکڑ لیا اور بڑے غور سے میرے چہرے کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھنے لگا گویا مجھے پہچان رہا ہے +

معمار:۔ دیکھو۔ اپنی شرارت سے باز آؤ۔ تمہاری کوئی بھی دغابازی میرے سامنے نہیں چلے گی۔ میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ تم ایک سراغرساں ہو۔ سچ سچ بتاؤ کہ معاملہ کیا ہے اور تم مجھے کس پھندے میں پھنسانا چاہتے ہو۔

میں :۔ بھائی تیری جان کی قسم میں تو ایک غریب آدمی ہوں صرف آپ کی طرح محنت مزدوری کرنے آیا ہوں اگر آپ مجھے سراغرساں ثابت کر دیں تو مجھے فوراً گولی مار دیجئے مجھے اس میں کوئی اعتراض نہ ہو گا +

معمار:۔ نہیں نہیں۔ تمہارا مقصد معماری کرنے کا نہیں ہے اس کی تہ میں کوئی نہ کوئی بات ضرور ہو گی +

میں :۔ خواہ کچھ ہو۔ آپ نے تو صرف لینا ہے۔ سوائے معمولی درجے کا کام لیجئے اور اگر میں سراغرساں نکلا۔ تو مجھے فوراً گولی مار کر مار دینا اور کیا چاہتے ہو +

معمار:۔ خیر اچھا۔ تم سراغرساں نہ سہی لیکن سچ سچ بتاؤ تمہارا کام کیا ہے +

میں :۔ وہ تو میں بتا نہیں سکتا۔ کیونکہ اگر میرے ساتھیوں کو پتہ لگ گیا۔ تو وہ مجھے یہاں سے لے جائینگے۔ اور کہینگے اس قسم کی بیہودہ سازش کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی +

معمار۔ میں تمہارے ساتھیوں کو نہیں بتاؤں گا۔ لیکن صرف اتنا بتا دو کہ تمہاری سازش
کیا ہے ◆

میں۔ سازش صرف یہی ہے کہ اس محلے میں ایک آدمی رہتا ہے۔ جسے میں چھرا مار کر ختم
کرنا چاہتا ہوں۔ دیکھو ہم اور تم دونوں غریب آدمی ہیں اور امیر لوگ ہمیشہ غریبوں کو ستاتے
رہتے ہیں۔ تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ اس محلے میں لارڈ کنتھراپی رہتا ہے۔ جس کے کارخانے کے
مزدوروں نے پچھلے ہفتے سے ہڑتال کر رکھی ہے اور میں تمہیں بتلا دینا چاہتا ہوں کہ میں
ان کا سرغنہ ہوں اس نے میری چار ہفتوں کی مزدوری نہیں دی۔ میری بیوی اور بچے
بھوکے مر رہے ہیں اور یہ موج سے اپنے گھر میں عیش اڑا رہا ہے درحقیقت دنیا میں بڑا
اندھیر ہے۔ کہ ہم غریب لوگ کام کرتے کرتے بھی بھوکے مرتے ہیں۔ آخر تو کچھ دنیا میں انصاف
ہونا چاہئے۔ میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ اسے وہاں پہنچا دوں گا۔ جہاں سے یہ پھر کسی
غریب کو نہ ستائے۔ آخر کو ہم بھی انسان ہیں اور جان رکھتے ہیں۔ عزت و آبرو رکھتے ہیں
یہ امیر لوگ جو ہم سے کتوں جیسا سلوک کرتے ہیں۔ انہیں حق کیا حاصل ہے۔ کہ ہمیں اس طرح
ستائیں۔ ہم بھی تو اسی خدا کے بندے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ سامنے کا مکان ابھی
لارڈ کا ہے۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ آپ مجھے تھوڑا بہت کام دے دیں تاکہ میں اپنی سازش
میں کامیاب ہو سکوں ورنہ آوارہ گردی میں پولیس کو مجھ پر شبہ ہو جائے گا۔ اب آپ
یہ فرمائیں کہ میرے لیے کس طرف کا کام کریں گے ◆

معمار۔ میں کوئی کام وام نہیں دیتا۔ میں ابھی لارڈ صاحب کے پاس جاتا ہوں اور ساری
بات بتا دیتا ہوں۔ تاکہ وہ اپنی حفاظت کے لئے ایک دو آدمی ہمیشہ ساتھ رکھیں اور
تمہارے پیچھے کسی سراغرساں کو لگا دیں ◆

میں۔ ارے جلد ار بندر میں تو خود ہی مرنے کو تیار ہوں اور مرتا مرتا بھی دو ایک کو ساتھ
لے مروں گا۔ تمہارے جیسے مزدور ہم میں نہ ہوں تو یہ امیر ہمیں بھوکا کس طرح مار سکتے ہیں

تم لارڈ کو چھوڑنا چاہتے ہو تو بتا دو ویسے مجھے اس میں کوئی خوف نہیں ۔

معمار: نہیں نہیں۔ بھائی صاحب میں تو صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ تم کہیں سراغرساں تو نہیں ہو۔ سو تمہاری باتوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ تم دراصل سراغرساں نہیں ہو۔ اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ تم ارادے کے بڑے مضبوط آدمی ہو۔ دیکھو میں بھی لارڈ کلنٹن رابی کی جان لینے کی فکر میں ہوں اور اسی لئے یہاں پر کام کرنا شروع کیا ہے۔ تمہاری تجویز درست نہیں۔ بھلا چاقو سے بھی کسی کو کبھی قتل کرنے میں کامیابی حاصل ہے میں نے لارڈ کلنٹن رابی کو بمب اُس کے مکان کے ہی اُڑا دینے کا ارادہ کیا ہے۔ اب ہم دونوں ملکر کام کر سکتے ہیں۔ کیا دو آدمیوں کی طاقت ایک سے دوگنی نہیں ہوتی؟

میں نے خیال کیا یہ عجیب بات پیدا ہوئی۔ غالباً نمبر ۲ نے نمبر ۳ کو کٹھ پتلی بنا رکھا ہے۔ اور اسے بمب دیکر خود الگ ہو گیا ہے۔ اور خطرناک کام اس غریب کے سپرد کر دیا ہے۔ اب اسکی حرامخوری بھی ملاحظہ ہو کہ یہ وہی کام اب میرے سپرد کر کے خود خطرے سے نکلنا چاہتا ہے میں نے نمبر ۳ کو اِس کی آواز سے پہچان تو لیا لیکن سردی کی وجہ سے اُس کا گلا بیٹھا ہوا تھا۔ اور آواز ٹھیک طور پر نہیں نکلتی تھی۔ معمار نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم وہاں سے سڑک کے ایک طرف کو میرے سر ملا کر باتیں کرتے ہوئے چلدئے۔ قدرے اندھیرا ہو ہی چکا تھا اور ہم اس سازش کے متعلق تجاویز کرتے ہوئے جا رہے تھے کہ پیچھے سے ایک بائیسکل آیا۔ اور میرے ساتھ ٹکرا گیا۔ اور میرے پاؤں پر بھی قدرے چوٹ لگی۔ گو چوٹ تو کچھ زیادہ نہیں تھی۔ لیکن میں نے اس وجہ سے زیادہ چیخ پکار کرنی شروع کر دی کہ بائیسکل والا آدمی ضرور کوئی امیر ہو گا۔ اور اگر میں زیادہ تر چیخا چلایا۔ تو یہ خواہ مخواہ میرے سر ہو جائیگا اور میرے مقصد میں خواہ مخواہ اسوقت روڑا اٹکیگا۔ معمار صاحب تو وہاں سے فوراً کھسک گئے۔ اور اندھیرے میں اِدھر اُدھر غائب ہو گئے۔ بیس تیس قدم پر سے سائکل سوار پھر لوٹ آیا۔ اور کہنے لگا کہ عجیب اندھے لوگ ہو۔ کہ اس طرح رات کو بھی سڑک میں تم کھڑے ہو کر

رہتے ہو۔ میں نے کہا کہ جب اندھیرا تھا۔ تو آپ کو بھی اچھی طرح دیکھ کر بائسکل چلانا چاہئے
تھا۔ میں ایک غریب آدمی ہوں۔ پہلے ہی میرے بیوی بچے بھوکے مر رہے ہیں۔ اب
میرا پاؤں ٹوٹ گیا ہے۔ پسلیوں میں چوٹ لگی ہے۔ کئی ہفتے تک راضی نہیں ہو سکتا
اور میرے بچے بھوکے مر جائینگے۔ میں لارڈ کنتھراپی کے کارخانے میں مزدور تھا۔ اب
وہاں کام نہیں ملتا۔ میں نے بھوک سے تنگ آکر کام پر جانے کی صلاح کی لیکن ساتھی
کہتے ہیں کہ اگر تم اُس کے کارخانے میں گئے۔ تو ہم تمہیں خدا کے کارخانے میں پہنچا دینگے
جہاں سے تم واپس نہ آسکو۔ میں یہ باتیں کرتا جاتا تھا۔ اور ساتھ ہی درد سے بھی کراہ
بائسکل والا۔ لارڈ کنتھراپی تو میں ہی ہوں۔ دیکھو میں ابھی اپنے دو نوکروں کو بھیجتا ہوں
وہ تمہیں اُٹھا کر لے جائینگے۔ اور جب تک تمہیں صحت نہ ہو میرے نوکروں میں ٹھہرا رہنا۔ میرا
مکان نزدیک ہی ہے۔ اور بھلا یہ تمہارے پاس کون آدمی کھڑا باتیں کر رہا تھا؟

میں:۔ اس کا پورا پتہ تو معلوم نہیں۔ میں نے صرف ابھی اس کا نام ہی دریافت کیا تھا
کہ بائیسکل کی ٹکر لگی۔ اُس نے اپنا نام انٹلے بتایا تھا۔ اور میں اُسکا پورا پتہ پوچھ نہیں سکا

اتنے میں لارڈ کنتھراپی کے دو نوکر آتے ہوئے وہاں سے گذرے۔ لارڈ نے انہیں
حکم دیا کہ اس آدمی کو اُٹھا کر مکان پر لے آؤ اور راستے پیچھے کے کمرے میں رکھنا۔ کیونکہ
اسے اوپر کی منزل میں جگہ دی گئی تو اترنے چڑھنے میں اس کی تکلیف بڑھ جانے کا اندیشہ
ہے۔ یہ کہہ کر لارڈ تو چلتا بنا۔ اور ان میں سے ایک نے مجھے پاؤں کی طرف سے پکڑا۔
اور دوسرے نے سر کی طرف سے اور اسی طرح مجھے مکان پر پہنچا دیا۔ وہاں مجھے اچھے
کھانے پینے کی اشیا ملتی رہیں۔ اور ڈاکٹر روزانہ مجھے دیکھتا رہا۔ وہاں پر مجھے سب سے
بڑی تکلیف یہ تھی کہ نوکر لوگ مجھ سے نفرت کرتے تھے۔ اور مجھ سے بہت کم بات چیت
کیا کرتے تھے؟

میں نے کئی دفعہ ارادہ کیا کہ اُٹھ بیٹھ کر کھانا کھاؤں۔ لیکن وہ کام

مجھے ٹال دیتے تھے۔ معلوم نہیں کہ وہ میری نسبت کیا خیال کرتے تھے۔ جہاں تک مجھے خیال ہے وہ اپنے آپ کو اعلیٰ خیال کرنے کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتے تھے۔ ان نوکروں میں ایک عورت بھی کام کیا کرتی تھی جس کا نام ایملیا تھا۔ وہ سب کے سب اس سے دل لگی کیا کرتے تھے۔ اس لئے وہ جیسا کہ حسین اور نوجوان عورتوں کا قاعدہ ہے ان کی طرف سے ناک بھوں چڑھائے رہتی تھی اور کبھی کبھی ان کے ساتھ کھانے وغیرہ میں شامل نہیں ہوتی تھی۔ انہوں نے اسے بارہا کہا کہ بس اب تم دو آدمی ایسے ہوگئے ہو جنہیں برادری نے خارج کر چھوڑا ہے۔ معلوم نہیں تم کس کھوپری کے آدمی ہو کہ تمہارا کوئی ملنے والا ہی نہیں۔ اور نہ ہی تم کسی سے سلوک رکھنا چاہتے ہو۔

اب تمدناً ایملیا کی طبیعت میری طرف راغب ہوگئی اور اب وہ میری بہت اچھی طرح سے خبرداری رکھنے لگی۔ لارڈ کنتھراپ سب سے اوپر کی منزل میں رہا کرتے تھے۔ اور ان کے نوکر وغیرہ نیچے کی منزلوں میں رہتے تھے کھانا بنانے والے اور ایملیا اور میں سب نیچے کے کمروں میں ہی رہتے تھے ایملیا کا کمرہ میرے ساتھ ہی تھا۔ صرف میرے بیچ میں ایک دروازہ تھا جسے وہ رات کو بند کر لیا کرتی تھی میرے کمرے میں ایک کھڑکی تھی جس کا دروازہ باہر کی طرف تھا میرے کمرے میں روشنی کی کمی کی وجہ سے کھڑکی بنائی گئی تھی چونکہ ایملیا کے کمرے میں کافی روشنی تھی۔ اس لئے اس میں کوئی ایسی کھڑکی نہیں تھی +

ایک روز رات کو جب ایملیا میرے لئے کھانا لے کر آئی تو میں نے اس طرح سلسلہ گفتگو شروع کیا۔

میں :۔ ایملیا یہ لوگ تو بڑے منحوس ہیں خواہ مخواہ دوسرے کا دل دکھاتے ہیں اور دیکھو تمہارے جیسی خوبصورت اور خوش اخلاق عورت سے بھی نفرت کی باتیں کرتے ہیں +

امیلیا:۔ لیکن میں ان حرا مخوروں کی کیا پرواہ کرتی ہوں۔ دراصل بات یہ ہے کہ جب سے میں نے مسٹر ہنری سے شادی کا وعدہ کیا ہے۔ یہ بادریں ... مجھ سے مرچیں لگتی ہیں +

میں:۔ کون سے مسٹر ہنری؟

امیلیا:۔ وہ ایک اعلےٰ مصور ہیں۔ ہمارے سامنے کے مکان پر جو تصادیر بنی ہوئی ہیں یہ اُن کے کمال کا نمونہ ہیں۔ دیکھئے کیا غضب کی تصویریں بنائی ہیں صرف ایک جان کی کسر ہے +

میں:۔ او ہو تم نے مسٹر ہنری سے کسطرح دوستی پیدا کر لی +

امیلیا:۔ وہ یہاں شام کو جاتے وقت ایک نوکر کے پاس اپنی رنگدار پینسلیں اور چاک رکھ جایا کرتے تھے کچھ دن کے بعد اُس نے ان چیزوں کے رکھنے سے انکار کر دیا۔ میں نے مسٹر ہنری سے کہا کہ آپ اپنا سامان میرے پاس چھوڑ جایا کریں اور صبح کو جسوقت ضرورت ہوئے لیا کریں۔ میں اسے سنبھال لیا کروں گی۔ آپ ذرا بھی فکر نہ کریں۔ ہنری نے میرا شکریہ ادا کیا اور اب شام کو جاتے ہوئے وہ اپنی چیزیں وغیرہ میرے پاس رکھ جایا کرتے ہیں کچھ دنوں کے بعد انہوں نے مجھ سے محبت کا اظہار کیا۔ میں نے انہیں زبان دیدی کہ میں آپسے شادی کر لوں گی +

اس گفتگو کے اثنا میں امیلیا تین دفعہ لیمپ لیکر کھڑکی میں آئی مجھے خیال گذرا کہ اس لیمپ کے اشارے سے یہ کسی نہ کسی کو کچھ بتا رہی ہے۔ چنانچہ میرا خیال ٹھیک نکلا جب کہ چند ایک منٹ کے بعد ہنری آموجود ہوا۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ہنری وہی انارکسٹ نمبر ۳ ہے جس نے معمار کا پیشہ اختیار کیا ہوا تھا۔ مسٹر ہنری رومال میں چند ایک رنگدار پنسلیں اور پندرہ بیس چاک باندھے ہوئے لایا اور امیلیا کو میرے دروازے کی کھڑکی میں سے دیدیئے۔ امیلیا نے جھٹ انہیں اپنے

کمرے کی میز کی دراز میں رکھدیا اور فوراً واپس لوٹ آئی اور کھڑکی میں سے باہر ہنری کے پاس چلی گئی۔ جب میں نے امیلیا کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ "کیا ابھی چلے جاؤ گے" تو میں نے خیال کیا۔ کہ ہنری اس سے رخصت ہونے کے لئے اصرار کر رہا ہے۔ اس لئے امیلیا نے ہنری سے کہا کہ آپ پندرہ بیس منٹ تو اور ٹھہریں۔ آپسے کچھ باتیں کہنی ہیں" ۔

باہر کھڑکی کے پاس ہی ایک لکڑی کا بنچ پڑا تھا۔ کیونکہ کھڑکی کے باہر کی طرف لارڈ کنسٹرابی کا باغ تھا۔ وہ دونوں اس بنچ پر بیٹھ گئے۔ مسٹر ہنری نے اپنی ٹوپی اور کوٹ اُتار کر کھڑکی پر لٹکا دیا۔ امیلیا نے اُٹھکر وہ کوٹ کھڑکی میں سے میرے کمرے میں کرسی پر رکھدیا۔ غالباً اُس نے اس خیال سے رکھا ہوگا۔ کہ مسٹر ہنری کی صحبت کا لطف دو چار منٹ اور اُٹھا سکے۔ جب ہنری نے اپنا کوٹ مانگا تو امیلیا نے کہا۔ کہ ہم تو آپ کا کوٹ نہیں دینگے بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ ابھی آئے اور ابھی چلدیئے۔

ہنری :- پیاری امیلیا۔ لاؤ میرا کوٹ دیدو دیکھو مجھے ضروری کام ہے اس لئے میں نے ابھی جانا ہے ۔

امیلیا: اچھا اگر آپ جانا ہی چاہتے ہیں تو اپنا کوٹ لیجائیے۔ تاکہ آپکو دیر نہ ہو جائے شاید آپ نے کسی معشوق سے ملنا ہوگا۔ اسی لئے ہمیں اسوقت چھوڑ کر جا رہے ہیں ۔

ہنری :- رحم آقا رحم معلوم نہیں عورتوں کے دل کس چیز کے بنے ہوئے ہوتے ہیں کہ ایک معمولی سی بات پہ اپنے عاشق صادق سے بدگمان ہو جاتی ہیں ۔

اب ہنری نے امیلیا کو زور سے اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ اور امیلیا نے بھی اپنی باہیں اُس کے گلے میں ڈالدیں۔ اور کہا "پیارے ہنری دس پندرہ منٹ تو اور ٹھہر جاؤ۔ دیکھو اتنی جلدی ہمیں چھوڑ کر کیوں جایا کرتے ہو۔ تمام دن میں شام کو کہیں تمہاری شکل دیکھنی نصیب ہوتی ہے میں ہر ایک قسم سا ساعت تمہارا رستہ دیکھتی رہتی ہوں اور پھر تم ہو کہ آتے ہی چلے جاتے ہو"

میں اس اثنا میں اپنی چارپائی سے اٹھا۔ اور دبے پاؤں امیلیا کے کمرے میں جاکر اسکی میز کا دروازہ کھولا۔ اور اس میں سے وہی رومال نکال لیا جو کہ وہ ابھی رکھ کر گئی تھی۔ اس میں کچھ چاک تھے اور ایک چھوٹی سی گھڑی تھی۔ میں نے گھڑی نکال لی اور رومال اسی طرح رکھدیا۔ اس گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز اسقدر مدھم تھی کہ کان کے نزدیک لیجا کر غور سے سننے سے بھی بہت کم سنائی دیتی تھی۔ یہ وہ گھڑیاں ہیں جسے انارکسٹ یا باغی لوگ مکانوں کے اڑانے یا لوگوں کی جانیں لینے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس گھڑی میں ڈائنامیٹ بھری ہوئی ہوتی ہے۔ اور جب کسی مقررہ وقت پر گھڑی کی سوئی آتی ہے۔ تو یہ گھڑی بم کی طرح زور سے پھٹ جاتی ہے اور اردگرد کی تمام چیزوں کو آن واحد میں نیست و نابود کر دیتی ہے۔

میں نے رومال میں سے یہ گھڑی نکال لی اور ہنری کے کوٹ کی جیب میں ڈالدی اسوقت ہنری کے کوٹ کی جیب میں سے شراب کی بدبو آ رہی تھی۔

ہنری نے امیلیا کو مجبور کیا کہ اب مجھے اجازت دیجئے چنانچہ امیلیا نے اُس کا کوٹ اور ٹوپی اندر سے لاکر دیدی اور ہنری اُسی طرح اسے بغل میں دباکر چل دیا۔ اب مجھے خیال کرکے ازحد خوشی ہوئی کہ آج میں نے کئی آدمیوں کی زندگیاں بچالی ہیں۔ آج لارڈ کمفرے دراصل اُڑگیا ہوتا اور ساتھ ہی اسکے عظیم الشان محل کا بھی کچھ پتہ نہ ملتا۔ علاوہ ازیں اِس کے نوکروں کا بھی یہی حشر ہوتا۔ اور ساتھ ہی میرا بھی اس سے خاتمہ ہو گیا ہوتا۔

او ظالم! بدمعاش تجھے شرم نہ آئی جب تو ایک معصوم عورت سے اظہار عشق کرکے اور میٹھی میٹھی باتیں بناکر اپنے مکروہ مقصد میں کامیاب ہونا چاہتا تھا سچ ہے چاہ کندہ را چاہ در پیش؟

کوئی دو گھنٹے ہوئے ہونگے کہ امیلیا ہاتھ میں طشتری لئے ہوئے آرہی تھی کہ ایک زور کا دھڑاکا ہوا۔ اور اس آواز سے ڈر کر وہ دروازے کی دہلیز سے ٹھوکر کھاکر گر پڑی

لوگ اس آواز کو سن کر بہت حیران و پریشان ہو گئے اس آواز نے نزدیک کے سب مکان تک لرزا دئیے۔ گو سننے والے حیران تھے۔ لیکن مجھے معلوم تھا۔ کہ یہی گھڑی والا بم پھٹا ہے۔ لیکن مجھے اس بات کی حیرانی تھی۔ کہ دو گھنٹے میں تو شہری اتنی دور نکل گیا ہوگا۔ جہاں سے آواز بہت کم سنائی دیتی۔ لیکن جونہیں مجھے اس کا شراب کی بوتل والا کوٹ یاد آیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ کمبخت کہیں نزدیک ہی کسی شراب خانے میں گھس گیا ہے۔ اتنے میں ایک نوکر باہر سے دوڑا ہوا آیا۔ جس نے اطلاع دی کہ نزدیک کا شرابخانہ سب کا سب اڑ گیا ہے۔ شاید کسی نے بم پھینک دیا ہے اور ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ اس میں کتنے آدمی تھے +

ساتواں باب

ایک لاکھ پونڈ کی رشوت

اب ہم سب نے مقام لی میں اتوار کے روز جمع ہونا تھا۔ میں بھی ذیل میں اہوکر لی پہنچ گیا۔ گو اسوقت انارکسٹوں کا یہ گروہ کافی مضبوط تھا لیکن نمبر ۲ نمبر ۱ جیسا ہوشیار اور چالاک نہیں تھا۔ اور یہی وجہ میری کامیابی کی تھی۔ اگر نمبر ۱ اسوقت زندہ ہوتا۔ تو مجھے وہ ورڈ کنسٹرابی کے محلے میں بھی پھٹکنے نہ دیتا +

آپ کو نمبر ۱ کی ہوشیاری تو یاد ہو گی۔ جبکہ اس نے مجھے ریل میں پہچان لیا تھا۔ اور میں بڑی مشکل سے اس کے خوفناک پنجہ سے نکلا +

اب میں شطرنج کے تین زبردست مہرے نمبر ۱ دوم و نمبر ۷ کھا چکا تھا۔ لیکن میں تو صرف اکیلا ہی تھا معلوم نہیں کونسی چال کے فرغے میں پھنس جاؤں اور تمام بازی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے +

مقام لی میں پہنچکر میں نے اُس مکان کا دروازہ یالکھٹ کھٹایا۔ جہاں پر کہ ہماری خفیہ مجلس منعقد ہوتی تھی۔ میرے اندر داخل ہونے کے بعد کچھ دیر تک خاموشی طاری ہو گئی۔ اس کے بعد نمبر ۲ کھڑا ہوا +

نمبر ۲:- آپ میں سے بہتوں نے اخبار دیکھا ہو گا۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ میرا مددگار نمبر ۳ اپنی بیوقوفی کی وجہ سے اپنی جان گنوا بیٹھا۔ بمب کی گھڑی مقررہ جگہ پر رکھنے کی بجائے۔ اُس نے اپنی جیب میں ہی رکھ چھوڑی اور خود شراب خانے میں چلا گیا۔ یہاں پر مقررہ وقت پر گھڑی پھٹ گئی۔ اور تمام کچھ نیست ونابود ہو گیا۔ گو کہ پولیس کو پتہ نہیں چلا کہ کونسا آدمی تھا۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ ہمارا ہی ساتھی نمبر ۳ تھا۔ دوستو آپ کو معلوم ہے۔ کہ ہم مکان نمبر ۹۸ میں سے ڈائنامیٹ نکالنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اور اس کامیابی کی وجہ یہی تھی کہ نمبر ۳ میری مرضی کے مطابق کام کرتا۔ ہا۔ لیکن مکان کے اڑانے میں اُس نے کہا کہ آپ میری ذمہ واری پر یہ کام چھوڑ دیں۔ اور میں آج رات کو لارڈ کنتھراپی کا مکان اڑادوں گا۔ چنانچہ جو حشر ہوا اس کا آپ کو علم ہو ہی چکا ہے +

انارکسٹوں میں سے ایک نے اُٹھ کر کہا کہ کیا آپ کے پاس اسوقت کچھ ڈائنامیٹ ہے؟

نمبر ۲ نے جوابدیا کہ ہاں۔ اسوقت میرے پاس جو چمڑے کا تھیلہ ہے اس میں بڑے عمدہ طور سے بھری ہوئی ہے۔ آپ اسے دیکھ سکتے ہیں۔ اور اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جو کام میرے سپرد کیا گیا تھا۔ آیا اُس کے پورا کرنے میں کامیاب ہوا ہوں یا نہیں!

ایک ممبر:- ہاں درا صل آپ کامیاب ہوئے ہیں۔ لیکن اس کامیابی کی قیمت بہت گراں ہے۔ یعنی ایک ناقابل تلافی ممبر کی زندگی +

نمبر ۲:- نہیں نہیں۔ یہ میرا قصور نہیں ہے۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ نمبر ۳ کو آپ لوگوں نے میری مدد کے لئے بھیجا تھا نہ کہ حکم ماننے کے لئے۔ یہی وجہ ناکامیابی کی ہوئی۔ جبتک

آپ میں سے ہر ایک حکم ماننے کے لئے تیار نہ ہوگا تبتک کامیابی ناممکن ہے۔ اور ہمیں ایسے ہی تلخ نتیجے بھگتنے پڑیں گے +

نمبر ۵:۔ (جسکا نام بعد میں معلوم ہؤا) ہاں۔ جب ایسا خطرناک کام ہو۔ تو آپ خود سر انجام دیا کریں۔ جب سب نے آپکو افسر مانا ہے۔ تو اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ خطرناک کام کو آپ کریں تاکہ خوش اسلوبی سے ہو سکے۔ نہ یہ کہ کسی غریب کو سونپ دیں اور جب اس کی جان چلی جائے تو الزام بھی اُسی پر دھریں۔ اگر اسی کا نام افسری ہے۔ تو ہر ایک افسر بن سکتا ہے +

نمبر ۲:۔ میں تمہاری بات کو سمجھتا ہوں۔ تمہیں تو مجھے دیکھ کر حسد پیدا ہوتا ہے سب ممبر اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں ڈائنامیٹ لانے میں کامیاب ہؤا ہوں یا نہیں۔ اگر نمبر ۳ نے اپنی جان دی تو اپنی غلطی سے نہ کہ میری لاپرواہی سے +

نمبر ۵:۔ اچھا۔ یہ جو آپ نے نمبر ۱ کا بیگ حاصل کیا۔ یہ آپ کو کہاں سے ملا +

اب میں حیران تھا کہ دیکھئے پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ میں نے بیگ کو غور سے دیکھا۔ تو در اصل یہ وہی بیگ تھا۔ جو کہ میں نے نمبر ۱ کی لاش کے پاس سے اُٹھا کر ریل کی لائن کے پاس کی جھاڑی میں چھپا دیا تھا۔ اور بعد میں وہاں سے نکال کر اپنے مکان میں رکھ کر تالا لگا آیا تھا۔ اب اسی بیگ کے یہاں پر دیکھنے سے مجھے یقین ہو گیا۔ کہ ان میں سے ضرور ایک آدمی کو میرے تمام حالات معلوم ہیں اور ان میں سے کوئی نہ کوئی یہ بیگ میرے مکان میں سے چُرا لایا ہے۔ اب راز کے افشا ہوتے ہی میری زندگی خطرے میں تھی۔ میرا منہ فق ہو چکا تھا۔ ہوش و حواس جواب دے رہے تھے +

نمبر ۲:۔ اوہو! نمبر ۵ تمہاری ہوشیاری میں تو شک نہیں کیا تم اس بیگ کو میرے قبضے میں دیکھ کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہو۔ کہ میں ہی نمبر ۱ کی موت کا باعث ہوا ہوں۔ تاکہ اس کی جگہ پریزیڈنٹ بن جاؤں۔ بندہ خدا خیال رہے۔ یہ وہ بیگ نہیں ہے بلکہ ہم نے دونوں

یہ سنتے ہی میری جان میں جان آئی - اور دھڑکتے ہوئے دل کو قدرے تسکین ہوئی
نمبر ۲نے پھر اپنی تقریر شروع کی اور کہا :-

نمبر ۲ :- دوستو! آپ جانتے ہیں کہ سابق پریذیڈنٹ نمبر ۱ جرمنی میں کسی سوسائٹی سے خط و کتابت کیا کرتا تھا - اور سوائے میرے اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ خط و کتابت کن لوگوں سے تھی - آج میں وہ ساری خط و کتابت اپنے ساتھ لایا ہوں ایک جرمن سوسائٹی نے ہمیں ایک لاکھ پونڈ کے ایک بنک میں جمع بھی کرادی گئی ہے - سوسائٹی مذکور کا یہ منشا ہے کہ اگر ہم پریذیڈنٹ امریکہ کو جو ولایت میں آرہا ہے کسی نہ کسی طریقے سے قتل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو سوسائٹی ایک لاکھ پونڈ کی بیش بہا رقم ادا کر دیگی - آپ جانتے ہیں کہ یہ ایک معقول رقم ہے - جسے ہم بانٹ کر اپنی بقیہ زندگیاں آرام سے گذار سکتے ہیں - اور ان تمام خطرناک کاموں کو چھوڑ سکتے ہیں - میں نے اس کامیابی کی بہت لاثانی ترکیب سوچی ہے - بلکہ میں نے اُس بازار میں ایک دو منزلہ مکان کرائے پر لیا ہے - جہاں سے کہ جلوس گذرے گا - اس مکان کی نیچے کی اور دوسری منزل میں کرسیاں بچھادی ہیں - تاکہ جو لوگ جلوس دیکھنا چاہیں - ان پر بیٹھ کر مفت دیکھ سکیں اور اوپر کی چھت بھی میں نے ہی کرائے پر لے رکھی ہے - اور اس روز میرے سوائے کوئی چھت پر نہیں ہوگا - آپ کو معلوم ہے کہ اُس روز رات کو سب مکان سجائے جائینگے اور سجاوٹ میں رنگ برنگ کے بلوری لٹو لٹکائے جائینگے جو کہ دن کو بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں - میں نے یہ تجویز سوچی ہے - کہ اس مکان سے لیکر جو کہ میں نے کرائے پر لیا ہے - سامنے کے مکان تک ایک باریک تار لگادوں اور اس تار میں بلور کے ایک ہی رنگ کے لٹو بہت باریک ریشم کے دھاگوں سے باندھ کر لٹکا دوں - جو کہ تار سے ۶ انچ نیچے کی طرف معلق لٹکتے اور ہوا میں ہلتے ہوئے معلوم ہونگے - اس کے علاوہ میں نے ایک اسی رنگ کے اور اسی حجم کے لٹو میں ڈائنامیٹ بھر دی ہے - جو کہ بم کا کام دیگا

لیکن دیکھنے میں وہ دُوسرے لٹوؤں جیسا معلوم ہوتا ہے۔ اور کوئی آدمی معلوم نہیں کرسکتا کہ اس میں کیا چیز ہے۔ میں اسے بھی بدستور ایک دھاگے سے اُسی تار کے وسط میں لٹکا دونگا۔ اور اس کے دھاگے کے گرد سے ایک سفید رنگ کا دھاگا چیر کر اُس کے دونوں سرے اپنے ہاتھ میں لے کر مکان کی چھت پر بیٹھ جاؤں گا۔ (...........)

جونہی کہ پریزیڈنٹ نیچے سے مع جلوس کے گذریگا میں دھاگے کو کھینچ لوں گا ذرا سی کھچاوٹ سے لٹو کا دھاگا ٹوٹ جائیگا۔ اور بمب نیچے گر جائیگا۔ اس کے زمین سے لگتے ہی پریزیڈنٹ اُڑ جائیگا اور نزدیک کے سب آدمی ہلاک ہو جائینگے۔ چونکہ بمب کے پھٹنے سے باقی تمام لٹو بھی گر جائینگے۔ اس لئے کسی کو یہ معلوم نہیں ہوسکیگا۔ کہ تار میں ایک لٹو کی جگہ خالی ہے۔ جو کہ پہلے لٹک رہا تھا۔ اسلئے تمام لٹوؤں کے گر پڑنے سے لوگوں کا شبہ بھی دُور ہو جائیگا۔ پریزیڈنٹ موصوف کے ہلاک ہوتے ہی امریکہ اور انگلینڈ میں جنگ شروع ہو جائیگی اور ہمیں ایک لاکھ پونڈ کی بیش بہا رقم ملجائیگی اس کے بعد ہم آرام سے اپنی زندگی بسر کرینگے اور پھر اس قسم کی سازشوں سے توبہ کرینگے۔

نمبر ۵:۔ تم باتیں تو بہت بڑی بڑی کرتے ہو لیکن عقل سے ذرا بھی کام نہیں لیتے اتنی بڑی سازش کا خواہ مخواہ کونسل میں ذکر کر دیا۔ میرے خیال میں یہ بہتر تھا۔ کہ کامیابی حاصل کرنے کے بعد اطلاع دیتے کیا آپ کو اتنا معلوم نہیں کہ ایسی باتوں کا پہلے ہی ذکر کر دینا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ بندہ خدا مُرغی بھی جب تک انڈا نہ دے لے کبھی نہیں بولتی۔ لیکن تم خواہ مخواہ اپنے بھید ظاہر کئے جاتے ہو۔

نمبر ۲:۔ میرا اس سازش کے ذکر کرنے سے یہ مطلب ہے کہ اگر تم اس سے کوئی بہتر اور آسان تجویز ایک لاکھ پونڈ کے حاصل کرنے کی سوچ سکتے ہو تو بہتر ہے کہ وہی عمل میں لائی جائے۔

نمبر ۵:- میں نے تو فی الحال کوئی تجویز نہیں سوچی"

اس کے بعد نمبر ۲ نے اپنے تھیلے میں سے ایک لٹو نکالا - اور جلدی سے نمبر ۵ کی طرف ہاتھ بڑھایا - وہ اسے دیکھتے ہی دو قدم پیچھے ہٹ گیا - نمبر ۲ نے کہا "دوستو! آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس لٹو اور دوسرے لٹوؤں میں کچھ بھی فرق نہیں ہو سکتا کہ اس میں کیا بھرا ہوا ہے اب صرف یہی بات رہتی ہے کہ چھت پر سے دھاگا کھینچنے کے لئے کس کی ڈیوٹی مقرر کی جائے - کیا آپ میں سے کوئی صاحب اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں - آپ جانتے ہیں کہ جنگ میں اور سازش میں ہمیشہ عزت کی جگہ پُر از خطر ہوتی ہے - نمبر ۵! آپکو خیال رہے کہ یہ بڑا مشکل کام ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ بم کے پھٹنے سے دھاگا کھینچنے والا تک ہلاک ہو جائے - یا کوئی آدمی اسے چھت پر بیٹھا ہوا دیکھ لے اور اس کی گرفتاری کا باعث ہو - کیا آپ اس ڈیوٹی کو پسند کرتے ہیں +

نمبر ۵:- ہرگز نہیں - اس کا تو یہی مطلب ہے کہ اگر میں کامیاب ہو گیا اور تمام جلوس بم کے پھٹنے سے اُڑ گیا تو اس کی کامیابی کا سہرا آپکے سر ہوگا - لیکن اگر میں کامیاب ہوا - تو بدنامی کا ٹیکا میرے ماتھے پر ہوگا - بہتر ہے کہ آپنے تجویز سوچی ہے اس لئے آپ ہی اسے پوری کریں - ہاں - اگر کونسل مجھے تجویز سوچنے کے لئے کہے تو میں ایک کی بجائے دو تجویزیں سوچ سکتا ہوں اور خود ہی پورا کر سکتا ہوں - لیکن اسوقت میں تمہارا مددگار ہو سکتا ہوں - اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا +

نمبر ۲:- ہاں مجھے ایک مددگار ساتھی کی ضرورت ہے - لیکن میں تمہیں اپنے ساتھ ہرگز شامل نہیں کر سکتا - کیونکہ تمہارا تو ہماری کامیابی میں وشواش ہی نہیں ہے - کیا آپ کو معلوم نہیں کہ کسی کام کو کرتے ہوئے اس کی کامیابی میں پورا یقین رکھنا اس کام کی کامیابی کے نصف راستے کو طے کر لینا ہے علاوہ ازیں میں ذرا وہمی آدمی ہوں - میرا خیال ہے کہ اگر تم جیسے بزدل کی شکل بھی مجھے اس روز نظر پڑ جائے تو مجھے ضرور ناکامیابی ہوگی

مجھے ایک مددگار کی ضرورت ہے، اور وہ تمہارے سوائے کونسل میں سے کوئی ساممبر ہو سکتا ہے،
اسوقت میرا موقع تھا۔ میں نے ذرا آگے بڑھ کر فوجی سلام کیا۔ اور تن کر کھڑا ہو گیا۔ اور جھٹ سوال کیا کہ کیا میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔ میرا کامل یقین ہے۔ کہ ہمیں کامیابی ہوگی اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ناکامیاب نہیں کر سکتی ✦

نمبر ۲۔ اوہو۔ بہت اچھا۔ تم سپاہی بھی ہو اور اسی لئے میرے زیادہ کام آ سکتے ہو کیونکہ سپاہی ہمیشہ حکم ماننے کیلئے تیار رہتا ہے۔ اور اس کی زبان پر چون و چرا کا نام تک بھی نہیں آتا۔ بھلا آپ کا نمبر کیا ہے ✦

میں نے فوجی لہجے میں جواب دیا "نمبر ۵"۔ اس کے بعد نمبر ۲ نے اپنی توجہ دوسرے ممبروں کی طرف پھیری۔ اور کہا کہ ہمارے مرحوم لیڈر کا قاعدہ تھا۔ کہ جہاں پر ایک دفعہ ہماری مجلس منعقد ہو چکے۔ وہاں پر دوبارہ ہمیں اکٹھے نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن یہ تیسری بار ہے کہ ہم اسی جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ گو مجھے اس میں کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن تاہم یہ اچھی بات نہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ مقام لی سے شمال کی طرف قبرستان کے وسط میں ایک مکان ہے جو کہ اسوقت بالکل ویران ہے۔ اسوقت اسمیں کوئی نہیں رہتا۔ یہ مکان ایک عرصہ سے اسی حالت میں پڑا ہوا ہے۔ میرے خیال میں یہ بہتر ہے کہ جلوس کے اگلے روز ہم سب وہاں جمع ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ میں اس خطرناک کام میں پکڑا گیا تو اس میں تو شک نہیں کہ مجھے پھانسی پر لٹکایا جائیگا۔ لیکن آپ اطمینان رکھیں میری زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکلیگا۔ میں پولیس کے سامنے بالکل خاموشی اختیار کر لوں گا اور بڑی سے بڑی اذیتیں بھی بولنے کے لئے مجبور نہیں کر سکینگی۔ نمبر ۵! آپ جلوس والے روز سے ایک دن پہلے شام کو سات بجے اسی مکان پر پہنچ جائیں۔ اور اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے۔ کہ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہو گی۔ یہ لو کاغذ اس پر مکان کا پتہ لکھا ہوا ہے۔ اس مکان کے دروازے کو تین دفعہ کھٹکھٹانا میں خود دروازہ کھولدونگا ✦

آٹھواں باب (۸)

(بمب کے تبدیل کرنے میں میری چالاکی)

مجلس کے ختم ہوتے ہی ہم اپنی اپنی جگہوں پر جاکر سو رہے۔ صبح ہوتے ہی میں بازار میں گیا۔ اور اس بات کی تلاش میں تھا۔ کہ کسی دوکان سے اسی رنگ کا بلور کا لٹو مل جائے یہ کوئی مشکل بات نہیں تھی دو چار دوکانیں تلاش کرنے سے مجھے ایک لٹو حسب منشا مل گیا۔ جو کہ بالکل اسی رنگ اور حجم کا تھا۔ میں نے اس میں چھوٹا سا سوراخ کرکے لکڑی کا برادہ اور ریت بھر دی۔ تاکہ اس کا وزن ڈائنامیٹ سے بھرے ہوئے لٹو کے برابر ہو جائے اور سوراخ کو اسی رنگ کی لئی لگا کر بند کر دیا۔ میں نے اس لٹو کو اپنی جیب میں ڈال لیا۔ تاکہ موقعہ پر کام دے۔ لیکن مجھے اسباب کی ذرا بھی امید نہیں تھی۔ کہ میری چالاکی کام دیجائے گی۔ تاہم میں نے یہ بھی سوچ لیا تھا کہ اگر میں بمب والے لٹو کی جگہ اس لٹو کو نمبر ۲ کی نظروں سے بچا کر لگانے میں کامیاب نہ ہوا تو میں جلوس سے ایک گھنٹہ پہلے کمشنر پولیس کو اس بمب کی خفیہ طور پر خبر کر دوں گا۔

یہ مسلمہ امر ہے کہ ایک دھوکے باز کو دھوکہ دینا بہت آسان ہوتا ہے۔ انسان کو قدرے مستقل مزاجی اور دانائی سے کام لینا چاہیئے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دھوکہ باز آدمی ہمیشہ اپنی ہی تجویزوں پر نظر رکھتا ہے۔ اور دوسرے آدمی کی تجویز کی پیش بندی یا مدافعت کے لئے کچھ نہیں سوچتا۔ علاوہ ازیں چونکہ دھوکہ باز آدمی ہر ایک آدمی پر شبہ کرتا ہے اسلئے اس کی ضمیر اسقدر تاریک ہو جاتی ہے کہ وہ اسے خطرے کے وقت آگاہ نہیں کر سکتی جسطرح ایک بدمعاش آدمی کی ضمیر گناہ کرتے وقت اسے خبردار کرنے کی حس کو کھو بیٹھتی ہے اسی طرح ایک دھوکہ باز آدمی کی ضمیر اپنی تمام حسوں کو کھو بیٹھتی ہے۔

شام ہوتے ہی میں سیدھا اسی مکان پر پہنچا۔ میں نے تین دفعہ دروازہ کھٹکھٹایا

ابھی ایک منٹ بھی نہ گذرا تھا کہ نمبر ۲ نے اندر سے دروازہ کھولا اور مجھے اچھی طرح پہچان کر اندر لے گیا۔ ہم نے دروازہ بند کر دیا۔ اور سیدھے چھت پر پہنچے۔ نمبر ۲ نے مجھ سے کہا کہ اس مکان سے لیکر سامنے کے مکان تک میں نے لوہے کی باریک تار تو لگا دی ہے۔ اب صرف اُس کے ساتھ لٹو لگانے ہی رہتے ہیں۔ ہم ابھی ان لٹوؤں میں ایک ایک ڈورے باندھ کر لٹکا دیتے ہیں۔ ڈورے باندھتے وقت نمبر ۲ نے ایک لٹو الگ کر کے رکھ دیا۔ اور مجھ سے کہا۔ کہ ادھر اُدھر کو گذرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا کہیں پاؤں وغیرہ کی ٹھوکر اس لٹو کو نہ لگے ورنہ ہم اور یہ مکان ڈھونڈے نہ ملینگے +

جونہی سب لٹو تیار ہو گئے ہم ان سب کو لیکر نیچے اتر آئے اور ایک بہت اونچا سٹول لیکر جس میں کہ سیڑھی لگی ہوئی تھی اس تار کے نیچے کھڑا کر دیا۔ نمبر ۲ لٹو تھامے کھڑا رہا۔ اور میں نے سٹول پر چڑھ کر ایک طرف سے لٹو لٹکانے شروع کر دئے۔ جب میں تار کے وسط میں پہنچا۔ جہاں کہ بم والا لٹو لٹکایا جانا تھا۔ تو میں نے بم والے لٹو سے پہلا لٹو لٹکاتے ہوئے اس کے ڈورے کو تار کے ساتھ اس طرح گرہ دی کہ وہ دوسرے لٹوؤں سے اونچا رہ گیا۔ اور میں نے اسی طرح اس سے اگلے بم والے لٹو کو بھی اونچا کر دیا۔ جونہی نمبر ۲ کی نظر ان پر پڑی فوراً چونک اٹھا +

نمبر ۲ ۔ دیکھو۔ دیکھو۔ مسٹر تم نے ان کے لٹکانے میں غلطی کر دی۔ یہ دونوں لٹو قطار کی ترتیب میں نہیں ہیں۔ انہیں بھی اسی طرح لٹکاؤ جسطرح پہلے لٹکائے ہیں +

میں نے پہلے لٹو کی گرہ کھولنی شروع کی۔ لیکن گرہ تو پہلے ہی سے سخت دی ہوئی تھی اس لئے نہ کھلی میں نے دوسرے لٹو کو بھی کھولنا چاہا لیکن چونکہ اس کی گرہ بھی سخت تھی۔ اس لئے وہ بھی نہ کھلی +

میں ۔ بڑی عجب بات ہے ان کی گرہ ہی نہیں کھلتی۔ کہو تو ڈورا کھینچ کر توڑ لوں +

نمبر ۲۔ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں۔ کبھی ایسی بیوقوفی نہ کرنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ لٹو گر پڑے

اور ہمارا ستیاناس ہو جائے۔ تم نیچے اُتر آؤ۔ میں خود کھول لوں گا۔ کیا واہیات کام کر دیا۔ جیسے پہلے لٹکا رہے تھے اُسی طرح انہیں بھی لٹکا دیتے۔ خواہ مخواہ دیری کر دی ورنہ اب تک سارا کام ختم بھی ہو گیا ہوتا۔

میرے نیچے اُترتے ہی نمبر ۲ سٹول پر چڑھ گیا۔ اور دونوں لٹوؤں کی گرہیں کھولنے کے لئے بہت کوشش کی لیکن وہ تو میں نے مضبوط طور سے لگائی ہوئی تھیں۔ اس لئے نہ کھلنی تھیں۔ نہ کھلیں۔

نمبر ۲:۔ کیا عجیب گرہیں دی ہیں کہ کھلنے میں ہی نہیں آتیں۔

میں:۔ اگر چاقو کی ضرورت ہو تو دوں۔

نمبر ۲:۔ ہاں بغیر کاٹنے کے تو یہ درست نہیں ہونے کی۔

میں نے نمبر ۲ کو چاقو دیا اور اُس نے پہلے بمب والے لٹو کا دوڑا کاٹ کر لٹو مجھے پکڑا دیا۔ اور کہا کہ ذرا ہوش سے اس میں دوڑا باندھنا۔ اتنے میں اُس نے دوسرے لٹو کا دوڑا کاٹ کر لٹو مجھے دیدیا۔ تاکہ اس میں بھی دوڑا باندھ دوں۔

میں نے دوسرے لٹو میں دوڑا پہلے باندھا اور اسے نمبر ۲ کو پکڑا دیا۔ تاکہ وہ اسے لٹکا دے۔ جونہی نمبر ۲ اس لٹو کے لٹکانے میں مصروف ہؤا میں نے بمب والا لٹو اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اور جیب میں سے وہ لٹو نکال لیا جس میں کہ ریت اور لکڑی کا برادہ بھرا ہؤا تھا اور جو کہ وزن اور شکل و شباہت میں اس سے بالکل ملتا جلتا تھا میں نے اس لٹو میں دوڑا باندھنا شروع کر دیا۔ اتنے میں نمبر ۲ پہلے لٹو کو تار سے لٹکا کر میری طرف دیکھا اور میں نے اسے دوڑا باندھ کر اُسے دیدیا۔ اور ساتھ ہی کہا۔ کہ اسے ذرا ہوشیاری سے لٹکانا۔ چنانچہ نمبر ۲ نے اسے بڑی احتیاط سے لٹکا دیا۔

میں:۔ اب آپ اتر آئیں باقی لٹو میں خود ہی لٹکا دوں گا۔

نمبر ۲:۔ خیر کوئی مضائقہ نہیں۔ اب میں سٹول پر چڑھا ہؤا ہوں۔ اس لئے باقی کے بھی

میں ہی لٹکائے دیتا ہوں تم ذرا انہیں نیچے سے پکڑاتے جانا۔

جب تمام لٹو لٹکائے گئے تو نمبر۲ نے نمبر۵ والے لٹو کے دوڑے کے گرد سے ایک باریک اور مضبوط سفید رنگ کا دھاگا پھرا کر مجھے اس کے دونوں سرے دے دئے میں نے وہ دونوں سرے ایک لمبی بانس کی جھنڈی کے سرے پر باندھ کر جھنڈی دیوار کے ساتھ کھڑی کردی۔ اور چھت پر جاکر جھنڈی سے دونوں سرے کھول لئے۔ اور انہیں چھت پر ایک میخ گاڑ کر باندھ دیا اور خود نیچے آگیا۔ جب میں نیچے پہنچا۔ تو نمبر۲ اسٹول سے نیچے اتر آیا تھا اور لٹوؤں کی طرف نظر دوڑا رہا تھا۔ نمبر۲ نے مجھے آہستہ سے کہا کہ اب کام ٹھیک ہوگیا ہے۔ میں چھت پر جاتا ہوں اور تم بھی چلے جاؤ۔ اور کھانا کھا کر کسی ہوٹل میں آرام کرو۔ اگر صبح کو زندہ رہے تو پھر ملینگے۔

نواں باب (۹)

نمبر۵ کا حیرت انگیز قتل

اب مجھے شوق پیدا ہؤا کہ نمبر۲ کی حالت اس وقت قابل دید ہوگی جبکہ اُسے ناکامیابی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگلے دن میں سامنے والے مکان کے پاس گیا اور اُسے کہا کہ اگر آپ آج شام کو مجھے اپنے بالاخانے کی کھڑکی میں سے جلوس کا تماشا دیکھ لینے دیں تو جو کرایہ آپ مناسب سمجھیں۔ میں ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ مالک مکان نے معمولی کرایہ پر مجھے اجازت دیدی۔ اور شام ہوتے ہی میں اُس کی کھڑکی میں جا بیٹھا۔ اس وقت میں نے ایک جنٹلمین جیسے کپڑے ڈانٹ رکھے تھے تاکہ کسی قسم کا شبہ مجھ پر نہ ہوسکے۔ چند ایک مالک مکان کے دوست بھی تماشہ دیکھنے کے لئے کھڑکی میں میرے پاس آبیٹھے۔ جلوس کے آگے آگے فوجی سپاہی بڑے تزک و احتشام سے جارہے تھے۔

جن کے ساتھ بینڈ باجا بجتا تھا۔ اور در اصل ایک پُرلطف جلوس تھا۔ اِدھر اُدھر سے پریذیڈنٹ وُلسن زندہ باش" کے نعرے بلند ہوئے پریذیڈنٹ کی گاڑی ابھی تار سے قدرے دور ہی تھی۔ کہ میں نے نظر اٹھا کر چھت کی طرف دیکھا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ نمبر ۲ اپنی ڈوری کو آہستہ آہستہ کھینچ رہا ہے۔ جونہیں پریذیڈنٹ کی گاڑی لٹوؤں کے نیچے پہنچی۔ نمبر ۲ نے ڈوری کو ایک جھٹکا دیا۔ اور فوراً پیچھے ہٹ گیا۔ کیونکہ اُس کے خیال میں بم کا ایک زبردست دھماکا پڑنیوالا تھا۔ جب ایک منٹ تک کچھ بھی نہ ہوا تو وہ حیران رہ گیا۔ اُس نے چھت پر سے جھک کر دیکھا۔ کہ لٹو کس جگہ گرا ہوگا۔ اس اثنا میں میں نے سامنے سے اُسے بڑے غور سے دیکھنا شروع کیا۔ اُس نے میری طرف دیکھا اور اس خیال سے کہ کسی پر راز افشا نہ ہو جائے۔ پیچھے ہٹ گیا اور دو چار منٹ کے بعد پھر دیکھنے لگا لیکن میں اسی طرح ٹکٹکی لگائے بیٹھا رہا۔ میں نے یہ خیال کر کے کہ کہیں وہ مجھے پہچان نہ لے اپنا نیچے کا ہونٹ نیچے کو لٹکا لیا اور اپنے کندھے قدرے اونچے کر لئے تاکہ میرا حلیہ ہی بدل جائے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اُس وقت اُس نے مجھے پہچان لیا یا نہیں۔ تاہم میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ میں نے انگلستان اور امریکہ کے درمیان کشت و خون ہونے کو بچا لیا۔ جونہیں نمبر ۲ نے بھی مجھے غور سے دیکھنا شروع کیا۔ میں کھڑکی والے آدمیوں میں سے نکلکر نیچے اُتر آیا۔ اور بازار کے آدمیوں میں ملگیا۔

اب ہم نے ایک ایسے ویران مکان میں اکٹھے ہونا تھا۔ جو کہ مقام لی سے دور فاصلے پر عین ایک قبرستان کے وسط میں تھا۔ یہ مکان بالکل خستہ حالت میں تھا۔ اور دو سڑکوں کے درمیان میں تھا۔ ایک سڑک تو مکان سے چار سو گز کے فاصلے سے مقام سٹالبی کو جاتی تھی اور دوسری سڑک کوئی ایک فرلانگ کی دوری سے مکان کی دوسری طرف سے سٹیشن کو جاتی تھی۔ ہم نے وہاں پر جمع ہونے کا وقت رات کے بارہ بجے کا مقرر کیا ہوا تھا۔ چنانچہ بازار سے ہوتا ہوا میں سیدھا اُسی طرف کی سڑک پر چلدیا۔ اور سب

مقررّہ مکان میں پہنچگیا۔ آہستہ آہستہ سوائے نمبر۲ کے سب جمع ہو گئے۔ کوئی ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد نمبر۲ بھی آپہنچا۔ دیاسلائی جلاکر مکان کو دیکھنے پر یہ معلوم ہُوا کہ ایک عرصہ سے ویران پڑا ہُوا ہے۔ اس کی دیواریں کچّی اینٹوں کی بنی ہوئی ہیں۔ دیواروں میں ٹوپی لٹکانے کے لئے بھی کوئی کھونٹی یا میخ نہیں۔ فرش ازحد خستہ حالت میں تھا ہم میں سے ایک ممبر نے اپنی موم بتی نکالی لیکن اسے روشن کر کے رکھنے کے لئے کوئی طاق تک نہیں تھا۔ میں نے اپنا چھُرا کوٹ کی خفیہ جیب سے نکالا۔ اور دیوار میں گھونپ دیا۔ اور اس کے دستے کے اوپر موم بتی رکھدی۔ مکان میں روشنی ہو جانے پر نمبر۲ موم بتی کے پاس جاکر کھڑا ہو گیا۔ اور ہم سب اُس کے سامنے بیٹھ گئے۔ نمبر۲ نے بتی کی روشنی میں پہلے ہم سب کے چہروں کو غور سے دیکھا۔ اور پھر اپنی تقریر شروع کی ✦

نمبر۲ دوستو! آج میں وعدہ کے مطابق اپنی کامیابی کی اطلاع آپ کو دینے کیلئے آیا ہوں لیکن، افسوس کہ مجھے اپنے ارادوں میں سخت ناکامیابی ہوئی۔ یہ ناکامیابی میری غلطی یا بیوقوفی کی وجہ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ ہم میں کوئی دھوکے باز سراغرساں موجود ہے جو کہ ہماری تمام تجاویز کو مٹی میں ملادیتا ہے۔ میرا دعوےٰ ہے کہ ہمارے افسر نمبر۱ کی موت کا باعث بھی یہی جاسوس ہُوا ہے۔ اگر بفرضِ محال مان بھی لیا جاوے کہ اس کی موت کسی حادثہ کی وجہ سے ہوئی اور کسی انسانی ہاتھ کا اس میں دخل نہ تھا۔ تو میں یہ ضرور کہونگا کہ لارڈ کنشنر ایپی کے مکان کو اڑانے کی ناکامیابی میں اُس دھوکے باز جاسوس کی ضرور شرارت تھی۔ ورنہ ہمیں ناکامیابی کا مُنہ نہ دیکھنا پڑتا۔ میں حیران ہوں کہ جب میں نے اپنے ہاتھوں سے بمب والا لٹو لٹکایا ہے۔ اور چھت پر سے میں نے خود ڈورا کھینچا ہے۔ اور لٹو پریذیڈنٹ کی گاڑی کے پہیئے کے نزدیک گرا ہے۔ اور کوئی آواز پیدا نہیں ہوئی وہ لٹو جیسے ذرا سی ٹھوکر لگ جانے سے پھٹ جانا چاہئیے تھا۔ اور نزدیک کے مکانوں کی اینٹ سے اینٹ بجادینی چاہئیے تھی۔ اور سینکڑوں آدمیوں کو اُڑادینا چاہئیے تھا۔

گرتے ہی بالکل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ دوستو! جوں جوں میں اس معاملے پر غور و خوض کرتا ہوں مجھے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے درمیان ضرور کوئی جاسوس آ پہنچا ہے۔ اور وہی ہماری ناکامیابی کا باعث ہو رہا ہے۔ کیا یہ بات قابل غور نہیں کہ جب سے ہمارے نمبر۱ کی موت ہوئی ہے۔ ہمیں ناکامیابی ہی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ حالانکہ ہماری سازشیں بہترین طور پر مرتب کی ہوتی ہیں۔ میرے خیال میں جاسوس نے لٹو تبدیل کر دیا ہے۔ ورنہ یہ کسطرح ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ بمب نہ چلے۔

نمبر۲ نے یہ الفاظ دیوانوں کی طرح غصے سے بھرے ہوئے کہے۔ میرا دل کانپ رہا تھا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ اب نمبر۲ میرا نام لے دیگا۔ اور نام لیتے ہی میرے سر میں سے گولی تڑ سے ہوتی نکل جائیگی۔ دراصل دھوکہ دینے کا اور لٹو تبدیل کرنے کا شبہ سوائے میرے اور کس پر ہو سکتا تھا۔ جبکہ ماسوائے میرے کوئی دوسرا اس کام میں شریک ہی نہ تھا۔ میں نے آہستہ سے اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور طمنچہ پکڑ لیا۔ کیونکہ میں [illegible] خطرے کا موقع نزدیک ہے۔ مجھے اپنی جان کے بچانے کے لئے ایک خونی لڑائی کرنی پڑے گی۔ میں اس بات کا منتظر تھا۔ کہ یونہی نمبر۲ میری طرف انگلی اٹھائے اور میں اپنا طمنچہ نکال کر فوراً گولی اس کی پیشانی میں داغ دوں۔ لیکن نمبر۵ کی بحث نے میرے ہاتھ کو طمنچے سے علیحدہ ہونے کے لئے مجبور کر دیا۔ نمبر۵ کو ہمیشہ اس بات کا [illegible] تھا۔ کہ اسے پریزیڈنٹ کیوں نہ بنایا گیا۔ جبکہ وہ سب سے زیادہ ہوشیار اور عقلمند ہے۔

نمبر۵:۔ ہاں صاحب۔ وہی پرانی رام کہانی۔ جب ناکامیاب ہوئے تو کسی دوسرے پہ الزام دھر دیا۔ اور اگر کامیاب ہو گئے۔ تو شاباش لینے کے لئے خود آگے بڑھ آئے۔ میرے خیال میں آپ کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ سیدھی یہی کیوں نہیں کہہ دیتے کہ مجھے ناکامیابی ہوئی۔ مدرسے کے لڑکوں کی طرح جب کھیل میں ہار جاتے ہو تو دھوکہ بازی کی رٹ لگانے سے کیا فائدہ۔ مجھے تو اسی روز آثار نظر آتے تھے۔ کہ یہ بیل منڈھے نہیں چڑھ سکتی۔

ممبر ۵ کے اس جواب سے پہلے تمام ممبروں کی آنکھیں میری طرف لگی ہوئی تھیں۔ ممبر ۵ کے الفاظ سنتے ہی سب کی توجہ اس کی طرف پھر گئی۔

ممبر ۲: دوستو! چور کی داڑھی میں تنکا۔ یہ وہی حضرت ہیں جو میری ناکامیابی کا باعث ہوئے ہیں۔ اس شخص کو مجھ سے اس بات کا حسد ہے کہ اسے پریزیڈنٹ کیوں نہ بنایا گیا۔ آپ کو اس روز کے الفاظ بھی یاد ہونگے۔ جو کہ اس کے منہ سے نکلے تھے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جب میں چھت پر کھڑے ہو کر یہ دیکھنے لگا کہ معلوم کروں کہ میرا بم کس لئے نہیں پھٹا تو مجھے سامنے والے مکان کی کھڑکی میں ایک آدمی بیٹھا ہوا نظر آیا جو کہ جلوس کی طرف دیکھنے کی بجائے میری طرف دیکھ رہا تھا۔ جب میں نے اسے غور سے دیکھا۔ تو اسکا نیچے کا ہونٹ نیچے کو جھکا ہوا تھا۔ اور کندھے اوپر کو ابھرے ہوئے معلوم ہوتے تھے میرے دیکھتے ہی وہ کھسک گیا۔ شاید اس خیال سے کہ میں پہچان نہ سکوں۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ میں تو آدمی کو ایک نظر میں تاڑ جاتا ہوں اس وقت گو مصنوعی داڑھی اور پوشاک سے اسکا یہ عیب چھپا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر آپ داڑھی اتروا کر دیکھیں یا اچھی طرح غور سے دیکھیں تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ جو پہچان میں نے بتلائی ہے۔ ٹھیک اترتی ہے یا نہیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ وہ دھوکے باز جاسوس یہی ممبر ۵ ہے"

جب میں کھڑکی میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ ممبر ۲ مجھے غور سے دیکھ رہا ہے تو میں نے اپنے نیچے کا ہونٹ آہستہ آہستہ نیچے کو لٹکا دیا تھا۔ اور اپنے کندھے اوپر کو اٹھا لیے تھے تاکہ میرا حلیہ ممبر ۵ سے ملجائے۔ اور ممبر ۲ مجھے ممبر ۵ خیال کر سکے چنانچہ میری تجویز کارگر ثابت ہوئی۔ اور میری جان بچ گئی۔ ابھی میں اس بات کو سوچنے بھی نہیں پایا تھا کہ آیا میرا ممبر ۵ کو اسطرح خطرے میں ڈال کر اپنی جان بچانا جائز ہے یا نہیں۔ کہ اتنے میں ممبر ۵ کود کر آگے بڑھا۔

ممبر ۵: جھوٹے فریبی۔ مکار۔ بزدل۔ بے حیا۔ مجھ پر جھوٹا الزام لگاتے ہوئے تجھے

شرم نہیں آتی"

یہ کہتے ہی نمبر ۵ نے وہ چھرا جو کہ دیوار میں گڑا ہُوا تھا۔ نکال لیا اور نمبر ۲ پر جھپٹا چھُرے کے نکلتے ہی موم بتی گر پڑی اور کمرے میں بالکل اندھیرا ہو گیا۔ ہر ایک کو اپنی اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔ معلوم نہیں اندھیرے میں نمبر ۲ کے دھوکے میں کس کس پر چھُرے کا وار ہو جائے میں فوراً ایک کونے میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ کچھ عرصہ تک مجھے آپس میں دو آدمیوں کے گتھم گتھا ہونے کی آواز سنائی دیتی رہی اس کے بعد دونوں آدمیوں کی چیخیں بھی سُنیں*

ایک ممبر: کیا واہیات آدمی ہو میرے پاؤں پر پاؤں رکھ دیا۔ اور مجھے زخمی کر دیا۔ کیسے عجیب بوٹ پہن کر آئے ہو۔

دوسرا ممبر: معاف کرنا۔ اندھیرے میں میں دیکھ نہیں سکا۔

پہلا ممبر: معافی پڑی چولھے میں۔ یہ بوٹ ہیں یا درمٹ مجھے تو تم نے کئی دنوں تک بستر پر لیٹنے کے لئے مجبور کر دیا*

اتنے میں ایک ممبر نے دیا سلائی جلا کر دیکھا تو نمبر ۲ کے بائیں ہاتھ میں بڑا بھاری زخم آیا ہوا ہے۔ ایک ممبر نے موم بتی بھی ڈھونڈ لی۔ اسے روشن کر کے نمبر ۵ کے چہرے کو دیکھا۔ تو عجب کیفیت تھی۔ اُس کا گلا کٹا ہوا ہے اور خون بہت [illegible] ایک نے نمبر ۲ کے ہاتھ پر اپنا رومال باندھ دیا۔ اور نمبر ۲ ایک دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا اُسوقت اُس کا مُنہ زرد ہو رہا تھا۔ اور ٹانگیں لغزش کر رہی تھیں*

نمبر ۲: دوستو! آپ خود میرے گواہ ہیں کہ پہلے کس نے ہتھیار اُٹھایا تھا۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اگر میں اسے اسوقت قتل نہ کرتا اور یہ بچکر بھاگ نکلتا تو یقیناً ہم میں سے ہر ایک پھانسی پر لٹکایا جاتا۔ آپ یقین جانئے میں نے خود اُسے سامنے کے مکان کی کھڑکی میں بیٹھے دیکھا تھا میں نے اُس کے اونچے کندھوں اور نیچے کے بڑے

ہونٹ کو بڑے غور سے معلوم کر لیا تھا۔ ایک سادھارن آدمی اس نقص کو نہیں معلوم کر سکتا میرا خیال ہے۔ جب میں نے بلب لٹکا دیا ہوگا۔ تو میرے اس مکان سے باہر جانے کے وقت اس نے ضرور اسے تبدیل کر دیا ہوگا۔ ورنہ سامنے کے مکان میں اس کے بیٹھنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے دوستو! آپ کو یاد ہوگا۔ کہ میں نے اس سے مدد کی درخواست کی تھی۔ لیکن اس نے انکار کر دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ بلب تو تبدیل کرنا ہی ہے۔ اور پھر اس میں شریک ہو کر خواہ مخواہ الزام کیوں لیں۔ اگر اس روز ہماری آپس میں گرما گرم بحث نہ ہوئی ہوتی تو میں یقیناً بلب کے تبدیل کرنے کا شبہ نمبر ۲ پر کرتا۔ اور بلکہ کی بلا ناحق بیچارے بندر کے سر پڑتی۔ مجھے پورا یقین ہے کہ لارڈ کنھرا پی کے مکان کو اڑانے کی سازش کی ناکامیابی میں اس کا ہاتھ ہی کام کر رہا تھا۔ ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک سازش جو کہ بڑی سوچ بچار کے بعد بڑی ہوشیاری سے عمل میں لائی گئی ہو وقت پر دغا دے جائے۔ مجھے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس میں نمبر ۳ کی موت کا باعث یہی دھوکے باز ہوا ہے۔

یہ کہکر نمبر ۲ نے اس کی لاش کو اپنے بوٹ کی ٹھوکر ماری اتنے میں نمبر ۶ آگے بڑھا۔ اور اس کی لاش کو ہلا کر کہنے لگا۔

نمبر ۶:۔ بدمعاش۔ دھوکے باز۔ مجھے یقین نہیں کہ تو مر گیا ہے۔ کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اوہو کندھوں میں یہ بال سے کیا بھر رکھے ہیں۔

نمبر ۲:۔ ہاں۔ یہی تو بات تھی جس سے یہ مجھے اونچے دکھائی دیا کرتے تھے۔ شاید یہ اپنے آپ کو لمبا ظاہر کرنے کے لئے بھرے ہوئے ہوں گے۔

نمبر ۶:۔ پہلے اس کی قمیض کا گلا کھول کر دیکھتا ہوں کہ یہ مر گیا ہے یا ابھی زندہ ہی ہے۔ بھلا اس کا دل بھی حرکت کرتا ہے یا نہیں۔

یہ کہکر نمبر ۶ نے اس کی قمیض کے گلے کے بٹن کھولے اور اپنا ہاتھ لاش کی چھاتی

کی بائیں جانب رکھا اور ہاتھ رکھتے ہی نمبر ۲ چونک اُٹھا - اور ایک حیرتناک آواز میں چلاّ اُٹھا - "او خدا - رحم - یہ مرد نہیں بلکہ عورت ہے"

ایک ممبر:- ہیں عورت

نمبر ۲:- ہاں - ہاں عورت

یہ سنتے ہی سب حیران رہ گئے - نمبر ۲ نے دوبارہ مقتول کے دل پر ہاتھ رکھا اور نمبر ۳ سے پوچھا -

نمبر ۲:- کیا آپ کو پیشتر ازیں معلوم نہیں تھا کہ یہ عورت ہے؟

نمبر ۳:- مجھے ہرگز معلوم نہیں تھا کہ یہ عورت ہے - بھلا آپ لوگوں کو اسکے کندھوں کے اونچے ہونے کے متعلق کیا خیال ہے - کیا میں ٹھیک نہیں کہہ رہا تھا - کہ جلوس کے روز مجھے جو آدمی سامنے کھڑکی میں بیٹھا ہوا نظر آیا - اُس کے کندھے اونچے معلوم ہوتے تھے - میرے خیال میں اس کے کندھے اونچا ہونے کی وجہ سے کوئی بشر اسکے مرد ہونے میں شک نہیں کر سکتا تھا ۔

نمبر ۲:- کیا ہمارے مرحوم پریزیڈنٹ کو معلوم تھا کہ یہ عورت ہے؟

نمبر ۳:- ہاں - کیوں نہیں یہی تو تمام ممبروں کو سوسائٹی میں داخل کیا کرتا تھا - اور اس بات میں بھی شک نہیں کہ جو کچھ اس نے کیا ہے بہت سوچ سمجھ کر اور مناسب طور پر کیا ہے ایک دفعہ نمبر ۱ نے مجھ سے دو ایک سازشوں کا مشورہ کیا - جو کہ بغیر کسی عورت کے کسی طرح بھی سر نہیں چڑھ سکتی تھیں گو میں اُسوقت تاڑ گیا تھا - کہ ہم میں سے کم از کم ایک ممبر ضرور عورت ہے - ورنہ ایسی تجاویز نمبر ۱ کی زبان پر کبھی نہ آتیں کیونکہ ایک عورت ہی سے ان کاموں کے سرانجام دینے کی توقع ہو سکتی ہے - دوستو! اگر مجھے پیشتر ازیں معلوم ہوتا - کہ ہم میں سے ایک ضرور عورت ہے تو میں ہرگز کونسل میں اس تجویز کو پیش نہ کرتا آپ جانتے ہیں کہ میں ہمیشہ کسی عورت کو سازش میں شامل

کرنے کے خلاف رہا ہوں عورت کو کسی سازش میں شامل کرنا جان بُوجھ کر اپنے ہاتھ سے پھانسی کی رسی اپنے گلے میں ڈالنا ہے کبھی نہ کبھی عورت ضرور دغا دے جاتی ہے۔ کیا آپ نہیں جانتے۔ کہ عورتوں نے اپنے وفادار دوستوں سے بھی وقت پر دغا کی۔ اور اپنے محسنوں کو اپنے بوٹ کی ٹھوکریں ماریں۔ میں ضرور کہوں گا۔ کہ ہم بڑی خوشقسمت ہیں کہ ہمیں اس راز کا وقت پر پتہ لگ گیا۔ ورنہ ہماری گردنیں محفوظ نہ ہوتیں۔ میں حیران تھا کہ نمبرا کی موت کے بعد ہماری سازشیں مٹی میں کیوں ملتی جا رہی ہیں۔ اور ہر وقت ناکامی اپنا منہ دکھاتی ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ ان کی بانی مبانی یہی دغاباز عورت تھی۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر آپ ہمیں کبھی ناکامیابی ہوئی تو میرا ذمہ۔

اس کے بعد نمبر ۲ نے اپنے ہاتھ سے نمبر ۵ کی ڈاڑھی اتار کر کہا۔ کیا آپ میں کوئی صاحب اس عورت کو پہچان سکتے ہیں کہ یہ کون ہے اور کہاں کی رہنے والی ہے۔ جب کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو نمبر ۲ نے کہا۔

نمبر ۲:۔ رحم۔ رحم۔ کیا میں نے ہی اسے قتل کیا ہے۔

نمبر ۶۔ ہاں۔ ہاں اس کامیابی کا سہرا آپکے ہی سر پر ہے۔

اس کے بعد نمبر ۲ نے اپنے گھٹنے زمین پر ٹیک دیئے اور اس مردہ لاش کے نزدیک ہو کر دعا مانگنے لگا۔ ابھی مُنہ میں بڑبڑا ہی رہا تھا کہ نمبر ۶ نے کہا۔

نمبر ۶:۔ ابھی تو تم عورتوں کو دھوکے باز بتا رہے تھے۔ اور ان کی صورت تک دیکھنے کے بھی روادار نہیں تھے اور ابھی ان کے سامنے سر جھکائے گھٹنے ٹیکے بیٹھے ہو۔

نمبر ۲:۔ میں تو اب بھی عورتوں کو بُرا کہتا ہوں اور اگر بفرض محال یہی عورت دوبارہ زندہ ہو جائے۔ تو کیا یہ مجھے دُنیا سے نیست و نابود کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت کرے گی در اصل یہ عورتیں بڑی بدذات ہوتی ہیں۔

نمبر ۶:۔ اگر یہ آپ سے عداوت رکھتی تھی۔ یا آپ سے اس کا کوئی عناد تھا۔ تو یہ کیسے

ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے خلاف بھی وہی کارروائیاں عمل میں لاتی جو آپکے خلاف لائی جاتیں اور اسی طرح آپ کی دشمنی کی وجہ سے ہم بے گناہوں کا بھی ستیاناس کر دیتی ۔

ممبر ۲:۔ کیوں نہیں۔ یہ عورتیں جب کسی کام کے کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں تو اندھی ہو جاتی ہیں اور ان کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔

ممبر ۶:۔ تو اسوقت ہمیں کیا کرنا چاہیئے

ممبر ۲:۔ ہاں میں بھی یہی ذکر کر رہا تھا۔ کہ جتنی جلدی ہم یہاں سے بھاگ جائیں۔ اتنا ہی ہمارے حق میں بہتر ہو گا۔ اسوقت میں مجلس کو برخاست کرتا ہوں۔ کل رات کو اسی وقت ہم سب پھر اسی جگہ اکٹھے ہونگے۔

ممبر ۶:۔ لیکن اسوقت اس لاش کو بھی ٹھکانے لگانا چاہیئے۔ میرے خیال میں اگر کوئی جوہڑ نزدیک ملجائے۔ تو ہم اس کے کوٹ میں دو چار اینٹیں باندھ دیں اور اس کی جیبوں میں بھی روڑے بھر دیں تو لاش بہت جلد تہ میں چلی جائیگی اور اس کے اوپر آنیکا اندیشہ ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیگا۔

ممبر ۲:۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ یہاں کوئی جوہڑ ہی نہیں چونکہ اس موت کا باعث میں ہی ہوا ہوں۔ اس لئے میں ہی اس کے ٹھکانے لگانے کا ذمہ وار ہوں۔ میں گذشتہ شام کو یہاں پر آیا تھا اور یہاں پہنچتے ہی مجھے خیال پیدا ہوا کہ کل رات کو ہمیں ضرور ایک آدھ لاش کے دفن کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ کیونکہ مجھے امید تھی کہ جاسوس کا پتہ ضرور لگ جائیگا۔ میں آتا ہوا اپنے ساتھ رومال میں پھول بھر لایا تھا۔ دراصل میرا مقصد تو لاش کے دفنانے کی جگہ معلوم کرنا تھا اور یہ پھول دور اندیشی کے طور پر اپنے ہمراہ لے آیا تھا۔ تاکہ اگر قبرستان میں کسی مرد کو دفناتے ہوئے لوگ ملیں۔ تو وہ میرے رومال کو دیکھ کر یہ خیال کریں کہ اس کا کوئی عزیز اسی قبرستان میں دفن ہو گا۔ جس کی قبر پر یہ پھول رکھنے کے لئے جا رہا ہے۔ چنانچہ میرا خیال ٹھیک نکلا۔ جب میں قبرستان کے وسط میں پہنچا

تو لوگ ایک مردے کو دفن کر رہے تھے۔ میں وہاں سے چپ چاپ نکل گیا۔ اور کچھ دور جاکر اسجگہ کو نوٹ کر لیا۔ اور پہچان کے لئے نزدیک کے درخت اور جھاڑیاں تک نوٹ کر لیں اب ہمیں یہ لاش یہاں سے لیجاکر اسی قبرستان کا منہ کھول کر بیچ میں دھکیل دینی چاہئے اس سے ہمارا راز پردہ اخفا میں رہیگا۔ اور فرشتوں تک کو معلوم نہیں ہوگا۔ کہ اس قبر میں دو لاشیں ہیں۔ جب ہم کل رات کو یہاں آئینگے تو اپنے ساتھ ایک کفن بھی لیتے آئینگے اور اس عورت کی لاش کو نکال کر یہ کفن اڑھا دینگے۔ اور تھوڑی بہت دعا پڑھ کر اسی قبر میں دفنا دینگے۔ گو ہم کیسے بڑے آدمی کیوں نہ ہوں لیکن آخر ہم نے بھی کل کو مرنا ہے۔ علاوہ ازیں اگر ہماری دشمنی یا عناد تھی تو زندہ کے ساتھ تھی۔ نہ کہ مردہ کے ساتھ دوستو! آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ قتل کا پہلا اصول یہ ہے۔ کہ پہلے مقتول کی لاش کو گم کرنے کا انتظام کر لیا جائے۔ کیونکہ بسا اوقات قتل کرنے میں اتنی جلدی کرنی پڑتی ہے کہ لاش کو کسی جگہ چھپانا یا دفنانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے قاتل کی گرفتاری ظہور میں آجاتی ہے۔ خیر موجودہ لاش کے دفنانے کا کام صرف بیس منٹ کا ہے۔ کیا آپ میں سے ایک ممبر میرے ہمراہ چل سکتا ہے۔ میرے خیال میں نمبر ۲ کو میرے ساتھ چلنا چاہیئے کیونکہ جلوس کی سازش میں بھی وہ میرا ساتھی رہ چکا ہے ٭

میں نے خیال کیا کہ اس کے ساتھ جانے میں کوئی ہرج نہیں ہے کیونکہ یہ کوئی خطرے کی جگہ تو نہیں ہے۔ اسی وقت میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مجھے پولیس میں اطلاع کر دینی چاہیئے۔ کہ کل کو بدمعاشوں کا ایک گروہ قبرستان والے مکان میں ہوگا۔ آپ چھاپہ ماریں اور انہیں گرفتار کر لیں۔ مجھے یہ تجویز سوچتے ہوئے ایک منٹ کی دیر ہوگئی اور میں نمبر ۲ کے سوال کا جواب نہ دے سکا۔ کہ اتنے میں نمبر ۹ نے آگے بڑھ کر کہا۔ کہ میں آپکے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں اس پر نمبر ۲ نے سب سے مخاطب ہو کر کہا کہ اب تم تو تمام کام درست کر لینگے۔ آپ لوگوں کو یہاں پر زیادہ دیر نہیں ٹھیرنا چاہیئے۔ بلکہ ابھی

چلدینا چاہئے۔ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی راہ لی۔ میں ابھی تھوڑی ہی دُور گیا تھا۔ کہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ اگر میں نے پولیس کو اطلاع دیکر تمام انارکسٹوں کو پکڑا دیا۔ تو اس بات کا راز تو معلوم نہیں ہو سکیگا۔ کہ سابق پریزیڈنٹ یعنی مرحوم نمبر ا کون تھا اور کہاں کا رہنے والا تھا۔ اس لئے میں نے اس معاملے کی تہ تک پہنچنے کا مصمم ارادہ کرلیا مجھے امید تھی۔ کہ مجھے نمبر ۲ سے مرحوم نمبر ا کا پورا پورا پتہ ملجائیگا لیکن اس میں بہت دقتیں درپیش آئیں۔ سب سے زیادہ مشکل یہ تھی کہ نمبر ۵ کی موت کے بعد جو نا کامیابیاں انارکسٹوں کو کو اٹھانی پڑیں ان سب کا شبہ مجھ پر ہی ہوتا۔ اسی ادھیڑبن میں میں نے پولیس انسپکٹر مقام کے نام ایک چٹھی لکھ کر اپنی جیب میں رکھ لی تاکہ اگر حالات خطرناک معلوم ہوئے تو اسے فوراً پہنچا سکوں۔ میں نے اس چٹھی میں لکھ دیا تھا۔ کہ آپکے شہر کے قبرستان میں جو مکان دو سڑکوں کے درمیان واقع ہے۔ وہاں آج رات کو بارہ بجے کے قریب کچھ انارکسٹ موجود ہونگے۔ آپ صرف چھ پولیس کے سپاہی اور ایک افسر بھیجدیں میں بھی ایک عرصے سے ان کی جماعت کا ممبر ہوں۔ ان دنوں میری ان لوگوں کے ساتھ کشمکش ہو گئی ہے میں اس گروہ کے پورے پورے حالات وعدہ معافی پر بتا سکتا ہوں۔ لیکن جب تک سب انارکسٹ نہ پکڑیں جائیں ہیں ان کے متعلق ایک حرف بھی زبان سے نہیں نکالوں گا کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اگر ان میں سے ایک انارکسٹ بھی بچ نکلا تو میری جان کی خیر نہیں۔ وہ مجھے قتل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گا۔ میں نے تمام حالات اپنی چٹھی میں ثبت کر دیئے اور اُسے لیٹر بکس میں ڈالدیا۔

دسواں باب (۱۰)

(پولیس کے ساتھ حیرت انگیز دھوکہ بازی)

ہم سب مقررہ وقت پر قبرستان والے مکان میں اکٹھے ہوئے چنانچہ میرے

آنے سے پیشتر سب ساتھی آ چکے تھے۔ اور وہ قبرستان میں سے لاش بھی نکال لائے تھے۔ اس مکان کے شمال اور جنوب دونوں طرف کی دیواروں میں ایک ایک سوراخ تھا جسکا مجھے بعد میں علم ہوا۔ نمبر ۲ اس مکان میں ہمیشہ ایسی جگہ پر کھڑا ہوا کرتا تھا جہاں سے وہ دونوں سوراخوں میں سے باہر سڑک پر جانیوالے آدمیوں وغیرہ کو دیکھ سکے پورے بارہ بجے نمبر ۲ نے ایک دیوار کے سوراخ کیطرف بڑے غور سے دیکھ کر مکان کی موم بتی بجھادی اور فوراً دروازے کے پاس آگیا۔ اور آہستہ آہستہ کہنے لگا۔ کہ آج ہم نرغے میں پھنس گئے ہیں مجھے تو خیریت نظر نہیں آتی گو

نمبر ۶۔ کیوں کیا وجہ ہے۔

نمبر ۲۔ پولیس آ پہنچی ہے۔ لیکن میں ایک ترکیب کرتا ہوں شاید انہیں دھوکہ دینے میں کامیاب ہو سکوں۔ تم صرف اتنا کام کرنا کہ جو آدمی میرے ساتھ اس مکان میں داخل ہو۔ اُسے دروازے میں داخل ہوتے ہی قتل کر دینا"

یہ کہہ کر نمبر ۲ جھٹ دروازے میں سے نکلکر سڑک پر جا کھڑا ہوا اور جلدی جلدی پولیس کے آدمیوں کی طرف چلنے لگا

نمبر ۲۔ آپنے ظلم کر دیا۔ بھلا کسی نازک موقع پر اتنی دیر سے پہنچا کرتے ہیں۔ میں ایک عرصہ سے آپکا انتظار کر رہا ہوں۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ اتنی دیر لگائینگے۔ تو میں بذات خود انہیں نرغے میں پھنسانے کی کچھ کوشش کرتا۔

پولیس افسر۔ ہیں کیا ہمیں دیر ہو گئی ہے۔

نمبر ۲۔ ہاں۔ ہاں آپ دس منٹ لیٹ (دیر سے) آئے ہیں چار آدمی تو کوئی سات آٹھ منٹ ہوئے یہاں سے شابی کے سٹیشن کی طرف چلدئے ہیں۔ اور وہ وہاں سے رات کو دو بجے کی ریل میں سوار ہوں گے۔ اور ایک آدمی ابھی شہر کے سٹیشن کیطرف گیا ہے میرے خیال میں وہ جو سامنے آدمی جا رہا ہے۔ وہی ہے۔ یہ ساڑھے بارہ بجے

کی گاڑی میں یہاں کے سٹیشن سے سوار ہوگا۔ اگر آپ ایک کنسٹبل کو میرے ساتھ کر دیں تو میں اس کو تو ابھی پکڑ کرا سکتا ہوں ورنہ پھر موقع ہاتھ سے جاتا رہیگا۔ علاوہ ازیں آپ بھی چھ آدمی ہیں اگر آپ ذرا جلدی سے تعقب کریں۔ تو آپ انہیں دو میل کے اندر اندر پکڑ سکتے ہیں۔ لیکن خیال رہے انکے پاس ہتھیار ہیں اس لئے انہیں سٹیشن تک پہنچ جانے دینا چاہیے اور وہاں پر گرفتار کرنا چاہئے۔ ہاں اگر راستے میں اچھا موقع ملگیا تو راستے میں ہی گرفتار کرنے سے نہ چوکیں۔ ہم دونوں اُس اکیلے حرامزادے کے لئے کافی ہیں اور اُن چاروں کو آپ چھ آسانی سے گرفتار کر لینگے ٭

پولیس افسر۔ مسٹر بروان (ایک سپاہی کا نام لیکر) تم ان کے ساتھ سٹیشن پر جاؤ اور اُسے گرفتار کر لو۔ لیکن اس بات کا خیال رہے۔ کہ انہیں بھی اپنے سے علیحدہ نہ ہونے دینا۔ ورنہ ہماری شامت آجائیگی۔ بس ان آدمیوں کو لے کر باقیوں کے تعقب میں ہو جاتا ہوں

یہ کہتے ہی پولیس افسر سپاہیوں کو لیکر شالبی کی سڑک پر چل پڑا اور نمبر ۲ اور مسٹر بروان کنسٹبل ان کے سامنے ہی سٹیشن کی طرف بڑی تیزی سے چلدئے۔ جب نمبر ۲ نے دیکھا کہ وہ کچھ دور نکل گئے ہیں۔ تو اُس نے بروان سے اسطرح سلسلہ گفتگو شروع کیا

نمبر ۲۔ دوست بروان! اس میں شک نہیں کہ وہ انہیں ضرور پکڑ لینگے اور ہم دونوں اس ایک کو نہیں چھوڑتے۔ میرے خیال میں آج ہم ان چھ انارکسٹوں کو گرفتار کرنے میں ضرور کامیاب ہونگے۔ ذرا جلدی جلدی قدم اُٹھا کر چلو ورنہ تم جانتے ہو کہ اگر ان میں سے ایک بھی بچ گیا۔ تو وہ ضرور میری جان کا دشمن ہو جائیگا۔ کیونکہ یہ سب راز میرا ہی افشا کیا ہوا ہے او ہو۔ لو۔ غضب ہو گیا۔ میرا بیگ تو اُسی مکان میں رہ گیا۔ اس میں بڑے ضروری کاغذات ہیں۔ جو کہ کمشنر پولیس کو دکھانے ہیں۔ یہ کاغذ مجرموں کے خلاف ثبوت بہم پہنچانے میں مدد دینگے۔ آپ ذرا یہاں ٹھہریں میں ابھی دوڑ کر بیگ لے آتا ہوں ٭

بروان:۔ ہرگز نہیں آپ میرے بغیر نہیں جا سکتے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مجھے تمہارے ساتھ رہنے کا حکم ملا ہے

نمبر ۲:۔ ہاں ہاں تو میرے ساتھ چلئے۔

بروان:۔ بیشک میں بھی تو یہی چاہتا ہوں۔ گو اس میں کوئی دھوکہ یا فریب نہیں تاہم افسروں کا حکم ماننا چاہئے۔

نمبر ۲۔۔ اور بروان کنسٹبل دونوں مکان کی طرف بڑی تیزی سے لوٹے جونہیں نمبر ۲ کے بعد بروان مکان میں داخل ہوا نمبر ۹ نے اس کے اندر پاؤں رکھتے ہی ایک تیز چھرا اس زور سے اس کی گردن پر مارا کہ وہ فوراً ہی نیچے گر پڑا۔ بروان کے زمین پر گرتے ہی نمبر ۲ نے کہا "شاباش۔ نمبر ۹! خوب نشانہ مارا۔ بیشک پولیس کے کتے اسی طرح قابو میں آتے ہیں"۔ بروان نے گرنے کے پندرہ منٹ بعد تک جان دیدی۔ اس کے بعد نمبر ۲ نے کھڑے ہو کر تمام ساتھیوں کو مخاطب کیا۔

نمبر ۲۔ دوستو! اب ہمیں اس جگہ نہیں ٹھیرنا چاہئے۔ آپ کو یہ بھی معلوم رہے کہ اب ہم گاڑی میں بھی سوار نہیں ہو سکتے کیونکہ سب گاڑیاں سٹیشن سے روانہ ہو چکی ہیں اور اب کسی طرف کو جانے والے گاڑی بھی نہیں ملیگی۔ میرے خیال میں کل کو بلکہ چند ایک روز بعد تک بھی سفر کرنا ہمارے لئے خطرناک ہوگا۔ پولیس مختلف بھیس بدل کر ہر ایک سٹیشن پر سراغ نکالنے کی فکر میں ہوگی۔

یہاں سے کوئی ایک میل کے فاصلے پر شہر کے باہر کے محلے میں میرا مکان ہے میں وہاں ایک مشہور اور باعزت صاحب دولت جنٹلمین آدمی خیال کیا جاتا ہوں بہتر ہے۔ آپ سب کچھ عرصے تک میرے مکان کے اندر رہیں۔ اور باہر ہرگز نہ نکلیں جب سب باتیں دب جائینگی تو آپ لوگ بڑی خوشی سے جا سکتے ہیں۔ میں آپ کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ آج یہاں پر پولیس کے آنے کا باعث کیا تھا۔ اور کس نے پولیس

کے آنے کا باعث کیا تھا۔ اور کس نے پولیس کو ہمارے یہاں موجود ہونے کی اطلاع دی۔ مجھے پورے طور پر یقین ہے کہ اسی دغاباز مکار عورت نے پہلے ہی پولیس کو بتا دیا ہوگا کہ وہ لوگ یہاں پر جمع ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ پولیس نے رات کو اپنا آدمی یہاں کہیں تعینات کر دیا ہوگا۔ تاکہ جب کبھی یہ لوگ آئیں تو وہ فوراً پولیس میں اطلاع دے اور خبر کے پہنچتے ہی چند ایک آدمی اُن کے گرفتار کرنے کے لئے بھیجے جائیں۔ دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آپ سب بلا خطرہ میرے مکان میں چلکر رہیں۔ میرا مکان ایک وسیع پیمانہ پر بنا ہوا ہے۔ آپ اس میں بڑے آرام و آسائش کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ اس مکان میں سوائے میرے اور میرے نوکر کے کوئی آدمی نہیں رہتا۔ اور نہ ہی کوئی عورت میرے گھر میں ہے۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ عورت کو تو میں پاس تک پھٹکنے نہیں دیتا۔

نمبر ۶:۔ کیا اس مقتولہ نے پولیس کو اپنے مکان کا پتہ نہیں بتا دیا ہوگا۔ میرے خیال میں وہ آپکی بود و باش اور مکان وغیرہ سے اچھی طرح واقف ہوگی۔

نمبر ۲۔ ہرگز نہیں اس کے فرشتوں کو بھی پتہ نہیں کہ میں کون ہوں اور کہاں رہتا ہوں۔ ہاں اتنا وہ ضرور جانتی تھی کہ میں عورت نہیں بلکہ مرد ہوں اور اس بات کا اُسے دس سال سے علم ہے میں آپ کو دوبارہ یقین دلاتا ہوں کہ اُس حرامخور عورت کو میرے مکان وغیرہ کا ذرا بھی پتہ معلوم نہیں تھا۔ کیا اب بھی آپ میرے ساتھ چلنے کیلئے رضامند نہیں ہوتے۔ دوستو! اب ہمیں یہاں زیادہ دیر نہیں لگانی چاہئے۔

نمبر ۔ ان حالات میں آپکے ساتھ چلنے کے لئے بڑی خوشی سے تیار ہیں۔

نمبر ۲۔ چونکہ وقت زیادہ ہوگیا ہے۔ اس لئے ہمیں ان دونوں لاشوں کو یہیں پھینک دینا چاہیئے۔ تاکہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں ان کے دفنانے میں دیر لگے۔ اور پولیس والے واپس لوٹ آئیں اور ہمیں گرفتار کریں۔ چنانچہ اب ہمیں یہاں سے

چاہئے۔ میں سب سے آگے چلتا ہوں آپ میں سے ہر ایک میرے پیچھے ایک دوسرے سے پچاس قدم کے فاصلے پر آئے تاکہ کسی قسم کا شبہ نہ ہو۔ اگر اتنی احتیاط پر بھی ہمارے مقدر میں گرفتاری ہی لکھی ہے تو گرفتار ہوتے ہوتے بھی کیوں کو موت کے گھاٹ اُتار دینگے۔ خدا ہمارے پستولوں کو سلامت رکھے۔"

گیارھواں باب (۱۱)

(پولیس کی نرالی تحقیقات)

نمبر ۲ کا یہ کہنا کہ میں ایک بارسوخ اور باعزت آدمی ہوں بالکل ٹھیک تھا۔ چنانچہ جس رات کو ہم وہاں پہنچے اس سے اگلی صبح ہی ایک کنسٹبل محلے میں آیا اور ہمارے مکان پر مسٹر ہال کا نام لیکر آواز دی نمبر ۲ نیچے اُترا کیونکہ ہال اُسی کا ہی نام تھا۔

مسٹر ہال ۔ کہئے کیا بات ہے۔

کنسٹبل ۔ کیا آپکے محلے میں دو چار روز سے کچھ اجنبی آدمی تو نہیں وارد ہوئے؟

ہال (ذرا سوچکر) "یہاں تو کوئی نیا آدمی نظر نہیں پڑا"۔ اتنی بات پوچھکر کنسٹبل تو چلدیا اسی اثنا میں صبح کا اخبار بھی آپہنچا۔ نمبر ۲ نے اسے بڑی بیتابی سے کھولا۔ اس میں موٹی موٹی میں لکھا ہوا تھا: "خوفناک قتل"۔ نمبر ۲ نے اسے پڑھنا شروع کیا۔ اس میں لکھا تھا:

شرم کو پولیس میں ایک چٹھی پولیس کمشنر کے نام پہنچی۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ میں دفرلینڈ ایک نے مشورہ کے گروہ کا ممبر ہوں۔ میں وعدہ معافی پر ان کے تمام حالات بتانے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ آج رات کو قبرستان کے بیچ کے مکان کا محاصرہ کر دیا جاوے۔ اور اس کے ساتھیوں کو بھی جو کہ وہاں موجود ہی ہونگے۔ گرفتار کر لیا جاوے۔ اُن کی

گرفتاری کے بعد میں خود بتا دوں گا۔ کہ میں کون ہوں اور میرا پتہ کیا ہے"

کمشنر پولیس نے اس چٹھی کی چنداں پرواہ نہ کی ہوتی۔ بلکہ اُسے ایک دل لگی ہی خیال کیا ہوتا۔ لیکن چونکہ گرد و نواح میں بم وغیرہ کے پھٹنے کے حادثات اور قتل کے واقعات پیش آ چکے تھے اس لئے اس نے اس پر پورے طور سے اپنی توجہ مبذول کی۔ علاوہ ازیں افسران بالا نے بھی ایک حکم اس مضمون کا بھیجا ہوا تھا۔ کہ گرد و نواح میں ایک انارکسٹوں کے گروہ کی موجودگی پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ اس لئے جہاں کہیں بھی کوئی شک ہو۔ وہاں فوراً تحقیقات شروع کر دینی چاہیئے۔ اگر اس قسم کی ہدایات جاری نہ ہوئی ہوتیں تو کمشنر پولیس کسی آدمی کو بھی اُس جگہ نہ بھیجتا۔ یا صرف ایک کنسٹبل کو بھیج دیتا۔ تاکہ وہ قبرستان والے مکان کا گشت لگا آئے اور رپورٹ کر دے۔ مخبر کی چٹھی کا حوالہ دیتے ہوئے محکمہ پولیس نے بھی اپنی رپورٹ اخبار میں چھپوائی تھی جس میں لکھا تھا کہ

"خاص حالات سے مجبور ہو کر چھ پولیس کے جوان اور ایک انسپکٹر پولیس کو انارکسٹوں کی گرفتاری کے لئے قبرستان والے مکان میں بھیجا گیا۔ جب وہ وہاں پہنچے تو مکان بالکل خالی پایا۔ وہاں پر مخبر اکیلا ہی موجود تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ انارکسٹ پولیس کے آنے سے پہلے ہی چلدیئے۔ چنانچہ جسطرف وہ گئے تھے اُن کا پیچھا بھی کیا گیا۔ اور جاتے ہوئے ایک کنسٹبل کو مخبر کے ہمراہ چھوڑ دیا۔ بدمعاشوں کا باوجود چار میل تک تعاقب کرنے کے کچھ پتہ نہ چلا۔ اس کے بعد جب پولیس واپس قبرستان میں لوٹ کر آئی۔ تو اُس مکان میں لاشیں پڑی ہوئی ملیں جن میں سے ایک تو کنسٹبل کی تھی اور دوسری ایک عورت کی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہی عورت ہی مخبر تھی۔ اس کا لباس مردانہ تھا۔ جا بجا شک حالات سے پتہ چلتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ انارکسٹ

ادھر ادھر چھپ رہے ہوں گے۔ اور جب انہیں یہ معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ تمام پولیس کے سپاہی جا چکے ہیں۔ اور صرف ایک آدمی ہی اس عورت کے پاس رہ گیا ہے تو انہیں شک پیدا ہوا ہو گا۔ کہ اسی عورت نے ہی مخبری کی ہے۔ اس لئے ان دونوں کو ہی قتل کر دیا ہو گا۔ تاکہ کسی قسم کا راز افشانہ ہو سکے۔"

مندرجہ بالا رپورٹ پولیس کے افسر اعلےٰ نے اخبارات میں چھپنے کے لئے بھیجی تھی اس بات میں شک نہیں کہ سب سے زیادہ جھوٹ محکمہ پولیس کے ہی حصے میں آیا ہے۔ یہ لوگ ہمیشہ اپنی غلطی کو دوسروں کے سر پر ڈال دیتے ہیں۔ کیا پولیس کا فرض نہیں تھا کہ وہ اس مکان کو اچھی طرح دیکھتی۔ جس کے محاصرہ کے لئے اُسے بھیجا گیا تھا۔ دراصل مکان کو دیکھے بغیر یہ رپورٹ شائع کر دینا کہ انارکسٹ چلے گئے تھے۔ اور مکان بالکل خالی تھا۔ صرف پولیس کا ہی حصہ ہو سکتا ہے۔

مسٹر ہال ایک شریف بدمعاش تھا۔ جتنا عرصہ ہم اُس کے مہمان رہے ہمیں ذرا بھی تکلیف نہیں ہوئی۔ اس کے مکان کی ساخت ہی بالکل نرالی تھی۔ یہ ایک دو منزلہ مکان تھا۔ اس کی دوسری منزل کا کمرہ بہت اونچا تھا۔ اور اس میں خاص بات یہ تھی۔ کہ اسکی اصلی چھت کے کوئی دو گز نیچے ایک اور چھت ڈالی ہوئی تھی۔ گویا۔ دوسری منزل کے کمرے پر دو چھتیں تھیں جن کے درمیان دو گز کا فاصلہ تھا۔ اور ان دونوں چھتوں کے درمیان کی جگہ ایک خفیہ کمرے کا کام دیتی تھی۔ اس خفیہ کمرے کی باہر کی دیواروں میں چھوٹے چھوٹے سوراخ رکھے ہوئے تھے۔ جن سے کافی ہوا اور تھوڑی بہت روشنی کمرے میں داخل ہوتی تھی۔ اس کمرے میں داخل ہونے کا راستہ بالکل عجیب تھا۔ مسٹر ہال نے اس خفیہ کمرے سے نیچے کے کمرے میں ایک آئینہ دیوار میں لگا رکھا تھا جو کہ ڈھائی فٹ لمبا اور دو فٹ کے قریب چوڑا تھا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا۔ کہ یہ آئینہ مضبوطی سے دیوار میں گڑا ہوا ہے۔ لیکن اگر اس کے کنارے کسی خاص طریقے سے دبائے

دبائے جائیں۔ تو آئینہ نیچے کیطرف دیوار میں گر جاتا تھا۔ اور اس طرح خفیہ کمرے میں جانے کے لئے ایک کافی راستہ چوڑا نکل آتا تھا۔ یہ راستہ دیوار کے بیچ بیچ خفیہ کمرہ میں جاتا تھا۔ آئینہ کے پاس ہی اندر کی طرف ایک رسّے کی سیڑھی لگی ہوئی تھی۔ جس کا اوپر کا سرا خفیہ کمرے میں بڑی مضبوطی سے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ ہم میں سے ہر ایک یکے بعد دیگرے آئینہ کے راستے سے داخل ہو کر رسّے کی سیڑھی پر پاؤں رکھتا ہوا خفیہ کمرے میں داخل ہوا اور سب سے پیچھے کے آدمی نے آئینہ کو اوپر کی طرف کھینچ کر اسی طرح بند کر دیا۔ اس مکان کی سب سے نیچے کی منزل میں ایک اور خفیہ راستہ تھا۔ جو کہ سرنگ کی مانند تھا اور اس مکان سے کوئی بیس گز کے فاصلے پر ایک اور مکان میں جا نکلتا تھا۔ یہ سرنگ در اصل بڑی مفید چیز تھی۔ اگر بفرض محال خفیہ پولیس کو خفیہ کمرے کا پتہ مل بھی جائے اور پولیس سارے مکان کا محاصرہ کر لے تو بھی مسٹر ہال اور اس کے ساتھی اس سرنگ کے راستے سے نکل کر اپنی جان بچا سکتے تھے۔ یہ سرنگ بیس گز کے فاصلے پر دوسرے محلے کے ایک ایسے مکان میں جا نکلتی تھی۔ جس کا دروازہ ہمیشہ باہر سے بند رہتا تھا لیکن اس دروازے میں ایک کھڑکی بھی تھی۔ جو کہ بڑی مفید تھی۔ کیونکہ وقت پر آدمی اندر کھڑکی کھول کر نکل سکتا تھا۔ اور باہر نکل کر دروازے کا باہر کا تالا کھول کر کھڑکی کو اسی طرح اندر سے بند کر کے دروازے کا باہر کا تالا لگا کر بڑی آسانی سے جلد نکل سکتا تھا۔

ہم سب یعنی نمبر ۲ اور نمبر ۴ اور نمبر ۶ اور میں یعنی جیمس بانڈ اس خفیہ کمرے میں موجود تھے۔ اس کمرے کا علم سوائے مسٹر ہال (نمبر ۲) اور اس کے ملازم کے کسی کو پتہ نہیں تھا۔ ہم نے وقت گذارنے کے لئے تاش کھیلنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ تاش کھیلتے کھیلتے شام ہو گئی۔

نمبر ۴۔ مسٹر ہال۔ بتلائیے پولیس کا آدمی آپ سے ہی کیوں ضمانت کرنے آیا کہ کوئی بڑا آدمی تو اس محلے میں نہیں ٹھہرا ہوا

نمبر ۲ - اس کی کوئی خاص وجہ نہیں - صرف یہی ہے - کہ اس محلے میں میں ہی ایک مہذب اور بارسوخ آدمی ہوں - اس لئے اس نے مجھ سے ہی دریافت کر لیا - یہ تو آپ ہرگز نہ خیال کریں کہ پولیس کو پتہ لگ گیا ہوگا - اجی - یہاں کی پولیس میں تو ایک دوسرے سے بڑھیا بدھو بھرتی ہو رہے ہیں "

میں - نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ لوگ صرف دیکھنے سے ہی بارعب معلوم ہوتے ہوں گے -

نمبر ۲ - لیجئے - ابھی پچھلے مہینے کا واقعہ سناتا ہوں جو کہ یہاں کے پولیس والوں کی بیوقوفی کا پورا پورا ثبوت دیگا - یہاں مسٹر پال میرے ایک دوست ہیں - جو کہ اصلی معنوں میں شریف نوجوان ہیں - لیکن ان کی طبیعت از حد وہمی واقع ہوئی ہے - اس لئے وہ کسی پر بھروسہ نہیں کرتے - انہیں ایک دفعہ یہ وہم سما گیا تھا - کہ کہیں ان کے کمرے میں چوری نہ ہو جائے - چنانچہ نوبت یہاں تک پہنچی - کہ وہ رات کا بہت سا حصہ جاگ کر گذارا کرتے تھے - اور دن کو بھی اگر کہیں جانا ہوتا تھا - تو دو دو تالے لگا کر جایا کرتے تھے - ان کے کمرے میں سوائے ایک چھتری اور دو ایک بوٹ اور کپڑوں وغیرہ کے اور کوئی قیمتی چیز نہیں تھی - مسٹر پال تالا لگا کر اسے دو تین دفعہ کھینچ کر دیکھتے تھے لیکن پھر بھی کبھی کبھی آٹھ دس قدم سے واپس لوٹ کر تالے کو دیکھنے کے لئے آ جاتے تھے - ایک روز مالک مکان کے لڑکے کو جو کہ اس مکان کے اوپر کی منزل میں رہتا تھا - ان سے مخول سوجھا - اور اس نے مصمم ارادہ کر لیا - کہ ان کی تمام اشیا نکال لی جائیں - مسٹر پال کے کمرے کی چھت لکڑی کے تختوں کی بنی ہوئی تھی - اور ان تختوں میں ڈھائی فٹ مربع کی ایک کھڑکی بنی ہوئی تھی - جس کے جوڑ تختوں کے ساتھ بالکل ملے جلے معلوم ہوتے تھے - ایک روز رات کے وقت مالک مکان کے لڑکے نے جب کہ مسٹر پال غیر حاضر تھا اپنے کمرے کے فرش کی دری کو اٹھا لیا اور

کھڑکی کھولکر رستے کی سیڑھی لگائی - اور نیچے کمرے میں اتر گیا - اور کمرے کی سب
چیزیں نکال کر اسی کھڑکی سے اپنے کمرے میں لے آیا - اور کھڑکی کو اسی طرح بند
کرکے اوپر دری بچھا دی - اور تمام اسباب کسی جگہ روپوش کر دیا۔ صبح کو جب مسٹر
پال مکان پر تشریف لائے، تو میدان صفاچٹ پایا - حیران تھے۔ کہ کیا کریں ناچار
پولیس میں اطلاع دی گئی - اطلاع پہنچتے ہی ایک پولیس کا سپاہی آ دھمکا - اور آتے
ہی پانچ چھ اینڈھے بینڈھے سوال کر دیئے۔ بس پھر کیا تھا مسٹر پال بہت گھبرائے
نوبت یہانتک پہنچی کہ ہندوستانی پولیس کی طرح مسٹر پال پر ہی چوری کا شبہ ظاہر
کیا گیا اب تو مسٹر پال کا رنگ فق ہو گیا مسٹر پال نے سپاہی کو بیٹھنے کے لئے کرسی
دی - اور سگرٹ اور مٹھائی منگا کر دی - سپاہی کرسی پر ہندوستانی آنریری مجسٹریٹ
کی طرح ڈٹ کر بیٹھ گیا - اور خوب سگرٹ کے دھوئیں اڑانے لگا - یہاں تک کہ
مٹھائی اور سگرٹوں کا پورے طور سے خاتمہ کر دیا - اس کے بعد کنسٹبل نے مسٹر پال
سے مخاطب ہو کر کہا - کہ یہ معاملہ بڑا سنگین نظر آتا ہے - اور میں حیران ہوں کہ ہیڈ
کنسٹبل صاحب ابھی تک کیوں تشریف نہیں لائے۔

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی - کہ ہیڈ کنسٹبل صاحب بھی آ موجود ہوئے۔ سپاہی نے
ان کے بیٹھتے ہی مسٹر پال سے ان کے لئے کچھ سگرٹ، وغیرہ لانے کے لئے کہا چنانچہ
مسٹر پال کو مجبوراً دوبارہ مٹھائی اور سگرٹ منگوانے پڑے - جب آنحضرت بھی
اچھی طرح ہاتھ صاف کر چکے تو مسٹر پال سے وہی چوری کی کہانی دوبارہ سنوائی
اور دو چار منٹ سوچکر کہنے لگے یہ معاملہ بہت خطرناک ہے ابھی انسپکٹر
پولیس (تھانہ دار) کے نوٹس میں لانا چاہئے - سب انسپکٹر صاحب تو بنگلے ہی
میں بیٹھے تھے اطلاع پہنچتے ہی جھٹ آ موجود ہوئے - اور بیٹھتے ہی تحقیقات

رام کہانی سنانے کے لئے کہا جوکہ اُس بیچارے کو مجبوراً رٹنی پڑی تھی۔ سب انسپکٹر نے
بڑے غور سے اس کی کتھا کی طرف دھیان دیا۔ اور بڑی سوچ بچار کے بعد کہا کہ معاملہ
میرے بس کا نہیں ہے۔ اس لئے میں انسپکٹر صاحب پولیس کو ابھی بلاتا ہوں۔ کیونکہ
مجھے اس چوری کی تہ میں ایک زبردست باغیانہ سازش کا حال معلوم ہوتا ہے۔

چنانچہ انسپکٹر صاحب کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا گیا۔ آنحضرت پہلے ہی سے سب
انسپکٹر کے ساتھ بات چیت کر چکے تھے۔ اور اُسے چلتے وقت کہدیا تھا۔ کہ مجھے ذرا جلدی
ہی بلا لینا۔ آدمی پہنچتے ہی انسپکٹر صاحب فوراً روانہ ہو پڑے بیس منٹ میں موقع
واردات پر جا پہنچے۔ انہوں نے جاتے ہی کچھ شراب اور سگرٹ وغیرہ مانگے۔ یہاں تک
کہ مسٹر پال کی شراب کی بوتلیں بالکل خالی ہو گئیں اور اسقدر سگرٹ پئے کہ اُنکی
راکھ ایک اچھے خاصے چولھے کی راکھ کے برابر ہو گئی ٭

انسپکٹر صاحب نے حسب معمول مسٹر پال سے پھر چوری کی داستان سُنی اور
مسٹر پال کو ایک طرف علیحدہ لیجا کر کہا کہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ مجرم نے اپنی چابی
سے آپ کا تالا کھول کر تمام اسباب اُڑایا ہے۔ کیا اس محلے میں تمہاری کسی سے
دشمنی ہے اور جب تک تم یہ نہ بتلاؤ گے۔ کہ تمہارا شبہ کس پر ہے مال برآمد ہونا ناممکن
ہے۔ مسٹر پال نے جواب دیا۔ جناب میرا تو کسی پر شبہ نہیں۔ اس لئے میں خواہ مخواہ
کس کا نام لے دوں۔ اس کے بعد اوپر والے کمرے کی تلاشی لی گئی۔ لیکن وہاں
کیا دھرا تھا۔ غرضیکہ چوری کا پتہ نہ لگنا تھا۔ نہ لگا۔ پولیس اپنے سگرٹ اور شراب
صفا چٹ کر کے چلتی بنی۔ اس کے [illegible] مسٹر پال کو ایک خط ملا جس میں لکھا تھا
کہ آپ کے بوٹ بہت خراب چمڑے کے بنے ہوئے ہیں اور علاوہ اس کے پرانے فیشن
کے ہیں۔ مجھے ان کے پہننے میں بڑی دقت اٹھانی پڑتی ہے میرے خیال میں اگر
آئندہ آپ مسٹر [illegible] کی دکان سے بوٹ خرید ا کریں تو بہت بہتر ہوگا۔ خط کے

آخیر میں یہ بھی لکھا تھا میں نے انسپکٹر پولیس کو بھی ایک چٹھی لکھدی ہے۔ جس میں انہیں ان کی تحقیقات پر آفرین اور شاباش کہی ہے۔

مالک مکان کے لڑکے کے کمرے کی جب تلاشی ہو رہی تھی۔ تو اُس نے مسٹر پال کے ہی بوٹ پہن رکھے تھے۔ لیکن چونکہ اب ان پر سیاہ رنگ کا روغن ہُوا ہُوا تھا اس لئے کوئی پہچان نہ سکا۔

دوستو! یہ ہے یہاں کی بیوقوف پولیس کی لیاقت اور قابلیت۔ کیا آپ امید کر سکتے ہیں کہ ایسے ایسے بیوقوف ہمیں گرفتار کرنے میں کامیاب ہونگے؟

بارھواں باب (۱۲)

ریلوے ہڑتال کی حیرت انگیز سازش

نمبر ۲۔ دوستو۔ ہیک میرا ملازم ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ ہر وقت میرے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہے۔ اور اسے میرے تمام حالات کا پتہ ہے آپکو یہ بھی معلوم ہے کہ اب ہماری کونسل میں تین آسامیاں خالی ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ ہیک کو ان میں سے ایک آسامی کی جگہ دیدی جائے۔ یہ بڑا ہوشیار اور تجربہ کار آدمی ہے۔ یہ میرے پاس تقریباً چار سال سے کام کر رہا ہے میں ہر طرح سے اس کا اطمینان دلانے کے لئے تیار ہوں علاوہ ازیں وہ [illegible] کاروائیوں کو اچھی طرح جانتا ہے اس لئے ہمارے معزز رہنے کا طریقہ یہی ہے کہ اسے بھی اپنے [illegible] شامل کر لیں تاکہ ہمارے راز زیادہ محفوظ ہو جائیں۔ اگر آپ اس تجویز کو منظور کرتے ہیں۔ تو میں اسے مقرر کر دیتا ہوں ورنہ میں آپ کو مجبور نہیں کرتا۔ چنانچہ ہیک نے میرا پہلے بھی کئی مرتبہ اس بات کا ذکر آ چکا ہے۔ وہ ہماری کونسل میں داخل ہونے کیلئے ہر طرح

ارادہ ہے۔

نمبر ۶۔ مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہے کہ ہیک ہمارے ساتھ ملکر کام کرنے کے لئے تیار ہے
ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں۔

اس کے بعد نمبر ۲ نے ہیک کو آواز دی۔ وہ فوراً ہی اُسی خفیہ کمرے میں داخل ہوکر
نمبر ۲ کے سامنے آموجود ہوا۔ نمبر ۲ نے اُسے بتایا۔ کہ ہم نے تم کو اپنی کونسل میں داخل
کرلیا ہے۔ یہ سنتے ہی ہیک نے جھک کر سلام کیا۔ اور کہا کہ میری مدتوں سے یہی خواہش
تھی کہ کسی ایسی باعزت سوسائٹی کا ممبر بن جاؤں۔

نمبر ۲ دوستو۔ آپ غور سے میری بات کو سنیں میں چند ایک تجاویز پیش کرنا چاہتا
ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ اس دغاباز عورت نے ہمارا سب بھید پولیس کو بتا دیا تھا۔
اسی لئے پولیس ہمارے محاصرے کے لئے قبرستان میں پہنچی میرے خیال میں اس نے
یہ بھی بتا دیا ہوگا۔ کہ ہم سب ایک ہی مصنوعی لباس میں رہتے ہیں۔ اس لئے میرے
خیال میں ہمیں اس لباس کو آج سے ترک کر دینا چاہئیے۔ کیونکہ مصنوعی لباس ایک
اجنبی کی تو پہچان میں نہیں آتا۔ لیکن سراغرسانوں کی دوربین نگاہوں سے نہیں
بچ سکتا۔

نمبر ۶۔ دراصل یہ بات ٹھیک ہے اب اس پوشاک کو استعمال کرنا جان بوجھ کر خطرے
کو مول لینا ہے۔ میرے خیال میں ہمیں اس پوشاک کو آج سے تلانجلی دیدینی چاہئیے

نمبر ۲۔ یہ فیصلہ تو ہوچکا۔ اب میں ایک اور تجویز آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں
وہ یہ ہے۔ کہ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں ولایت کی فرقہ پارٹی کا لیڈر ہوں
جرمنی کے ایک ساہوکار نے مجھے پچاس ہزار پونڈ اس لئے بھیجے ہیں۔ کہ میں انگلینڈ
کے ریلوے مزدوروں میں ہڑتال کرادوں۔ یہ تمام روپیہ مزدوروں کو بانٹ دیا جائیگا
تاکہ خالی دنوں میں اسے استعمال کرکے ہڑتال پر ثابت قدم رہ سکیں جرمنی کا مقصد

اس سے ملک میں بےچینی پھیلانا۔ اور برطانوی طاقت کو ایک زبردست دھکا لگانا ہے
کیونکہ یہ مسلمہ امر ہے کہ جتنی دیر یہاں پر ہڑتال رہے گی جرمن لوگ اتنے ہی تجارتی میدان
میں برطانیہ سے آگے بڑھ جائینگے۔ میرا یہ ارادہ ہے کہ کسی طرح یہ پچاس ہزار پونڈ
مزدوروں کی بجائے ہمارے قبضے میں آجائیں اور ہم پانچوں دس دس ہزار بانٹ لیں

نمبر ۶۔ کیا روپیہ آپکے پاس موجود ہے۔

نمبر ۲۔ ہاں۔ یہ تھیلی ہے اس میں پچاس ہزار پونڈ کے نوٹ ہیں۔

نمبر ۶۔ تو اس میں مشکل کی کیا بات ہے۔ لائیے اسے بانٹ لیں جرمنی کو ہم لکھدینگے
کہ روپیہ کھویا گیا۔

نمبر ۴ واہ کیا دیوانوں جیسی باتیں کرتے ہو۔ آپ کو معلوم نہیں وہاں سے اور بھی
روپیہ ملنے کی امید ہے۔ اگر ہم نے یہی روش اختیار کی تو ہمارا اعتبار ساری دنیا سے اٹھ جائیگا اور ہمیں ایک
پیسہ بھی چندے کا نہیں ملیگا۔ میرے خیال میں تجویز ایسی ہونی چاہئے جس سے روپیہ
بھی ہمارے ہاتھ لگے اور کسی کو شک بھی نہ گذرے کہ ہم نے ہضم کیا ہے۔ خیر اب میں اپنی
تجویز پیش کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ آپ اپنی اپنی رائے سے مستفید فرماوینگے۔ میں نے
ارادہ کیا ہے کہ جس روز مزدور پارٹی کو روپیہ دینا ہو اُس روز رات کو ایک بھاری جلسہ
منعقد کیا جاوے۔ جس میں اخبارات کے ایڈیٹروں اور مصنفوں اور قانون پیشہ اصحاب
کو مدعو کیا جائے۔ چنانچہ اس مطلب کے لئے میں نے ایک بہت بڑا مکان بھی تلاش کر
لیا ہے۔ اس مکان میں صدر جلسہ کی نشست گاہ کے ساتھ ہی پیچھے کی طرف ایک
کھڑکی ہے جو کہ جلسے کے وقت کھولدی جاتی ہے۔ اور جو اصل میں ہمارے بہت مفید
مطلب ہوگی۔ جلسے کے وقت میں صدر جلسہ کی طرف کی کرسی پر بیٹھونگا۔ اور نوٹوں
کی تھیلی میز پر رکھدونگا۔ اسوقت ہمارا ایک آدمی کمرے میں بجلی کے بٹن کے پاس کھڑا
ہوگا۔ جوکہ میرا اشارہ پاتے ہی بٹن کو دبا کر تمام لیمپ بجھا دے گا۔ میں اپنے ہمراہ ایک

دھوئیں وار بمب لیتا جاؤں گا۔ اور کمرے میں اندھیرا ہوتے ہی نزدیک کی دیوار سے مار دوں گا۔ اس کے پھٹتے ہی تماشہ مچ جائیگا۔ اور تمام کمرہ دھواں دھار ہو جائے گا میں اسوقت فوراً ہی اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑکی میں سے نوٹوں کی تھیلی پھینک دوں گا اور ہیک جو کہ پہلے ہی کھڑکی میں تعینات ہوگا۔ تھیلی کے لیتے ہی بھاگ جائے گا۔ اس تجویز میں یہ خوبی ہے کہ کمرے میں اندھیرا ہوتے ہی کھلبلی شروع ہو جائے گی اور علاوہ ازیں بمب کے پھٹتے ہی لوگوں کی توجہ اس دیوار کی طرف ہو جائیگی اور اس اثنا میں تھیلی پھینک کر اپنی کرسی پر واپس آ بیٹھوں گا۔ اور فوراً ہی چور چور چلانا شروع کر دوں گا۔ جونہی دوبارہ روشنی ہوگی لوگوں کی آنکھیں چوندھیائی ہوئی ہونگی اور مجھ پر کوئی شبہ تک نہیں کر سکیگا۔ کہ میں اپنی جگہ سے ایک انچ بھر بھی ہلا تھا۔ ہم فرداً لوگوں کو یقین دلا دینگے کہ یہ سب شرارت مزدور پارٹی کے مخالفین کی ہے اور تمام واقع کی رپورٹ جرمنی کو لکھ دینگے۔ ان کے علاوہ جرمن جاسوس جو کہ اس جلسے میں شامل ہونگے۔ یہی خیال کرینگے۔ کہ یہ ہمارے مخالفین کی کارستانی ہے اور ہم پر کسی قسم کی بدیانتی کا شبہ نہیں کیا جائیگا۔

ہیں۔ تجویز دراصل بہت معقول ہے۔ اب ہمیں اسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرنی چاہئے

نمبر ۲۔ بیشک میں اسی بات کا ذکر کر رہا تھا۔ اب صرف انتخاب کا سوال درپیش ہے۔ اس سازش کے لئے تین آدمیوں کی ضرورت ہے جن میں سے ایک تو میرا ہونا لازمی ہے باقی دو آدمی رہے میرے خیال میں ان میں سے ایک ہیک ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ شہر کی گلیوں اور کمرے کے گرد و نواح سے بہت اچھی طرح واقف ہے۔ اب آپ میں سے صرف ایک آدمی کی ضرورت ہے۔ میرے ناقص رائے میں نمبر ۵ موزوں ہوگا۔ کیونکہ اس نے پہلے بھی میرے ساتھ کام کیا ہے۔ اور بڑی دیانتداری اور محنت سے ہر کام کو پورا کیا ہے ؏

میں - بیشک میں ہر ایک حکم بجالانے کے لئے تیار ہوں -
نمبر ۲ - لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہیں ہم سب کو نہ لے ڈوبنا -

تیرھواں باب (۱۳)

میں پاس کے بغیر کمرے میں کسطرح داخل ہوا

جس روز رات کو جلسہ ہونا قرار پایا تھا - نمبر ۲ نے صبح ہی مجھے اُٹھایا اور اس طرح سلسلہ گفتگو شروع کیا -

نمبر ۲ - دیکھو آج ہم نے لنڈن پہنچنا ہے - اور گاڑی یہاں سے بارہ بجے روانہ ہوگی ہمیں ابھی سے تیار ہو جانا چاہئے - تمہاری پوشاک میری پوشاک سے بالکل ملتی جلتی ہے - اس لئے بہتر ہے - کہ تم اپنے کپڑے اتار دو اور نیچے کے کمرے میں چلکر میرا دوسرا سوٹ پہن لو تاکہ پولیس کو ہم پر کوئی شبہ نہ گذرے کیونکہ دو آدمیوں کی ایک ہی رنگ کی پوشاک دیکھ کر یہ شک گذرتا ہے کہ ان دونوں کا آپس میں کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے

میں نمبر ۴ اور نمبر ۶ کو خفیہ کمرے میں چھوڑ کر نمبر ۲ کے ساتھ نیچے اتر آیا اور ہم دونوں نیچے کے کمرے میں داخل ہوگئے

نمبر ۲ - میں بھی یہی چاہتا تھا کہ تم میرے ساتھ اس سازش میں ملکر کام کرو کیونکہ تم مجھے ایک شریف آدمی معلوم ہوتے ہو - بلکہ مجھے تو کبھی کبھی اس بات کی حیرانی ہوتی ہے - کہ تمہارے جیسا شریف آدمی ہماری سوسائٹی میں شامل کس طرح ہوگیا - تاہم مجھے آپ کی شرافت سے اسقدر تو فائدہ ہے کہ آپ ایک دیانتدار آدمی ہیں - نمبر ۴ اور نمبر ۶ کو میں اس لئے شریک نہیں کرنا چاہتا تھا - کہ کہیں وہ تمام کی تمام تھیلی نیکر ہی نہ بھاگ

نہ ہو جائیں اور ہمیں ایک کوڑی کا بھی نہ رکھیں۔ مجھے ہیبک پر کامل بھروسہ ہے۔ اور
اسی طرح مجھے آپ کا کامل یقین ہے
میں نے خیال کیا۔ کہ یہ میری اصلیت کو ٹھیک ٹھیک تاڑ گیا ہے۔ اس لئے میں نے
کوئی جواب دینا بہتر خیال نہ کیا۔ اور چُپ چاپ کھڑا رہا۔ نمبر ۲ نے اپنے نئے کپڑے
مجھے نکال کر دیئے۔ اور میں نے پہن لئے اب ہم دونوں ہر طرح سے سفر کے لئے تیار ہو
چکے تھے۔ اتنے میں ہیبک کھانا لے آیا۔ اور ہم دونوں نے کھانا شروع کیا۔ نمبر ۲ نے
کھانا کھاتے ہوئے مجھے کمرے کا پورا پورا پتہ بتا دیا۔ اور ہیبک کو بھی کہدیا کہ تم ہمارے
بعد کی گاڑی میں اُسی کمرے پر پہنچ جاؤ۔ جہاں جلسہ منعقد ہونا ہے۔ اس کے بعد
نمبر ۲ نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔
نمبر ۲۔ مکان کا پتہ تو میں نے آپ کو بتا دیا۔ اور ہیبک کو میں کچھ اور بتانا نہیں چاہتا
کیونکہ وہ اس جگہ کی نسبت مجھ سے بھی زیادہ واقفیت رکھتا ہے۔ جب تم کمرے کے
پاس پہنچ جاؤ۔ تو وہاں کھڑکی کے شیشوں میں سے دیکھ لینا کہ کمرے میں چبوترہ کس
طرف بنا ہوا ہے۔ بس وہی جگہ میرے اور مزدوروں کے لیڈر کے بیٹھنے کی ہوگی۔
پرسوں میں مزدوروں کے لیڈر سے اس کمرے کی ایک چابی لے آیا تھا۔ میں نے
چابی طلب کرتے ہوئے اُسے کہا کہ اگر میں کسی روز یہاں پر آؤں اور آپ دو چار گھنٹے
کے لئے غیر حاضر ہوں تو کمرے کی چابی ہونے ہوتے میں آپ کا یہاں سے انتظار کر
سکتا ہوں۔ اس لئے آپ کی مہربانی ہوگی اگر آپ تالے کی دوسری چابی مجھے دیدیں
چنانچہ لیڈر نے بڑی خوشی سے مجھے ایک چابی دیدی۔ اسوقت تم یہ چابی لے لو اور
وہاں جا کر دروازہ کھول لینا۔ اور بڑے دروازے کے پاس جو بجلی کی روشنی کا بٹن
ہے۔ اُسے دبا کر دیکھ لینا۔ اور اُسے دو چار دفعہ کھما کر مشق کر لینا تاکہ وقت پر دھوکا
نہ دے سکے +

ہیں۔ اگر میرے جانے سے پہلے ہی کمرہ کھلا ہوا اور لیڈر صاحب وہاں موجود ہوئے تو میں تمام حالات کیسے دیکھ سکوں گا۔

نمبر ۲- میں نے مزدوروں کے لیڈر کو کل ہی تار دیدیا تھا کہ ہم کل کو بارہ بجے کی گاڑی سے آرہے ہیں۔ آپ ہمیں ضرور اسٹیشن پر ملیں"۔ مجھے کامل یقین ہے کہ وہ ہمیں ضرور سٹیشن پر ملیگا گاڑی سے اترتے ہی تم نے مجھ سے جدا ہوجانا۔ اور فوراً کمرے کیطرف چلدینا۔ میں اور لیڈر صاحب آہستہ آہستہ باتیں کرتے ہوئے بڑی دیر میں پہنچینگے اور اتنے میں تم سب کچھ دیکھ بھال سکوگے۔

ہم گاڑی میں سوار ہوکر لنڈن پہنچے۔ میں نے گاڑی سے اترتے ہی کمرے کا راستہ لیا۔ اور کوئی دس منٹ میں جاپہنچا۔ کمرہ کیا تھا۔ گویا ایک سُرخ رنگ کی بڑی بھاری عمارت تھی۔ میں نے دروازہ کھولا اور بجلی کے بٹن پر کئی دفعہ اپنا تجربہ کیا۔ اور پھر اسی طرح دروازہ بند کرکے اس کھڑکی کے پاس پہنچا۔ جہاں سے کہ ہباٹ نوٹوں کی تھیلی لیکر بھاگ جاتا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ اگر یہ روپے مزدوروں کے ہاتھ میں لگ گئے۔ تو یہ لوگ ہڑتال میں کامیاب ہونگے۔ اور اسطرح ملک کی تجارت اور عوام کو بہت بھاری نقصان پہنچیگا۔ اور اگر یہ روپیہ خدا نخواستہ انارکسٹوں کے ہتھے چڑھ گیا۔ تو یہ اسقدر بیش بہا رقم کو خراب کردینگے اس لئے میں نے یہ تجویز سوچی کہ میں اپنے بھائی کو ابھی تار دیکر بلا لوں اور اُسے اچھی طرح سے سمجھا دوں کہ تم بجلی کے بٹن کے پاس کھڑے رہنا اور جب فلاں کرسی پر بیٹھا ہوا آدمی اپنے سر پر ہاتھ رکھے۔ تو فوراً روشنی بجھا دینا اور فوراً ادھر اُدھر کھسک جانا۔ اور میں نے اپنے لئے یہ تجویز سوچی کہ میں ہبک کی نظروں سے چھپ کر کھڑکی سے کچھ فاصلے پر کھڑا رہوں گا اور جونہی تھیلی اندر سے باہر آئے گی میں دوڑ کر ہبک سے پہلے ہی پکڑ لونگا۔ یا اس سے چھین لوں گا کیونکہ وہ مجھ سے طاقتور تو تھا ہی نہیں۔ لیکن میں نے اپنا راز اپنے بھائی کو بھی ظاہر کرنا مناسب خیال نہ کیا کیونکہ

بہت دفعہ ایسی غلطی کرکے کئی سراغرساں نقصان اُٹھا چکے تھے۔ آخر کار میں نے
بڑے غور کے بعد یہ تجویز سوچی کہ میں روشنی بجھاتا ہی کمرے کے پیچھے کی گلی میں
آکر کھڑا ہو جاؤں گا۔ کیونکہ ہبک کے بھاگ کر جانے کا یہی راستہ تھا۔ دوسری طرف
یا تو لوگ ہونگے۔ یا ایک دو پہرہ دینے والے۔ میں نے یہ خیال کیا۔ کہ روشنی بجھاتے
ہی تو نمبر ۲ تھیلی نہیں پھینک دیگا۔ بلکہ روشنی کے بجھتے ہی وہ جیب میں سے بمب
نکالے گا۔ اور اُسے دیوار سے ماریگا اور بعد ازاں کرسی پر اٹھ کر کھڑکی کے نزدیک
جاکر تھیلی پھینکے گا۔ اس اثنا میں میں روشنی بجھا کر ہبک کے راستہ میں جاکر کھڑا
ہو سکتا ہوں اور اگر کچھ وقت اور نظر آیا تو فوراً وہاں سے کھڑکی کی طرف دوڑ کر
تھیلی کو ہبک سے پہلے پکڑ لوں گا۔ اور بفرض محال اس کے ہاتھ میں بھی آگئی۔ تو میں
چھین لوں گا۔ کیونکہ مجھے اپنی طاقت پر کامل بھروسہ تھا۔
مجھے خیال تھا کہ نمبر ۲ اور اسکا ساتھی بھی اب آنے والے ہی ہوں گے۔ اس لئے
کمرے کو اچھی طرح دیکھ بھال کر میں وہاں سے چلدیا اور پھر رات کو ساڑھے سات
بجے کے قریب واپس آیا۔ جب میں کمرے کے پاس پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ کارروائی
جلسہ شروع ہونیوالی ہے اور تمام لوگ اندر داخل ہو چکے ہیں۔ جونہی میں اندر داخل
ہونے لگا تو مجھے روک دیا گیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ داخلہ پاس سے ہے جو کہ
صرف مزدوروں اور خاص خاص آدمیوں کو ہی تقسیم کئے گئے تھے۔ مجھے اسوقت نمبر ۲
کی غلطی کا انکشاف ہوا کہ اس نے مجھے کوئی ٹکٹ یا پاس نہیں دیا۔ میں حیران تھا
کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ کہ اتنے میں مجھے خیال آیا کہ میری جیب میں نمبر ۲ کی تقریر کے
چند مسودے کاغذ پر تحریر کئے ہوئے موجود ہیں اور اس نے یہ نوٹ آج کی تقریر
کے لئے لکھے تھے۔ میں نے دروازے کے محافظ سے کہا۔ کہ میں نمبر ۲ کا [illegible]
ہوں اور یہ کاغذ انکو دینے کے لئے آیا ہوں۔ اس نے ان کاغذوں کو دیکھا اور یہ

معلوم کرکے کہ یہ دراصل مسٹر ہال کی تقریر کے نوٹ ہیں۔ اس نے مجھے اندر داخل ہونے کی اجازت دیدی۔ ورنہ اگر میں اندر داخل نہ ہوسکتا تو تمام روپیہ مزدوروں کی جیب میں جاتا اور ایک ایسی زبردست ہڑتال ہوتی۔ جوکہ برطانوی تجارت کو کئی دنوں کے لئے درہم برہم کردیتی۔

چودہواں باب (۱۴)

میری خوب گت بنی

میرے اندر داخل ہوتے ہی کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ پہلے تین چار نوجوان اور خوبصورت لیڈیوں نے اپنی سریلی تانوں میں اتفاق اور حب وطن کا راگ گایا۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے اپنی تقریر شروع کی۔

صدر جلسہ۔ معزز دوستو! اس عزت کے لئے میں آپ کا بہت مشکور ہوں جوکہ آپ نے مجھے بخشی ہے۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ سٹرایک (ہڑتال) کے لئے یہ لازمی ہوتا ہے۔ کہ پہلے کچھ سرمایہ اکٹھا کرلیا جائے۔ تاکہ وہ لوگ جن کے پاس کچھ کھانے کے لئے نہ ہو تکلیف نہ اٹھا سکیں۔ آپ جانتے ہیں کہ مسٹر ہال (ممبر ۲) ایک ہمدرد دل رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ غریبوں کی حمایت کی ہے۔ چنانچہ وہ آپ لوگوں کی مدد کے لئے پچاس ہزار پونڈ دیتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ دنیا میں ایک زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ اور وہ جنگ امیروں اور غریبوں کی جنگ ہے۔ امیر ہمیں کچل ڈالنا چاہتے ہیں۔ امیر ہمیں ایک غلامانہ زندگی بسر کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ امیر ہمیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ امیروں کو ہم نے ہی امیر بنایا ہے۔ امیروں کے بڑے بڑے محلات ہماری ہی محنت

ہم سمجھتے ہیں۔ امیر کم مزدوری دیکر ہمیں بھوکا مارنا چاہتے ہیں۔ میں کہوں گا۔ کہ یہ ہرگز نہیں ہونے پائیگا۔ ہم فاقہ کشی کو بے عزتی کی زندگی پر ترجیح دینگے اور علاوہ ازیں جب مسٹر ہال جیسے احباب ہمارے ساتھ ہیں تو ہمیں کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے ✦

اس کے بعد مسٹر ہال کھڑے ہوئے اور تھیلی میز پر رکھدی۔ اور ذرا اٹھکر تھیلی میں ہاتھ ڈالا۔ اور ساتھ ہی دوسرا ہاتھ اپنے سر پر پھیرا۔ ہاتھ کے سر تک پہنچتے ہی میں نے فوراً بجلی کے روشنی کے بٹن کو دبادیا۔ روشنی کے بجھتے ہی تمام کمرے میں اندھیرا ہوگیا۔ اور میں فوراً ہی دروازے سے باہر نکل گیا ✦

اگلے روز میں اپنے ایک دوست سے ملا۔ جن نے مجھے رات کے واقعات کے پورے پورے حالات بیان کئے۔ میرے دوست نے بڑی حیرانی سے کہا کہ رات کو کسی آدمی نے کمرے کی روشنی بجھادی اور اندھیرا ہونے کے دو چار منٹ بعد ایک زبردست دھڑاکا ہوا۔ اس کے ساتھ مسٹر ہال بڑے زور سے چلّا اُٹھے۔ کہ چور۔ چور۔ نوٹ۔ لو دروازہ بند کرو۔ کوئی باہر نہ جانے پائے۔ اس چیخ سے کمرے میں ایک زبردست تہلکہ مچ گیا۔ تمام لوگ یہ سُن کر حیران رہ گئے۔ کہ کوئی بدمعاش نوٹوں کی تھیلی اندھیرے میں صاف اڑا کر لے گیا۔ اور کوئی پتہ نہیں چلا ✦

میں کمرے کی روشنی بجھاتے ہی باہر نکلا۔ اور بڑی سرعت اور تیزی کے ساتھ کھڑکی کی طرف چلا تاکہ بیگ سے تھیلی چھین لوں میں ابھی کمرے کے کونے پر ہی پہنچا تھا۔ کہ اس مکان کا بوڑھا چوکیدار سامنے سے ملا۔

چوکیدار۔ کہاں جاتے ہو۔

میں۔ اندر بیٹھے بیٹھے گرمی کی وجہ سے دم گھٹنے لگ گیا تھا۔ اس لئے ذرا تازہ ہوا کھانے کے لئے باہر نکل آیا ہوں۔

چوکیدار۔ ہوا کھانی تھی تو اُسطرف جاتا تھا۔ ہم اسطرف کسی آدمی کو بھی نہیں آنے دیتے

بلکہ یہ بہتر تھا۔ کہ چار آنے کی شراب لیکر پی لیتے۔ بس تمام کچھ ٹھیک ہو جاتا۔

میں۔ میں آپکے مشورے کا مشکور ہوں۔ مجھے شراب وراب کی چنداں ضرورت نہیں صرف دو ایک منٹ میں گھبراہٹ دور ہو جائیگی

چوکیدار۔ (میرا کوٹ پکڑ کر) بھائی ہم ادھر کسیکو نہیں آنے دیتے ذرا یہاں سے تشریف لیجائیے۔

میں۔ (آٹھ آنے کے پیسے دیکر) لیجئے بڑے میاں سردی ہے۔ کچھ شراب پی لینا۔

چوکیدار۔ (پیسے لیکر) آپ ایک جنٹلمین ہیں۔ بڑے شوق سے آرام کیجئے۔ میں ایسا بیوقوف آدمی نہیں۔ کہ ایک شریف آدمی کو جبکہ اس کی طبیعت علیل ہو خواہ مخواہ دق کروں آپ ذرا ٹھہریں۔ میں آپ کے لئے کرسی لا دیتا ہوں۔ لیکن آپنے تو صرف آٹھ آنے کے پیسے ہی دیئے کم از کم ایک روپیہ تو ہونا چاہئے تھا۔ آپ جانتے ہی ہیں زمانہ بڑا گراں ہو رہا ہے

میں چوکیدار سے یہ باتیں کر ہی رہا تھا۔ کہ اتنے میں اندر سے بم کے چلنے کی آواز آئی میں نے خیال کیا کہ اب بم کے پھٹنے کا وقت قریب ہے۔ اس لئے اب کھڑکی کے پاس پہنچنا چاہئے۔ لیکن چوکیدار خواہ مخواہ فضول گفتگو میں وقت ضائع کر رہا ہے۔ اس لئے میں نے اس کے ہاتھ کو زور سے جھٹکا دیا۔ لیکن یہ کمبخت تو جونک کی طرح چمٹا ہوا تھا میرے جھٹکا دیتے ہی اس نے میرے کوٹ کو اور مضبوطی سے پکڑ لیا۔ میں نے مجبور ہو کر اپنی ٹانگ اس زور سے اس کی دونوں ٹانگوں پر ماری۔ کہ وہ فوراً گر پڑا۔ ہم گتھم گتھا ہو رہے تھے جبکہ اندر سے چور چور کی آواز آئی اتنے میں ایک آدمی ہمارے اوپر سے کود کر بھاگ گیا میں نے نظر اٹھا کر تو یہ بیک ہی تھا۔ باہر کے لوگوں نے جب چور چور کی آواز سنی۔ اور ہمیں گتھم گتھا دیکھا۔ تو انہوں نے خیال کیا۔ کہ میں ہی چور ہوں اور چوکیدار نے مجھے پکڑ رکھا ہے۔ پانچ آدمیوں نے آتے ہی مجھے پکڑ لیا۔ اور خوب ملنا شروع کیا۔ کوئی طمانچہ مارتا تھا۔ کوئی چھڑی رسید کرتا تھا۔ چار پانچ لڑکوں نے تو میرا کوٹ ہی پھاڑ ڈالا۔ اتنے میں چوکیدار نے کہا کہ یہ کوئی چور تو نہیں ہے۔ بلکہ [illegible]

نے تو چور چور ہونے سے پہلے ہی کُشتی مچار کھی ہے۔ ہمارا تو آپس کا جھگڑا ہے تُم خواہ مخواہ کیوں اس کی مرمت کر رہے ہو۔ اس بات پر ایک آدمی نے میری تلاشی لی۔ لیکن جب میرے پاس سے کوئی تھیلی نہ نکلی تو مجھے چھوڑ دیا۔ بیچارہ چوکیدار بہت گھاٹے میں رہا۔ اُسے آٹھ آنے کے پیسے بھی نہ ملے۔ کیونکہ وہ لڑتے وقت اُس کے ہاتھ سے گر گئے اور لڑکوں نے اُٹھا لئے اور میں وہاں سے اچھی طرح خاطر تواضع کروا کر سیدھا گھر کی طرف چلتا بنا۔ گھر آکر میں کئی روز تک چوٹوں پر سینک دیتا۔ اور دوائی لگاتا رہا۔ اور کئی دن میں اچھی طرح چلنے پھرنے کے لائق ہوا۔ جب میں اچھی طرح تندرست ہو گیا۔ تو میں نے ایک روز مسٹر ہال کو تار دیا۔ کہ میں آج شام کی گاڑی میں آپ سے ملنے آرہا ہوں۔ چنانچہ جب میں سٹیشن پر اُترا تو ہبک پلیٹ فارم پر موجود تھا

میں۔ ہبک! کہو روپیہ تو محفوظ ہے۔

ہبک۔ جی ہاں۔ باقی سب بانٹ لیا گیا ہے۔ صرف آپ کا حصّہ اُس روز سے امانت میں رکھا ہے۔ آپکا بہت انتظار کیا۔ لیکن آپ تشریف ہی نہ لائے۔

میں۔ کہئے مسٹر ہال تو راضی خوشی ہیں۔

ہبک۔ ان کی طبیعت کچھ دنوں سے علیل ہے۔ کچھ بخار سا آتا ہے۔ وہ مجھے تو آپکا چہرہ بھی اترا ہؤا معلوم ہوتا ہے۔ کہئے خیریت سے تو رہے +

میں۔ ہاں مجھے بھی کچھ دنوں سے بخار ہی آرہا ہے۔

میں اور ہبک مکان پر پہنچے۔ میں نے کمرے میں داخل ہوتے ہی دیکھا کہ ہمارے پریزیڈنٹ صاحب بستر پر لیٹے رہے ہیں۔ میں نے سلام کیا۔ جس کا جواب اُنہوں نے اسلام میں دیا۔ اور ساتھ ہی کہا۔ کہ میں مجبور ہوں کہ بیماری کی وجہ سے اُٹھ نہیں سکتا امید ہے کہ آپ معاف فرما دینگے۔

نمبر ۲۔ تشریف رکھئے۔ آپ کی طبیعت کیسی ہے کچھ کمزور سے معلوم ہوتے ہو۔

میں۔ ہاں۔ اُس روز مجھے اپنی ڈیوٹی بہت مہنگی پڑی۔ جونہی میں نے روشنی بجھائی چار پانچ آدمی میری طرف لپکے اور اندھیرے میں میری مرمت کر ڈالی کسی نے گھونسا مارا کسی نے تھپیڑ رسید کیا۔ کسی نے کوٹ پھاڑ ڈالا۔ غرضیکہ بڑی مشکل سے وہاں سے جان بچا کر نکلا۔

ممبر ۲۔ بھائی کیا پوچھتے ہو۔ میرا بھی یہی حال ہوا۔ جونہی میں نے چور چور کہہ کر پکارا لوگ میری طرف دوڑے انہوں نے یہ خیال کیا کہ چور ابھی میز کے قریب ہی ہوگا۔ اس دھینگا مشتی میں میری کرسی لڑھک گئی اور میرے سخت چوٹیں آئیں۔

میں۔ تو پھر روپے کا کیا حشر ہوا؟

ممبر ۲۔ آپ کا حصہ موجود ہے۔ میرے کوٹ کی دہنی جیب میں سے چابی نکال لیں اور سامنے کے صندوق میں آپ کی امانت دھری ہے وہ نکال لیں۔

میں نے کوٹ کی جیب میں سے چابی نکالکر صندوق کھولا اور اس میں سے ایک بنڈل نکالا جس پر نمبر ۲ لکھا ہوا تھا۔ میں نے اسے کھولا تو دس ہزار پونڈ کے نوٹ پائے۔

میں۔ کیا باقی ممبر ابھی تک یہیں ٹھہرے ہوئے ہیں یا چلے گئے۔

ممبر ۲۔ بھلا جب جیب میں روپیہ پڑ جائے تو پھر کون ٹھہرتا ہے۔ اور اس کے علاوہ میں نے بھی ان کا جانا مناسب ہی خیال کیا۔ کیونکہ اُس کنسٹبل کی جسے ہم نے قبرستان میں قتل کیا تھا۔ بڑی تفتیش ہو رہی ہے۔ سنا ہے کہ ملک کے مشہور سراغرساں بھی چھوڑ دئے گئے ہیں۔ ان حالات میں آپ اگر ٹھہرنا چاہیں تو خوشی سے ٹھہر سکتے ہیں۔

میں۔ میرا ارادہ تو جانے کا ہی ہے کیونکہ یہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ اور علاوہ ازیں اس روپے کو بھی کہیں رکھنا ہے۔

ممبر ۲۔ بہت اچھا آپ کی مرضی لیکن ایک بات ہے جو کہ میں نے باقی ممبروں سے بھی کہہ دی ہے اور آپ سے بھی ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ آپ اس روپیہ کو کسی بنک

میں نہ جمع کرائیں اور نہ ہی اسے اتنی زیادتی سے خرچ کریں۔ کہ لوگ خواہ مخواہ کسی قسم کا شک کریں۔ بسا اوقات انسان بہت سا روپیہ پاکر بہت فضول خرچیوں پر اُتر آتا ہے۔ اور اُسے اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرتے ہوئے دیکھ کر لوگوں کو شک پیدا ہو جاتا ہے۔ اور آخر کار سب راز کھُل جاتا ہے۔ لیکن آپ تو مجھے شریف آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے مجھے یہ امید نہیں کہ آپ اسے کسی برے کام میں استعمال کرینگے۔ ہماری اگلی مجلس اسی کمرے میں اگلے اتوار کو ہو گی۔ میں نے تمام ممبروں کو ہدایات کر دی ہیں۔

میں۔ بہت اچھا مجھے اب اجازت دیں۔ خُدا حافظ

میں وہاں سے چل دیا۔ لیکن میرے دل میں ایک عجیب خیال پیدا ہو گیا تھا۔ کہ نمبر ۲ میری شرافت کو بار بار دہرا رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو اسکا شک کوئی خطرناک صورت اختیار نہ کر لے لیکن مجھے اس بات کی خوشی تھی۔ کہ اس نے ابتک تو مجھ پر کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کیا۔

پندرھواں باب (۱۵)

پریزیڈنٹ فرانس کے قتل کی سازش

اتوار کو نمبر ۲ کے مکان پر ہم سب جمع ہوئے۔ تمام نے نمبر ۲ سے اس کی صحت کا حال پوچھا۔ چنانچہ اُس نے تمام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کی دعا میں اب بالکل تندرست ہوں اس کے بعد نمبر ۲ نے کہا کہ اب ہمیں اپنی عنانِ توجہ اصل مقصد کی طرف پھیرنی چاہیئے۔ جس کے لئے ہم یہاں پر موجود ہوئے ہیں۔

نمبر ۲۔ دوستو۔ ماسکو کے ایک زبردست بالشویک لیڈر نے مجھے لکھا ہے کہ ہم

نے سنا ہے کہ فرانس کا پریزیڈنٹ انگلستان میں آنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر تم کسی
طرح فرانس اور انگلستان میں جنگ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ۔ تو میں تمہیں
پچھتر ہزار پونڈ دینے کا وعدہ کرتا ہوں آج ہم نے ایک بہت اچھی سازش تجویز
کی ہے۔ جو کہ میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

دوستو! آپ جانتے ہیں کہ پہلی ناکامیابی ہمیں لارڈ کمنتھرا پی کے مکان
کے اڑانے میں ہوئی تھی۔ اور دوسری ناکامیابی پریزیڈنٹ امریکہ کی گاڑی پر
بمب گرانے کی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ اگر آج وہی نامعقول عورت زندہ ہوتی تو
ہمیں پچاس ہزار پونڈ کی بیش بہا رقم حاصل کرنے میں ضرور ناکامیابی کا منہ دیکھنا
پڑتا۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ لنڈن میں ایک یہودی کلب (یہودی انجمن)
قائم ہے اور ہم بھی اُس کا ممبر ہے۔ اس کلب میں بڑے بڑے سیاح ۔ انجینیئر
و مصنف و ایڈیٹر لوگ شامل ہیں۔ یہ ایک سراسر مذہبی سوسائٹی ہے اور قریباً
پچاس سال سے قائم ہے۔ اس کے ممبر اعلےٰ چال چلن کے آدمی ہوتے ہیں لیکن
آجکل اس سوسائٹی کو کچھ کچھ زوال آنا شروع ہو گیا ہے اور آج اس کے ممبر اُس
پائے اور بزرگی کے نہیں۔ جیسے کہ آج سے دس سال پیشتر نظر آتے تھے۔ آہستہ
آہستہ لوگ اس کلب سے مستعفی ہوتے جاتے ہیں اور تعداد روز بروز کم ہو رہی
ہے۔ موجودہ ممبروں کو رات دن یہی فکر دامنگیر رہتی ہے کہ کسی طرح اپنے ممبروں
کی تعداد بڑھائی جائے۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ اب بھی ان کے ممبروں میں
دو چار لارڈ اور بہت سے بڑی بڑی حیثیت کے لوگ نظر پڑتے ہیں۔ ان کا انتظام
بہت اچھا ہے۔ جو کہ ہمارے مفید مطلب بھی ہے اور وہ یہ کہ لیکچرار کو دس منٹ سے
زیادہ تقریر کرنے کی اجازت نہیں دیجاتی۔ اُنہوں نے ایک گھنٹی بنا رکھی ہے
جسکے بیچ میں ایک سپرنگ لگا ہوا ہے۔ اور جب اس گھنٹی کو چابی دیجاتی ہے۔ تو

یہ ہر دس منٹ کے وقفے کے بعد بجتی ہے۔ اور لیکچرار کو اس کی آواز اپنی تقریر بند کرنی پڑتی ہے۔ یہ گھنٹی صدر جلسہ کے سامنے میز پر رکھی رہتی ہے۔ میرا ان باتوں کے ذکر کرنے سے یہ مطلب ہے۔ کہ اس مہینے کی پندرہ تاریخ کو پریزیڈنٹ فرانس انگلینڈ میں تشریف لائینگے۔ اور یہودی لوگوں نے پہلی ہی شام کو ایک جلسہ تجویز کیا ہے جس میں میدان جنگ میں کام آنے ہوئے سپاہیوں کے لئے دعا پڑھی جائیگی اور علاوہ ازیں اُنھوں نے پریزیڈنٹ موصوف کو اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے۔ رضامند کر لیا ہے۔ اس جلسہ کا سکریٹری ہمارا پُرانا دوست لارڈ کنتھرا پی ہ ہیکسنے مجھے یقین دلایا ہے کہ اس کی سازش کی پہلی ہی زد سے لارڈ موصوف اور پریزیڈنٹ فرانس دونوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر ہم کامیاب ہو گئے تو ہمیں مالی فائدہ کی بجائے ایک یہ بھی فائدہ ہو گا۔ کہ ہماری عزت ممالک مشرقیہ اور روس میں ہونے لگ جائیگی۔

لیلی۔ بیشک۔ بات تو معقول ہے۔ اب اس سازش کو عملی جامہ پہنانیکی کوشش کرنی چاہئے

نمبر ۲۔ ہیکسنے تمام ذمہ داری اپنے سر پر لی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہماری سوسائٹی کا یہ دستور ہے کہ جب کوئی پہلے پہل ہمارا ممبر بنتا ہے تو اُسے کوئی نہ کوئی خطرے کا کام سرانجام دینا پڑتا ہے۔ اور اگر وہ اس میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو ہم اُسے اپنا ممبر بنا لیتے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ ہیکس۔ نوٹوں کی تھیلی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ اور اب اس کی آزمائش کی چنداں ضرورت نہیں لیکن وہ خود ہی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ یہ کام اس کے سپرد کر دیا جائے اگر ہیکس کامیاب ہو گیا۔ تو ہمارا مستقبل بہت شاندار نظر آنے لگیگا۔

نمبر ۶۔ آپ ایک ہی بات کو بار بار دُہرائے جاتے ہیں۔ ہم کوئی مدرسے کے بچے تو ہیں ہی نہیں۔ بھلا بوڑہی عورت کی طرح ایک ہی بات کو بار بار رٹنے سے کیا

حاصل ہم آپ کا مطلب بخوبی سمجھ گئے ہیں۔ کہ آپ لارڈ کلنھرا بی اور پریزیڈنٹ فرانس کو اڑانا چاہتے ہیں۔ اب صرف مطلب کی بات ہونی چاہیئے۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ ہم کسطرح کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور ہمیں کیا کرنا چاہیئے +

نمبر ۲۔ بہت بہتر۔ میں اب تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا۔ ہماری سازش اسطرح کامیاب ہو سکتی ہے۔ کہ یہودی کلب کے سکرٹری صاحب نے پیرس سے ایک عجیب قسم کا ٹائم پیس منگوانے کی صلاح کی ہے جسمیں یہ صفت ہوگی کہ ہر دس منٹ کے بعد ٹائم پیس میں خود بخود گھنٹی بجے گی اور گھنٹی کے بجتے ہی پریزیڈنٹ فرانس زندہ باشؔ کی آواز نکلے گی۔ چنانچہ سکرٹری نے پیرس کے ایک کارخانے کو لکھ بھی دیا ہے کہ اس قسم کا ایک ٹائم پیس بہت جلد تیار کر کے بھیجدیا جائے اور ہبک نے بھی اس کارخانے کا پتہ ڈاک خانے سے معلوم کر لیا ہے اور اب وہ اس قسم کا اور اتنے ہی حجم کا ٹائم پیس بنوانے کے لیئے پیرس جانے کے لئے تیار ہے اس ٹائم پیس میں اور یہودی کلب کے ٹائم پیس میں صرف اندر کے پرزوں کا ہی فرق ہوگا۔ ہبک اس ٹائم پیس میں ایک چھوٹا سا بم رکھدیگا۔ جونہی دس منٹ کے بعد اس کے اندر کے پرزے حرکت کرینگے۔ تو بم پھٹ جائیگا اور دور و نزدیک کے آدمیوں کو آن واحد میں نیست و نابود کر دیگا اور یہ ایک ایسی تجویز ہے جس سے ہم پریزیڈنٹ اور لارڈ دونوں کو یکلخت اڑا سکتے ہیں آپ لوگوں سے اس سازش کے ذکر کرنیکا یہی مطلب ہے۔ کہ اگر اس تجویز میں کوئی نقص یا خامی رہ گئی ہو تو وہ آپکے مفید مشورے اور صلاح سے درست ہو سکے

نمبر ۶۔ تجویز بہت معقول اور مدلل ہے اس میں کامیابی کی ہر طرح امید ہے میں مسٹر ہبک کی لیاقت کی داد دیتا ہوں اور مجھے اس تجویز سے ہر طرح اتفاق ہے +

میں۔ میں بھی نمبر ۵ کی تائید کرتا ہوں لیکن اگر گستاخی معاف ہو تو اتنا ضرور عرض کرونگا کہ مسٹر ہیک نمبر والے ٹائم پیس کی جگہ تو آسانی سے رکھ سکتا ہے کیونکہ وہ کلب کا ممبر ہونے کی وجہ سے بڑی آسانی سے وہاں جا سکتا ہے اور علاوہ ازیں دونوں ٹائم پیس ہم شکل بھی ہیں۔ لیکن مشکل کی بات یہ ہے کہ اگر مسٹر ہیک نے ٹائم پیس تبدیل کرکے رکھدیا۔ اور کسی ممبر نے اس کی گھنٹی کی آواز سننے کیلئے شوقیہ چابی دی تو دس منٹ کے بعد ٹائم پیس پھٹ جائیگا اور ہماری تمام امیدوں پہ پانی پھر جائیگا۔

نمبر ۲۔ مجھے بھی پہلے پہل یہی خیال پیدا ہوا تھا۔ لیکن ہیک کا ارادہ اسے اسوقت تبدیل کرنے کا ہے جب کارروائی جلسہ شروع ہونے لگے اور سب لوگ جمع ہوگئے ہوں میرے خیال میں ہمیں ہیک پر ہر طرح سے بھروسہ کرنا چاہیئے وہ تمام درست کرلیگا۔ اسوقت ہمیں اپنی مجلس برخاست کرنی چاہیئے۔ اور ہم سب کو ٹائم پیس کے پھٹنے کے اگلے روز شام کو اسی جگہ جمع ہونا چاہیئے۔

سولہواں باب (۱۶)

پر تکلّف دعوت

یہودی کلب کے ممبروں نے یہ بات تجویز کی تھی۔ کہ پریزیڈنٹ فرانس کو ایک شاندار اور پرتکلف دعوت دیجائے اور دعوت کے بعد جب تقریریں شروع ہوں تو یہ ٹائم پیس میز پر موجود ہو چنانچہ آہستہ آہستہ تمام ممبر اکٹھے ہوگئے۔ اور پریزیڈنٹ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اس دعوت میں اخباروں کے ایڈیٹر عالی دماغ مصنّف اور لارڈ اور سیاح لوگ اپنی اپنی مقررہ کرسیوں رونق افروز تھے۔ دعوت ختم ہونے کے بعد لارڈ کنچنر اپی نے اپنی تقریر شروع کی +

لارڈ کنتھرانی۔ صاحبان میں حاضرین جلسہ کی طرف سے جناب پریذیڈنٹ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بعنایت مہربانی سے ہماری دعوت کو منظور فرمایا ہے دراصل یہ ہمارے لئے بڑے فخر و خوشی کی بات ہے کہ اس دنیا کی ایک زبردست ہستی اسوقت ہمارے مابین موجود ہے۔ جس نے دنیا کی آزادی اور تہذیب کو برقرار رکھنے کے لئے اپنے ملک کے لکھوکھا نوجوانوں کو قربان کر دیا۔ کیا دنیا کی کوئی قوم میدان جنگ میں اسقدر بہادری کا دعوےٰ کر سکتی ہے۔ ہرگز نہیں میرا دعوےٰ یہ ہے کہ اس جنگ میں اتحادیوں کی کامیابی کا باعث فرانسیسی سپاہیوں کی جانبازی کوششیں تھیں۔

لارڈ کنتھرانی اپنی تقریر ختم کرنے کو ہی تھا۔ کہ ٹائم پیس نے گھنٹی بجائی۔ اور اسکے بجتے ہی "پریذیڈنٹ فرانس زندہ باش" کی صدا ٹائم پیس میں سے نکلی۔ تمام ممبر اسے سنتے ہی بہت خوش ہوئے۔ خوب تالیاں بجیں۔ لوگ سکرٹری صاحب کی کوشش کی داد دینے لگے۔ اس کے بعد مقتول سپاہیوں کے لئے دعائیں مانگی گئیں اور جلسہ برخاست ہوا۔

سترہواں باب (۱۷)

ٹائم پیس کے نہ پھٹنے کی وجہ

دراصل مسٹر ہیک کی اس ناکامیابی کا باعث میں ہی تھا میں بھی ایک عرصہ سے اسی یہودی کلب کا ممبر تھا۔ چنانچہ جس روز ہیک ٹائم پیس بنوانے کے لئے پیرس کو روانہ ہوا۔ میں بھی اس کے ایک دن بعد پہنچا۔ اور اسی پتہ کے مطابق گھڑی سازکے کارخانہ میں پہنچ۔ اور ایک ویسا ہی ٹائم پیس بنوالیا جیسا کہ سکرٹری

وی

کلب نے بنوایا تھا۔ گو جلدی اور اشد ضرورت کی وجہ سے میرا اس پر بہت زیادہ خرچ ہوا۔ لیکن یہ چنداں فکر کی بات نہیں تھی۔ کیونکہ ابھی تک میرے پاس دس ہزار پونڈ کی رقم موجود تھی۔

مینجر کارخانہ۔ آپ کے ملک کے لئے میں ایسے دو ٹائم پیس پہلے بھی تیار کر چکا ہوں
میں۔ کب

مینجر۔ ایک ٹائم پیس تو سات آٹھ روز ہوئے لنڈن بھیج چکا ہوں اور ایک کل ہی تیار کیا تھا۔

میں۔ ہاں درست ہے۔ میں وہ ٹائم پیس دیکھ کر ہی اسے بنوانے کے لئے آیا ہوں کیونکہ مجھے وہ بہت پسند آئے ہیں۔

مینجر نے چار گھنٹے کے اندر اندر ویسا ٹائم پیس تیار کروا کر میرے حوالے کیا۔ میں نے اسے چابی دیکر دیکھا۔ تو اس میں سے گھنٹی بجنے کے بعد پریذیڈنٹ فرانس زندہ باش" کی آواز نکلی میں نے ٹائم پیس کی قیمت ادا کر دی اور اگلے روز لنڈن پہنچ گیا۔

مقررہ تاریخ کو جب میں دعوت کے کمرے میں پہنچا۔ تو حیران تھا کہ کسطرح اپنے ٹائم پیس کو میز والے ٹائم پیس سے تبدیل کیا جاوے۔ مجھے ابھی تک یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ آیا ہیک اپنا عیب والا ٹائم پیس تبدیل کر چکا ہے یا نہیں۔ لیکن چونکہ وقت بہت تھوڑا تھا۔ اور تمام لوگ دروازے کے باہر پریذیڈنٹ کا استقبال کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اس لئے مجھے خیال پیدا ہوا۔ کہ ہیک نے اپنا ٹائم پیس ضرور رکھ دیا ہوگا۔ اور اگر اس نے ابھی تک تبدیل نہیں کیا تو لوگوں کے آنے پر وہ اسے تبدیل نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس کا میز کے نزدیک جانا بھی ایک امر محال ہوگا۔ علاوہ ازیں اگر ہیک نے ٹائم پیس تبدیل نہ بھی کیا ہوتا۔ تو بھی مجھے اپنا ٹائم پیس میز والے ٹائم پیس سے تبدیل کرنے میں کسی خطرناک نتیجہ کے ظہور پذیر ہونے کا خوف نہیں تھا۔ کیونکہ میرا

میرا ٹائم پیس اور کلب کا ٹائم پیس ہر طرح یکساں اور بے ضرر تھے۔

میں نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کرسیوں کی چٹوں کو بڑے غور سے دیکھنا شروع کیا تاکہ آنے جانے والے لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ میں اپنے نام کی کرسی تلاش کر رہا ہوں کرسیوں کو دیکھتے، دیکھتے میں میز کے نزدیک بڑھا۔ اور ٹائم پیس کو غور سے دیکھنے لگا۔ آنے جانیوالے لوگ میری طرف دیکھ رہے تھے۔ اس لئے میں اسے آسانی سے تبدیل نہ کر سکا۔ آخر کار میں نے دلیری سے کام لینے کی ٹھانی۔ اور جھٹ یہ کہتے ہوئے ٹائم پیس کو اٹھا لیا۔ کہ جس کمپنی کا یہ بنا ہوا ہے۔ اس کا نام تو اسپر کندہ ہے لیکن اتنے باریک حروف میں ہے کہ پڑھا ہی نہیں جاتا۔ یہ کہتے ہوئے میں ٹائم پیس کو ہاتھ میں لیکر نزدیک کی کھڑکی کی طرف بڑھا۔ اور آنے جانے والے لوگوں کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو گیا۔ گویا میں کھڑکی کی روشنی میں اس کے بنانے والی کمپنی کا نام پڑھ رہا ہوں میں نے فوراً واسکٹ کی جیب میں سے اپنا ٹائم پیس نکالا۔ اور اس سے تبدیل کر لیا۔ اور یہ کہتے ہوئے کہ یہ تو "لی الائی اینڈ کمپنی" کا ساختہ ہے اپنے ٹائم پیس کو میز پر رکھدیا۔ اور وہاں سے چلدیا۔ تاکہ جیب والے ٹائم پیس کو کسی محفوظ جگہ چھپا کر رکھ آؤں اور واپس آکر دعوت میں بھی شریک ہو سکوں۔ دراصل جلسے کے وقت ٹائم پیس کے نہ پھٹنے کی وجہ یہی تھی۔ کہ میں نے اسے تبدیل کر دیا تھا ورنہ خدا جانے اس روز کتنی جانوں کا نقصان ہوتا اور اسکے علاوہ دو اتحادی طاقتیں ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ہو جاتیں ◆

اگلے روز ہم سب ممبر ۲ کے مکان پر جمع ہوئے اس روز ہبک نے اپنی رپورٹ سنانی تھی۔ جب تمام ممبر جمع ہو گئے تو نمبر ۲ نے اپنی تقریر شروع کی۔

نمبر ۲۔ آپ سب کو معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ مسٹر ہبک کو افسوسناک ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اگر ٹائم پیس پھٹ گیا ہوتا۔ تو اخبارات میں بڑے سنسنی خیز واقعات شائع

ہوتے ۔میرے خیال میں مسٹر ہبک نے دونوں ٹائم پیسوں کو تبدیل کرتے وقت غلطی کھائی ہے ۔ اور اس نے بمب والے ٹائم پیس میز پر رکھنے کی بجائے اپنی جیب میں ڈال لیا ہوگا۔ ان حالات میں جبکہ دونوں ٹائم پیس ہم شکل تھے غلطی کا زیادہ احتمال ہو سکتا ہے۔ گویہ ناکامیابی ازحد افسوسناک ہے۔ لیکن یہ غلطی پر مبنی ہے۔ کسی شرارت پر نہیں۔

ہبک۔ میں سچ کہتا ہوں میں نے بمب والا ٹائم پیس ہی میز پر رکھا تھا۔ میں نے اس پر پہلے ہی پنسل سے چھوٹا سا نشان کر دیا تھا۔ تاکہ تبدیل کرتے وقت غلطی نہ ہو جائے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے ہرگز غلطی نہیں کی ؟

نمبر ۲۔ ذرا ٹھہرئیے ۔ اگر مسٹر ہبک کو اچھی طرح یاد ہے کہ بمب والا ٹائم پیس ہی میز پر رکھا گیا تھا۔ تو دوسرا ان کے پاس ہونا چاہئے۔ اس کے کھول کر دیکھ لینے سے معاملہ صاف ہو جائیگا۔ کہ آیا اس میں بمب ہے یا نہیں۔

ہبک۔ ہاں۔ بات تو معقول ہے لیکن افسوس کہ میں نے وہ ٹائم پیس دریائے ٹیمز میں جاکر گرا دیا تھا۔ میں اس ٹائم پیس کو لے کر جلسہ میں تو ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ مجھے میز والے ٹائم پیس کے پھٹنے کا یقین تھا۔ جوکہ میرا ابھی قلع قمع کر دیتا۔ علاوہ ازیں مجھے خیال تھا کہ بمب کے پھٹتے ہی پولیس آموجود ہوگی۔ اس لئے میں نے نصف میل کے فاصلے پر جاکر اسے دریا میں ہی پھینک دینا بہتر خیال کیا۔ مجھے اچھی طرح یقین ہے۔ کہ میں نے بمب والا ٹائم پیس ہی میز پر رکھا تھا۔ میں حیران ہوں کہ آپ لوگوں کو کسطرح یقین دلاؤں۔

نمبر ۲۔ ہبک ! تم سے یہ غلطی ہوئی۔ اور تمہیں اسے مان لینا چاہئے ورنہ خواہ مخواہ اسے سوچ سوچ کر کڑھتے رہو گے میز والے ٹائم پیس میں گھنٹی بجنے کے بعد "پریزیڈنٹ فرانس زندہ باش" کی آواز نکلی ہے

اور اگر ہم ایک لحہ کیلئے یہ بھی مان لیں کہ میز پر بمب والا ٹائم پیس ہی تھا - اور کسی خاص نقص کے پیدا ہونے سے بمب نہیں پھٹ سکا - تو اس میں "پریزیڈنٹ فرانس زندہ باش" کی آواز تو نہیں آنی چاہئے تھی مجھے کامل یقین ہے کہ آپ نے انہیں تبدیل کرتے وقت غلطی ہوئی ہے۔

ہبک میں ہرگز اسے ماننے کے لئے تیار نہیں - میں نے تو بمب والا ٹائم پیس ہی منبر پر رکھا تھا۔

اٹھارہواں باب (۱۸)

خوفناک آتش زدگی

شام کا وقت تھا - ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا زور شور سے چل رہی تھی - ہم خفیہ کمرے میں بیٹھے ہوئے تاش کھیل رہے تھے - کہ مسٹر ہال پیچھے سے ہمارے پاس پہنچے - اور ہاتھ کے اشارے سے ہمیں خاموش ہونے کے لئے کہا۔

ہال - ذرا سننا باہر کا دروازہ کوئی کھٹکھٹا رہا ہے۔

میں - ہوا کی وجہ سے دروازے آپس میں ٹکراتے ہونگے۔

ہال - لیکن یہ آواز تو ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے کوئی آدمی کھٹکھٹا رہا ہے

یہ کہکر مسٹر ہال دیوار کے سوراخوں کے نزدیک گیا اور آٹھ دس منٹ تک بڑے غور و خوض سے باہر کی طرف دیکھتا رہا - اس کے چہرے پر ہر ایک لحہ کے بعد تغیر پیدا ہوتا تھا - اس کے بعد وہ بڑی پریشان حالت میں ہمارے نزدیک آکر آہستہ آواز میں ہبک سے مخاطب ہوا -

ہال ہبک اب ہمیں کیا کرنا چاہئے - یہ تو پولیس کے کنسٹیبل نظر پڑتے ہیں -

ہبک - انہیں دروازے کھٹکھٹانے دیجئے - کچھ مضائقہ نہیں - خود بخود ٹکریں مار کر چلے جائینگے - اگر بفرض محال یہ کسی طرح اندر بھی داخل ہوگئے - تو ادھر ادھر تلاش

کرکے خود بخود چلے جائینگے۔ مجھے یقین ہے یہ ہمارا پتہ نہیں لگا سکتے۔

ہال۔ ہاں تمہارا کہنا درست ہے ذرا غور سے سننا ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا دروازہ توڑ رہے ہیں۔

نمبر ۶۔ پولیس نے تو آپ کو ایک معزز آدمی خیال کرتی تھی۔ لیکن اتنی جلدی اُن کے خیالات آپکی طرف سے برگشتہ کیوں ہو گئے۔

ہال۔ کیا آپ کا یہ مطلب ہے۔ کہ آپ لوگوں کو گرفتار کرانے کے لئے میں پولیس سے ملا ہُوا ہوں۔ اگر آپ کو اس بات کا ذرا بھی شک ہو تو یہ لو پستول میرے سر میں گولی مار کر مجھے ہلاک کردو

نمبر ۶۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ بلکہ میں نے تو اس خیال کو مدنظر رکھ کر کہا تھا۔ کہ اگر پولیس نے آپ کی نسبت اپنی رائے تبدیل کرلی ہے۔ تو آپ ہمیں مطلع فرما دیجئے تاکہ ہم بھی مقابلے کے لئے تیار ہو جائیں۔ میں اسی لئے اپنے ساتھ پستول لیتا آیا ہوں۔

ہبک (سوراخوں میں سے دیکھ کر) یہ دیکھو۔ ایک آدمی اندر بھی داخل ہو گیا ہے۔ اور نیچے کے کمرے کا دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اے لو وہ تو اندر بھی داخل ہو گیا۔ مجھے تو اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی معلوم ہوتا ہے۔

نمبر ۲۔ چپ رہو۔ مردوں کی طرح لبوں پر مہر خاموشی لگالو۔ ورنہ خیر نہیں۔ اسوقت تک تو ہمارے سوائے کوئی آدمی بھی اس خفیہ کمرے کو نہیں جانتا۔ لیکن یہ حیرانی کی بات ہے کہ پولیس نے مجھ پر کیسے شبہ کیا۔ تاہم مجھے یقین ہے کہ ہمارا انہیں پتہ نہیں لگ سکتا۔ اور وہ ادھر ادھر تلاش کرکے چلتے بنینگے۔ اور اگر خدانخواستہ انہوں نے ہمارا سراغ نکال بھی لیا تو یہ اُن کی بدقسمتی کا باعث ہوگا۔ کیونکہ ہم پانچ ان دونوں کے لئے تو کافی سے بڑھ کر ہیں۔

ہبک نمبر ۲! تم دروازے کے نزدیک کھڑے ہو۔ ذرا نیچے اُتر کر آہستہ کو پیچھے دھکیلے

رکھتا۔ تاکہ اگر وہ اسے دھکیل کر دیکھیں تو یہ کہیں کھل نہ جائے۔ ورنہ ہمارا اوپر آنے کا راستہ معلوم ہو جائیگا۔ اور بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا ٭

میں فوراً رستے کی سیڑھی سے نیچے اُترا۔ اور اپنے دونوں ہاتھ آئنہ کی پشت پر جاکر کھڑا ہو گیا۔ چونکہ میں بہت نزدیک تھا۔ اس لئے مجھے پولیس والوں کی گفتگو صاف طور پر سنائی دے سکتی تھی ٭

ایک آواز۔ دوست۔ یہ آخری کمرہ تھا۔ ہم نے اچھی طرح اس گھر کو دیکھ بھال لیا ہے یہاں کوئی آدمی موجود نہیں۔ اور علاوہ ازیں ہمیں یقین ہے کہ مسٹر ہال ایک شریف آدمی ہے۔ اگر اُسے پتہ لگ جائے۔ کہ میرا نوکر ایسا بدمعاش ہے تو ہمیں اُس کے گرفتار کرنے میں بڑی مدد دے۔

دوسری آواز۔ بیشک سارجنٹ صاحب اس میں شک نہیں۔ لیکن میں حیران ہوں کہ مسٹر ہال نے ایسے بدمعاش کو اپنے ہاں نوکر کیوں رکھا ہے۔ ہمارے نغشیں کے قتل میں مسٹر ہال کے نوکر کا ضرور ہاتھ ہے۔ اگر آپ اُسے گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو آپ کی بہت ترقی ہو گی۔ اور بڑا نام پاؤ گے۔ خیال تو کیجئے۔ سارا شہر کسطرح پولیس والوں کو مطعون کر رہا ہے۔ کہ ان سے انارکسٹ نہیں پکڑے جاتے بلکہ انہوں نے اُنکے ایک کنسٹبل کو بھی جہنم واصل کر دیا ہے۔

سارجنٹ۔ اوہو۔ اس کمرے میں تو ابھی کوئی آدمی موجود تھا۔ یہ دیکھو اس کاغذ پر سیاہی کا گیلا قطرہ پڑا ہوا ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ ابھی گرا ہوگا۔ لیکن ہماری آہٹ سن کر آدمی یہاں سے چلدیا ہوگا ٭

کنسٹبل۔ ہاں۔ مجھے بھی ایسا ہی خیال پڑتا ہے۔

سارجنٹ۔ میرے خیال میں اس قطرے سے صاف ظاہر ہے آدمی ضرور اندر ہی ہوگا

کنسٹبل۔ ہونا تو اندر ہی چاہئے لیکن ہم نے تو سب کمرے اچھی طرح دیکھ لئے ہیں ٭

سارجنٹ۔ لیکن ایک بات اور قابل غور ہے کہ اس مکان کا باہر کا تالا نہیں لگا ہوا تھا۔ بلکہ تمام کھڑکیوں اور دروازوں کی زنجیریں اندر سے بند تھیں اس لئے آدمی ضرور اندر ہونا چاہیئے۔

کنسٹیبل۔ بات تو واجبی ہے آدمی ضرور اندر ہی ہوگا۔

سارجنٹ۔ میرے خیال میں ہمیں مکان کی چھت پر جانا چاہئے۔ اور چھت کھود کر دیکھنی چاہئے۔ تاکہ کہیں چھت میں چھپنے کے لئے کوئی خفیہ جگہ بنا رکھی ہو۔

کنسٹیبل۔ شاید ایسا ہی ہو۔ اگر سیڑھی کی ضرورت ہے۔ تو ایک سامنے کے درخت کے ساتھ کھڑی ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو اٹھا لاؤں۔

سارجنٹ۔ ہاں ضرور لانی چاہئے۔ اس کے بغیر تو ہمارا کام نہیں چل سکتا۔

سارجنٹ اور کنسٹبل دونوں کمرے سے نیچے اترتے ہوئے سنائی دئے۔ ہم نے خیال کیا۔ کہ یہ اب سیڑھی لاکر چھت میں سوراخ کرینگے۔ اور ان حالات میں انہیں ہمارا سراغ لگ جانا بہت آسان ہے۔ تاہم ہم نے ارادہ کر لیا تھا۔ کہ جونہی یہ چھت میں سوراخ کرنا شروع کرینگے۔ ہم سب آئنہ کھول کر خفیہ سرنگ میں سے نکل جائینگے میں نے آئنہ کے ساتھ کان لگا کر بڑے غور سے سنا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ کوئی آدمی کھانس رہا ہے۔ مجھے یقین ہو گیا۔ کہ سارجنٹ خود سیڑھی لینے چلا گیا ہے اور کنسٹبل کو حفاظت کے لئے یہاں چھوڑ گیا ہے۔ میں آئنہ چھوڑ کر خفیہ کمرے میں پہنچا۔ اور سب سے جاکر کہا۔ کہ اب ہمارا یہاں سے نکلنا مشکل ہے۔ کیونکہ کنسٹبل نیچے کے کمرے میں کھڑا ہے۔ اور سارجنٹ چھت میں سوراخ کرے گا۔ اگر دونوں چھت پر ہوتے تو ہم بڑی آسانی سے بچکر جا سکتے تھے۔

سیک۔ کہو بھائی۔ اب کیا کرنا چاہئے۔ اگر آج میری طبیعت علیل نہ ہوتی تو میں آپ سب کو بچا لیتا۔

نمبر ۲ - اگر کوئی تجویز یاد ہے - تو بتاو - عملی جامہ تو ہم اِسے خود پہنا لینگے -
ہبک - میرے خیال میں یہی بہتر ہے کہ اس کمرے کے کونے میں جو میز پڑی ہے - اس کو کمرے کے عین وسط میں کھڑا کر دیا جاوے اور ہم سب اس کے نیچے بیٹھ جاویں - اگر پولیس والوں نے چھت میں سوراخ کر لیا - تو انہیں سوائے میز کے اور کچھ نظر نہیں آئیگا اور وہ کمرے کو خالی خیال کر کے چلدینگے یا زیادہ سے زیادہ ایک آدھ آدمی کو حفاظت کے لئے چھوڑ جائینگے -
نمبر ۶ - تجویز بہت معقول ہے - اگر ایک دو آدمیوں کو پولیس نے پہرے پر چھوڑ بھی دیا تو ہم رات کو انہیں پکڑ کر اور مشکیں کس کر خفیہ کمرے میں ڈال دینگے جہاں وہ بھوک پیاس سے خود بخود جاں بحق ہونگے -
مین - ادہر بھی سننا - ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کوئی آدمی سیڑھی لگا رہا ہے - لے لو - اب تو چھت پر بھی آدمی کے پاؤں کی آہٹ معلوم ہوتی ہے -
نمبر ۶ - اب ہمیں فوراً میز کے نیچے ہونا چاہیئے - کیونکہ یہ کھٹ کھٹ سنائی دیتی ہے - یہ چھت میں سوراخ کرنے کی آواز ہے -
سارجنٹ - (اونچی آواز سے) کنسٹبل کنسٹبل ! -
کنسٹبل - (نیچے کے کمرے سے) جناب میں موجود ہوں - آپ فکر نہ کریں - کیا سوراخ ہو چکا ہے
سارجنٹ - ہاں سوراخ تو ہو چکا ہے -
کنسٹبل - کمرے میں کچھ نظر بھی آتا ہے یا نہیں -
سارجنٹ - ہاں مرغے معلوم ہوتے ہیں -
کنسٹبل - یہاں مرغوں کا کیا کام - آپکو تو ہر جگہ مرغی انڈے ہی نظر آتے ہیں -
سارجنٹ - بھائی - اس چھت کے تلے ایک خفیہ کمرہ ہے اور میرے خیال میں جو اس محلے میں ہر روز مرغیوں کی چوری ہوا کرتی تھی - وہ سب ہبک کی شرارت تھی - وہ آنہیا

چُراکر اسی کمرے میں بند کر دیتا ہو گا۔
کنسٹبل۔ اسکے علاوہ کمرے میں کچھ اور چیز بھی نظر پڑتی ہے۔
سارجنٹ۔ مجھے تو مرغوں کی طرح کچھ گھسر پھسر ہوتی بھی سنائی دیتی ہے اس کمرے میں ایک دری بچھی اور ایک طرف ایک پلنگ بھی رکھا ہے۔ اور کمرے کے وسط میں ایک بڑی سی میز ہے۔ میز کے اوپر میز پوش بچھا ہوا ہے۔ جو کہ میز کے کناروں پر لٹک رہا ہے۔ میرے خیال میں اس میز کے نیچے ضرور کچھ نہ کچھ ہو گا۔ میرا ارادہ سوراخ کو اور کشادہ کر کے اندر آترنے کا ہے۔ مجھے اس کمرے میں ایک زبردست شرارت کا پتہ چلتا ہے۔ میرے خیال میں مسٹر ہال بھی اچھے چال چلن کا آدمی نہیں ورنہ وہ ہبک جیسے بدمعاش نوکر کو اپنے پاس نہ رکھتا۔
کنسٹبل۔ ابھی کوئی چوزہ بھی نظر پڑتا ہے۔
سارجنٹ۔ مجھے ابھی تک نظر تو نہیں پڑا۔ ہاں گھسر پھسر سے اندازہ لگا رہا ہوں کہ میز کے نیچے چوری گئے ہوئے مرغے چھپا رکھے ہونگے۔
کنسٹبل۔ جناب مرغوں کا چوزہ نہیں، چوزے سے میرا مطلب کسی خوبصورت عورت سے ہے آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ یہاں پر بھلا پلنگ کے رکھنے کا کیا مطلب۔
سارجنٹ۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ ہبک اور ہال دونوں ادہر اُدہر چوزے پکڑنے گئے ہوں گے۔ یہ بڑے حرامخور ہیں۔ اگر تم کہیں سے چھوٹا سا رسا تلاش کر دو تو میں مکان کے اندر اتر جاؤں۔
کنسٹبل۔ ایک رسا تو نیچے موجود ہے۔ اگر آپ فرمائیں تو دیجاؤں۔
سارجنٹ۔ تم میرے پاس رسا لے آؤ۔ میں سوراخ میں سے اندر دیکھ رہا ہوں تاکہ کوئی آدمی تمہاری غیر حاضری میں ادہر اُدہر نہ ہو جائے اور اگر تم نے رسا پکڑے رکھنا اور میں نیچے اُتر جاؤں۔ لیکن اتنا خیال رکھنا کہ اسے مضبوطی سے پکڑنا۔

کنسٹبل رسالے کر چھت پر پہنچا۔ اور اُس کا ایک سرا سوراخ میں لٹکا دیا۔ سپاہی
رسّے کے ذریعے آہستہ آہستہ نیچے اُترنے لگا۔ ابھی وہ کوئی چھت سے گز بھر نیچے
اُترا ہوگا۔ کہ ہیکا نے میز پوش کو آگ لگادی۔ آگ کے لگتے ہی دھواں نکلنا شروع
ہوا۔ اور سارجنٹ کی آنکھوں سے پانی نکلنا شروع ہوا۔ جب کنسٹبل نے سوراخ
میں سے دھواں نکلتے ہوئے دیکھا تو وہ حیرانی سے سوراخ میں سے دیکھنے لگا۔ اور
دیکھتے ہی چلا اُٹھا۔ کہ "آدمی۔ اندر تو آدمی ہیں" اور یہ کہتے ہی اس کے ہاتھ سے رسّا
ڈھیلا ہو کر چھوٹ گیا۔ اور سارجنٹ صاحب گیند کی طرح میز پر دھڑام سے گرے۔ اس
وقت میز کو آگ لگ چکی تھی۔ اور شعلے بلند ہو چکے تھے۔ اس لئے گرتے ہی اُن کے
کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ اور آنحضرت فوراً جلکر راکھ ہو گئے۔ ہم بھی کھانستے اور
آنکھوں کو ملتے ہوئے فوراً آتشدان کے راستے سے باہر نکل آئے۔ اسوقت نمبر ۲ نے
کہا کہ اب کہ فوراً الگ الگ گلیوں کے راستے چلے جانا چاہئے۔ اور کل ۱۲ بجے
دن کو میں اپنے دوست کا تانگا مانگ کر لاؤں گا۔ آپ سب ریلوے سٹیشن پر مجھے
ملیں اور پھر ہم سب تانگے میں بیٹھکر یہاں سے سات میل کے فاصلے پر جہاں ٹرنک
اینڈ سڑک پر ایک مینار بنا ہوا ہے پہنچینگے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ میرا تانگا ہانکنا
نہیں جانتا۔ سٹیشن پر میرے دوست کا سائیس اسے چھوڑ جائیگا۔ جہاں ہم اسے
آگے اپنے ساتھ نہیں لیجا سکتے۔ اس لئے آپ میں سے کسی صاحب کو اسے
ہانکنا پڑے گا۔

میں۔ خیر ہانکنے کا انتظام تو ہو جائیگا۔ آپ تانگا لے آئیں۔ کوئی نہ کوئی تو ہم میں سے
ہانکنا جانتا ہی ہوگا۔"

یہ سنتے ہی سب نے اپنا اپنا راستہ لیا۔ میں نے اپنی ٹوپی اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی اور
محلے میں سے اکڑتا ہوا گذرنے لگا۔ تاکہ کسی کو مجھ پر کوئی شک نہ ہو کہ میں اجنبی یا مجرم

آدمی ہوں۔ اسطرح میں شہر سے باہر نکل گیا۔ اور میں نے نزدیک کے ایک گاؤں میں اپنے دوست کے ہاں جانے کا ارادہ کر لیا۔ بڑی مشکل سے ابھی ایک میل راستہ طے کیا ہوگا۔ کہ مجھے سامنے سے ایک آدمی آتا ہوا ملا۔ اُس کی وردی دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ کوئی پولیس کا افسر اعلےٰ ہے۔

پولیس افسر۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو۔ کہ مسٹر ہال کے مکان پر جانے کے لئے سیدھا راستہ کونسا ہے۔

میں۔ مجھے معلوم نہیں

پولیس افسر۔ اوہو۔ تب تو تم اجنبی ہو۔

میں۔ میں تو اسی شہر کا رہنے والا ہوں

پولیس افسر۔ جب اس شہر کے باشندے ہوتے ہوئے تم پتہ نہیں بتاتے تو اس کے معنی سوائے اس کے اور کیا ہو سکتے ہیں۔ کہ تم دیدہ دانستہ پتہ بتانے سے انکار کرتے ہو اور اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا ابھی مسٹر ہال کے ساتھ خاص معاملات میں تعلق ہے۔

میں۔ آپ تو زبردستی ہی یہ نتیجہ نکال رہے ہیں۔ میں نے ہال کا نام تک نہیں سُنا۔

پولیس افسر۔ تمہیں معلوم نہیں میں کون ہوں۔ میں اسی وقت تمہیں ہتھکڑی لگا سکتا ہوں۔ تمہیں میرے ساتھ چلنا پڑے گا۔ اور ہال کا مکان دکھانا پڑیگا۔ ورنہ جیل میں ٹھوک دئے جاؤگے۔

یہ سنتے ہی میں سہم گیا۔ کہ یہ کیا بلا نازل ہوئی۔ عجب آدمی سے واسطہ پڑا ہے۔ اتنے میں پولیس افسر نے کہا گھبراؤ! کیا تم ڈر گئے ہو۔ میں تو نمبر ۲ ہوں میں نے اس لئے بھیس بدلا ہے تاکہ آپ سے ملکر معلوم کر لوں کہ آیا میں دراصل پولیس افسر معلوم ہوتا ہوں یا نہیں۔ کیا تم نے مجھے سچ مچ نہیں پہچانا ؟

میں۔ لیکن ایک گھنٹے کے قریب ہوا میں نے تو آپ کو بازار میں پھرتے دیکھا اور اسوقت

آپکے دوسری پوشاک زیب تن تھی۔ میں حیران ہوں کہ آپ اتنی جلدی اسے کہاں سے
تبدیل کرلائے۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کسی گاؤں سے آ رہے ہیں۔
ممبر ۲۔ دوست یہ بالکل آسان بات ہے۔ میرے کپڑے اندر کی طرف سے پولیس
افسر کی وردی کے مطابق سلے ہوئے ہیں۔ جب میں انہیں الٹا کر پہن لیتا ہوں تو یہ
بالکل پولیس افسر کی وردی کے مطابق معلوم ہوتے ہیں اور اسوقت میں کسی گاؤں
سے نہیں آ رہا تھا۔ بلکہ آپکے آگے آگے جا رہا تھا۔ اور جب میں نے آپ کو آتے ہوئے
دیکھا۔ تو اسی وقت الٹا لوٹ آیا۔ گویا آپ کو یہ معلوم ہو کہ میں کہیں سے آ رہا ہوں۔
میرا اسطرف آنے کا مقصد یہ تھا کہ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوائے میرے اور آپکے
اور مسٹر ہیک کے باقی دونوں ممبر اچھی طرح کام نہیں کرتے۔ اور ہر کام ہمیں
ہی سرانجام دینا پڑتا ہے۔ لیکن روپے کی تقسیم کے وقت وہ اپنا پورا حصہ وصول
کرتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہیں ان کی نیت میں کسی قسم کا فرق نہ آ گیا ہو۔ میرے
خیال میں ہم تینوں کو ایک زبردست سازش کرنی چاہئے۔ اگر یہ کامیاب نہ ہو گئی
تو میں اس سوسائٹی کا کام چلاتا رہوں گا۔ ورنہ مجھے اس کی پریذیڈنٹی سے دست
بردار ہونا پڑے گا۔ دراصل میرا یہ خیال غلطی پر مبنی تھا۔ کہ میں ممبر ا جیسا انتظام
کر سکوں گا۔ اب سوال تو یہ ہے۔ کہ آیا تم میرے اور ہیک کے ساتھ ملکر کام کرنے کے
لئے تیار ہو یا نہیں۔ اس بات پر اچھی طرح سوچ بچار کر لو۔ اور اگر آپکی مرضی ہمارے
ساتھ ملکر کام کرنے کی ہو۔ تو کل کو سٹیشن پر آتے ہوئے اپنے کوٹ کے کالر میں ایک
پھول لگاتے لگاتا۔ اس سے میں سمجھ جاؤں گا۔ کہ آپ بدل و جان ہمارے ساتھ ملکر
کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور آپ کو ہماری ہر ایک سازش سے اتفاق رائے ہوگا۔

اُونیسواں باب (۱۹)

حیرت انگیز گرفتاری

جب میں سٹیشن پر پہنچا۔ تو میرے کوٹ کے کالر میں ایک نیلے رنگ کا خوبصورت پھول چمک رہا تھا۔ میں پلیٹ فارم پر نمبر ۴ سے ملا۔ میرے دریافت کرنے پر اُس نے جواب دیا۔ کہ نمبر ۶ تو آچکا ہے لیکن نمبر ۲ اور ہیک ابھی تک نہیں آئے۔ ہم باتیں کر رہے تھے۔ کہ نمبر ۲ اور ہیک ٹانگے میں آتے ہوئے دکھائی دیئے جونہیں وہ نزدیک پہنچے۔ تو میرے کوٹ کا پھول دیکھتے ہی نمبر ۲ کے لبوں پر مسکراہٹ معلوم ہوئی اور ہیک کی آنکھوں میں بھی خوشی کی جھلک نظر آنے لگی۔ نمبر ۲ نے ٹانگے کو چیان کو جانے کے لئے اجازت دیدی +

نمبر ۲۔ نمبر ۴! کیا تم ٹانگا چلا سکتے ہو؟

نمبر ۴۔ میں نے آج تک تو کبھی چلایا نہیں۔ اگر آپ مجبور کریں تو مجھے عذر نہیں لیکن میری ناواقفیت کہیں نقصان کا باعث نہ ہو۔

نمبر ۲۔ ہرگز نہیں اس میں مجبوری کی کوئی بات نہیں۔ جب تمہیں چلانا ہی نہیں آتا تو تمہارے ہاتھ میں گھوڑے کی باگ دیکر ہم نے اپنی پسلیاں تڑوانی ہیں؟ اچھا نمبر ۶ تم بتاؤ۔ کیا تم ٹانگا ہانکنے کے لئے تیار ہو۔

نمبر ۶۔ جناب میں نے تو آج تک کبھی ہانکا ہی نہیں۔ آپ جانتے ہیں مجھے تو کبھی ایسا کام پڑا ہی نہیں۔

نمبر ۲۔ نمبر ۷! کیا تم بھی نہیں چلا سکتے۔

میں (نمبر ۷) ہاں میں بہت اچھی طرح چلا سکتا ہوں۔ میں نے لنڈن کی سڑکوں پر دو سال ٹانگا چلایا ہے۔

نمبر ۲- بہت ٹھیک - بہت اچھا - تم تو بڑے ہوشیار آدمی ہو - اب صرف ایک مشکل
درپیش ہے - کہ ہم نے ٹائٹھ اینڈ سڑک پر سفر کرنا ہے - لیکن شہر نکلتے ہی اس سڑک
پر تھانہ واقع ہے - اگر ہمارا ٹانگا اکیلا ہوا تو شاید کسی کو شک گذرے - بہتر یہ ہے
کہ جب ٹانگے چلیں - تو ہم بھی اپنا ٹانگا اُن ٹانگوں میں شامل کر دیں تاکہ دیکھنے
والوں کو یہ خیال گذرے کہ یہ بھی ریل سے اُتری ہوئی سواریاں ہیں ✦
اسوقت گیارہ بج چکے تھے - ہم نے بھی اپنا ٹانگا دوسرے ٹانگوں کے ساتھ ملا
دیا - میری نگاہ تھانے کے دروازے پر تھی - میں نے دروازے پر ایک پولیس افسر
کو کھڑے ہوئے دیکھا جو کہ بڑے غور سے آنیوالے ٹانگوں کو دیکھ رہا تھا - جونہی اس نے
ہمارے ٹانگے کیطرف نظر اُٹھائی میں نے اپنا چابک تین دفعہ ہوا میں ہلایا - اس اشارے
کے پاتے ہی اُس نے "شاباش" کہا اِس کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہی تھانے کا
دروازہ فوراً کھل گیا - میں نے گھوڑے کے ہنٹر مارا اس کی باگ موڑ کر ٹانگے کو فوراً
تھانے کے دروازے میں داخل کر دیا - ہمارے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ فوراً بند
کر دیا گیا - شاباش کا لفظ سنتے ہی سب سپاہی تیار ہو چکے تھے - اُنہوں نے ہماری
گاڑی کا محاصرہ کر لیا - اور اسی وقت تمام انارکسٹوں کو ہتھکڑیاں لگتے ہی چاروں
بہت گھبرائے اور چہرے پر ہوائیاں اُڑنے لگیں -
نمبر ۲ (ہتھکڑی میں جکڑے ہوئے) نمبر ۷! اسکا کیا مطلب
میں - میں ایک سراغرساں ہوں اور ایک عرصے سے آپ لوگوں کے گرفتار
کرنے کی فکر میں تھا - آج آپ سب کو اکٹھے گرفتار کرنے کا موقع ملا ہے - اور میں
سٹیشن پر جاتے ہوئے پولیس افسر کو کہہ گیا تھا - کہ میرے چابک کے ہلاتے ہی تھانے کا
دروازہ کھول دیا جائے اور تمام سپاہیوں کو تیار رکھا جائے اور ٹانگے کے اندر داخل ہوتے
ہی دروازہ بند کر دیا جائے - اور تمام انارکسٹوں کو گرفتار کر کے ہتھکڑیاں لگا دی جائیں ✦

نمبر ۲۔ آہ۔ افسوس میں تمہیں شریف آدمی خیال کرتا رہا*

بیسواں باب (۲۰)

کمرہ عدالت

اگلے روز مقدمے کی سماعت کے لئے خاص عدالت مقرر کی گئی۔ میر، نے تمام رات اپنے ثبوت وغیرہ ترتیب دئے۔ اگلے روز ہزارہا لوگ عدالت کے دروازے پر موجود تھے۔ اخباروں کے رپورٹر بھی آپہنچے تھے۔ تمام ملزموں کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ چنانچہ سب نے اپنے اپنے جرموں کا اقبال کیا لیکن کسی نے اپنا نام اور پتہ نہیں بتلایا۔ اسپر عدالت نے نمبر ۲ اور ہبک کو سزائے موت دی اور نمبر ۴ و نمبر ۹ کو عبور دریائے شور کا حکم دیا*

ختم شد

محمد فیروز الدین خوشنویس سکنہ اٹاوہ ضلع گوجرانوالہ

پنجاب کے مشہور افسانہ نگار مصنف مہاشہ نارائن کے سلسلہ نارائن چرتر مالا کے چند بیش بہا و قابل قدر موتی

نارائن رام چرتر۔ مکمل رامائن بطرز ناول نظم ونثر کا ایک عجیب ملاپ۔ نہایت دلکش ومقبول عام تصنیف۔ جسپر پنجاب گورنمنٹ نے مصنف کو یکصد روپیہ انعام عطا فرمایا تھا اور سررشتہ تعلیم پنجاب نے اپنے خاص سرکلر نمبر ۱۴۲ کے ذریعہ تمام سکول لائبریریوں کے لئے منظور فرمایا ہے۔ عوام نے اسقدر پسند فرمایا۔ کہ اس کی پہلی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ ختم ہوگئی۔ دوسرا ایڈیشن نظرثانی کے بعد دوبارہ شائع کیا ہے۔ اُردو داں اصحاب کے لئے ایک خاص تحفہ ہے۔ مریادا پرشوتم سری رامچندر جی مہاراج کے جیون کو اصل روپ میں پیش کرنیوالی اپنے ڈھنگ کی بالکل نرالی رامائن ہے۔ جو رشی بالمیکی جی کی زندہ جاوید تصنیف کے ردھار پر لکھی گئی ہے اور گوسائیں تلسی داس جی کے پرمعنی دوہیوں اور چوپائیوں سے آراستہ ہے۔ منشی بشمبر دیال جی فرقت کے پرلطف اشعار کی باموقع موزونیت نے اس کی خوبیوں کو بدرجہا بڑھا دیا ہے۔ جنگ وجدل کے موقع پر ضرور نہیں دو ہیر کے مرثیہ بھی خوب لطف دیگئے ہیں۔ سری رامچندر و سیتا جی کے بواہ کے موقع پر دو ادر باہمی پرتگیاؤں کو جو وید منتروں کے ذریعہ سے ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں۔ درج کرکے مصنف نے کتاب کی اہمیت کو اور بھی بڑھا دیا ہے علاوہ ازیں ایسی تمام باتوں کو اتبک ناقابل فہم خیال کی جارہی ہیں۔ نہایت خوبصورتی سے مستقل دلیلوں اور من لگتی تحویلوں سے سمجھایا گیا ہے۔ غرضیکہ یہ نادر کتاب اس لائق ہے کہ ہر ایک پرش اپنے دوست احباب کو بغیر اس تشویش کے کہ اس کا اثر انکے اخلاق اور خیالات پر کسی طرح نقصان دہ پڑے بطور تحفہ پیش کرسکتا ہے اور نہایت بے تکلفی کے ساتھ اپنے بال بچوں میں بطور کتھا پڑھ کر سنا سکتا ہے۔ لکھائی چھپائی و کاغذ نہایت عمدہ ہے اور باوجود اسقدر گرانی کاغذ اور چھپائی قیمت وہی دو روپیہ فی جلد ہے اس کا ہندی

ایڈیشن بھی زیر طیاری ہے

دوسرا موتی

نارائن کرشن چرتر اردو۔ مہایوگی۔ مریادا پرشوتم۔ دھرم رکھشک تریلی سہایک۔ وسشٹ وناشک بھگت ہتیشی انند کند۔ بھگوان آنند چندر جی مہاراج کا پرم پوتر اور مہان وچتر جیون کو اصل معنوں میں پیش کرنیوالی اپنے ڈھنگ کی بالکل نرالی اور پہلی کتاب۔ آریہ جیون کے سندر منوہر آدرش کا ایک عجیب نظارہ۔ تعلیم یافتہ طبقہ میں بھگوان کرشن کی عظمت کو برقرار رکھنے والی لاثانی کتاب جسمیں لائق مصنف مہاشہ نارائن نے نہایت زبردست پرمانوں اور لاجواب دلیلوں سے ان تمام بہتانوں اور الزاموں کو صاف کیا ہے۔ جو اگیان اور اودیا میں پھنسے ہوئے لوگ سری کرشن چندر کی ذات پاک پر لگاتے ہیں۔ اصلیت کو جاننے کیلئے ہر ہندو ماتر کا فرض ہے کہ وہ ایسی کتب کا مطالعہ فرماویں۔ قیمت فی جلد عہ

تیسرا موتی

نارائن دیانند چرتر اردو۔ اس مفید اور بےنظیر کتاب میں لائق مصنف نے زمانہ حال کے سچے ریفارمر آریہ جاتی کو جہ ضلالت سے نکال کر ترقی کا راز دکھانے والے ست سناتن ویدک دھرم کے لاثانی پرچارک مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کے جیون اپنے عالم پسند پیرایہ میں پیش کیا ہے۔ نارائن رام چرتر و نارائن کرشن چرتر کی طرح یہ تحفہ بھی اپنی خوبیوں اور واقعات کی دلچسپیوں کے لحاظ سے ایک بےنظیر تحفہ ثابت ہوا ہے۔ اور بہت عزت کی نظر سے دیکھا گیا اگرچہ اسوقت تک مہرشی کے بہت سے جیون تخفیف صفحوں کے شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن طرز تحریر اور دلچسپیوں کے لحاظ سے یہ سب پر سبقت لیگیا ہے۔ ہر ایک آریہ بھائی کا خصوصاً اور ہندو ماتر کا عموماً فرض ہو کہ وہ مہرشی جی کے اس جیون کے مطالعہ سے لابھ اٹھاویں قیمت فی جلد عہ

نوٹ۔ اس چرتر مالا چوتھا و پانچواں موتی سوامی رام تیرتھ جی مہاراج و گرو گوبند سنگھ جی کے چرتر دل کی صورت میں پیش کئے جاوینگے۔ جو کہ زیر طیاری ہیں۔ اور حتی الوسع بہت جلد شائع کرنے کی کوشش